

# سی ٹاپ

عمران سیریز کا ایک مکمل ناول

مظہر کلیم کے قلم سے

## پیش لفظ

### چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا اور مکمل ناول ”سی ناپ“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پاکیشیا کا ایک انتہائی اہم سائنسی فارمولائیورپ کی مجرم تنظیم کے ہاتھ لگ گیا ہے جسے خریدنے کے لئے ایکریمیا اور اسرائیل سمیت تقریباً تمام پرپاورز نے اس مجرم تنظیم سے مذاکرات شروع کر دیئے۔ گویہ مجرم تنظیم عام بدمعاشوں اور غنڈوں پر مشتمل تھی لیکن اس کے باوجود تمام پرپاورز اس تنظیم سے فارمولاحاصل کرنے کے لئے اسے بھاری رقم دینے پر آمادہ تھیں حتیٰ کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس فارمولے کے حصول کے لئے اس تنظیم سے بار بار سودے بازی کرنا پڑی اور بھاری رقم دینے کے باوجود فارمولاحاصل کرنے میں ناکام رہی۔ اس کے باوجود وہ اسے مزید رقامت دینے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ ایسا کیوں ہوا۔ کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک عام سی مجرم تنظیم کے مقابل بے بس ہو گئے تھے۔ اس بارے میں تفصیل تو آپ کو ناول پڑھنے پر معلوم ہو گی۔ البتہ یہ بات طے ہے کہ یہ کہانی ہر لحاظ سے ایک منفرد کہانی ہے جس میں پیش آنے والے حرث انگیز واقعات کے ساتھ ساتھ تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سسپنਸ نے اسے مزید منفرد اور ممتاز بنادیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد انداز میں لکھی گئی کہانی آپ کے معیار پر پورا اترے گی۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا۔

والسلام  
مظہر کلیم ایم۔ اے



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی بڑی سی میز کے پیچے اونچی پشت کی روپاونگ چیز پر بیٹھا ہوا ایک گینڈے نما شخص بے اختیار چوک پڑا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بڑی سی بوٹل تھی جسے اس نے منہ سے لگا رکھا تھا لیکن ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے بوٹل کو منہ سے عیحدہ کیا اور پھر اسے میز پر رکھ کر ہاتھ پر ٹھہر کر میز پر موجود تھی رنگوں کے فون سیٹس میں سے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھالیا۔

”لیں“..... اس گینڈے نما شخص نے اس طرح حلق پھاڑ کر کہا جسے اسے فون کرنے والے پر بے پناہ غصہ آ رہا ہو۔

”مارٹن کی کال ہے باس۔ وہ آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے“..... دوسری طرف سے انتہائی موڈبانہ لجھے میں کہا گیا۔

”کون مارٹن؟“..... گینڈے نما شخص نے پہلے سے بھی زیادہ گرجدار لجھے میں کہا۔

”میں مارکیٹ کا مارٹن باس“..... دوسری طرف سے اسی طرح موڈبانہ لجھے میں کہا گیا۔

”کیا ہوا ہے اسے۔ کیا کسی پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے۔ کراوبات“..... گینڈے نما شخص نے اسی طرح گرجدار اور انتہائی جھلائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”ہیلو باس۔ میں میں مارکیٹ سے مارٹن بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک اور موڈبانہ آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیوں کال کیا ہے؟“..... گینڈے نما باس نے انتہائی غصیلے لجھے میں کہا۔

”باس۔ ٹاسکو نے پاکیشیا کے سامنس دا ان کو ہلاک کر کے اس سے جو انتہائی اہم فارمولائی ٹاپ چرا لیا تھا وہ میں نے حاصل کر لیا ہے“..... مارٹن نے بدستور موڈبانہ لجھے میں کہا تو گینڈے نما باس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے سوچے ہوئے اور بلڈاگ جسے بھاری اور بڑے چہرے پر جسے زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی لیکن سانپ کی طرح چمکتی ہوئی آنکھوں میں موجود چمک اور زیادہ تیز ہو گئی۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کس فارمولے کی بات کر رہے ہو؟“..... باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”باس آپ کو یقیناً پورٹ مل چکی ہو گی کہ ٹاسکو نے ٹھیٹن میں ہونے والی ایک بین الاقوامی سامنس کا نفر میں ایک پاکیشیائی سامنس دا ان ڈاکٹر آغا کو ہلاک کر کے اس سے انتہائی جدید ترین میزائلوں کے بارے میں ایک انتہائی اہم فارمولہ جسے ٹاپ کہا جاتا ہے، حاصل کر لیا تھا اور پر پا اور ز اس فارمولے کی خریداری کے لئے پاگل ہو رہی تھیں لیکن ٹاسکو اس کی قیمت مسلسل بڑھائے چلا جا رہا تھا“..... مارٹن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مجھے رپورٹ تو ملی تھی لیکن تم نے کیسے حاصل کر لیا یہ فارمولہ۔ کیا تم ٹاسکو سے لکرائے تھے حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ ٹاسکو اور بلڈیک سروں کے درمیان معہدہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے معاملات میں کسی صورت میں مداخلت نہیں کریں گے۔“..... گینڈے نما باس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”باس۔ ٹاسکو سے میں کیسے لکر اسکتا تھا۔ ٹاسکو کو تو معلوم ہی نہیں ہے کہ اس کا فارمولہ چرا لیا گیا ہے“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”کیا تم نے اسے چرا لیا ہے؟“..... گینڈے نما باس نے ایک بار پھر انتہائی غصیلے لجھے میں کہا۔

”نوباس۔ جسی نے اسے چرا لیا ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ میرے ہاتھ لگ چکا ہے“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم فوراً ہیڈ کوارٹر آؤ اس فارمولے سمیت اور مجھے تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اگر ٹاسکو کو معمولی سائبھی شک پڑ گیا تو ہم دونوں کے درمیان انتہائی خوفناک جنگ شروع ہو جائے گی۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ جلدی آؤ۔ فوراً“..... گینڈے نما شخص نے چیختے ہوئے کہا۔

”لیں باس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جلدی پہنچو فارمولے سمیت۔ جلدی“..... گینڈے نما شخص نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور پھر انٹر کام کا رسیور انٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پر لیں کر دیئے۔

”لیں بس“..... ایک مودبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

”مین مارکیٹ کا مارش آ رہا ہے اسے فوراً میرے آفس پہنچاؤ“..... گینڈے نما بس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور کریڈل پر چھا اور پھر میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگا۔ چند لمحوں بعد جب بوتل میں موجود شراب کا آخری قطرہ بھی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو اس نے بوتل میز کی سائیڈ پر پڑی ہوئی بڑی سی باسکٹ میں پھینک دی۔

”یہ مارٹ نے کیا کر دیا۔ اگر ناسکو کو معلوم ہو گیا تو بہت برا ہو گا۔“..... بس نے بڑی بڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے شراب کی ایک اور بوتل نکالی۔ اس کا ذہن کھول کر اس نے اسے بھی منہ سے لگایا اور پھر اس وقت تک اسے مسلسل پیتا رہا جب تک وہ خالی نہیں ہو گئی۔ خالی بوتل اس نے باسکٹ میں پھینکی اور پھر میز پر پڑے ہوئے ٹشو باکس سے اس نے ایک ٹشو کھینچا اور اس سے منہ صاف کر کے اس نے ٹشو باسکٹ میں پھینک دیا۔ اس کے چہرے کی سرخی پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی تھی۔

”اگر ناسکو کو معلوم نہ ہو سکے تو پھر اس فارمولے کو خاموشی سے انتہائی گرائیں قیمت پر فروخت کیا جا سکتا ہے۔“..... اس نے ایک بار پھر بڑی بڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ اسی طرح بار بار بڑی بڑاتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

”لیں کم ان“..... گینڈے نما شخص نے اوپری آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان جس کے جسم پر ڈارک براؤن رنگ کا سوت تھا اندر داخل ہوا۔ چہرے مہرے سے وہ بھی جرام پیشہ شخص ہی دکھائی دے رہا تھا۔

”آؤ۔ آؤ مارٹ۔ میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔“..... گینڈے نما بس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی دو کرسیوں کی اشارہ کیا تو مارٹ نے انتہائی مودبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ایک کری پر بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

”کہاں ہے فارمولہ“..... گینڈے نما بس نے انتہائی بے چین لبھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے کی طرف جھک آیا۔ مارٹ نے کوٹ کی اندر وہی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر اس نے بس کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

”یہ کیا ہے؟“..... گینڈے نما شخص نے کہا۔

”باس۔ یہ فارمولہ ہے۔“..... مارٹ نے کہا۔

”کیا مطلب؟“..... گینڈے نما شخص نے پیکٹ اٹھاتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لبھ میں کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”باس۔ یہی ناپ فارمولہ ہے۔ یہ مائیکروفلم کی صورت میں ہے۔“..... مارٹ نے کہا۔

”لیکن یہ تو کسی کوریئر سرویس کا پیکٹ ہے۔ انٹر نیشنل کوریئر سرویس کا۔ کیا مطلب۔ میں یہ سارا چکر سمجھا ہی نہیں۔“..... بس نے پیکٹ کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کو فصیل بتاتا ہوں بس۔ یہ پیکٹ انٹر نیشنل کوریئر سرویس فارمن مارکیٹ برائج سے پاکیشیا کے لئے بک کرایا گیا۔ بک کروانے والے شخص کا نام علی عمران ہے اور یہ پیکٹ پاکیشیا کے دارالحکومت میں کسی جوزف کے نام بک کرایا گیا ہے۔ پڑھانا ہاؤس رابرٹ روڈ درج ہے۔ اس حد تک تو مجھے اس کے بارے میں علم نہ ہو سکتا تھا لیکن یہ شخص علی عمران پیکٹ بک کرانے کے بعد انٹر نیشنل کال آفس پہنچا اور آپ کو معلوم ہے کہ وہاں ہمارا آدمی موجود ہوتا ہے تاکہ انٹر نیشنل کالوں میں سے اپنے مطلب کی کالوں کو چیک کیا جاسکے۔ اس شخص نے وہاں پاکیشیا کے لئے کال بک کروائی اور کسی سر سلطان ناہی آدمی سے بات کی۔ گفتگو کے دوران اس نے ناسکو اور ناپ فارمولے کا نام لیا تو ہمارا آدمی چونکہ پڑا کیونکہ وہ بھی اس بارے میں جانتا تھا۔ اس نے کال چیک کرنا شروع کر دی۔ اسی علی عمران نے کال کے دوران بتایا کہ اس نے سی ناپ فارمولہ حاصل کر لیا اور ناسکو کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا اور اس نے یہ پیکٹ انٹر نیشنل کوریئر سرویس سے رانا ہاؤس جوزف کے نام بک کر دیا ہے جو کل پاکیشیا پہنچ جائے گا۔ اس نے کہا کہ وہ جوزف کو بھی کال کر کے کہہ دے گا اور وہ یہ پیکٹ سر سلطان کو پہنچا دے گا۔ اس علی عمران نے سر سلطان سے کہا کہ وہ اس پیکٹ کو فوری طور پر صدر صاحب تک

پہنچا دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کہا کہ وہ کل پھر کال کر کے پیکٹ کے پہنچے کے بارے میں کفرم کرے گا اور کنفرمیشن ہونے کے بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس پا کیشیا پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد اس نے جوزف کو کال کی اور پھر اسے بھی یہی بتایا کہ پیکٹ پہنچنے پر وہ اس پیکٹ کو فوراً سر سلطان کو پہنچا دے۔ اس کے بعد وہ کال آفس سے باہر چلا گیا تو ہمارے آدمی نے وہاں موجود ایک ساتھی کو اس علی عمران کی نگرانی اور اس کی رہائش گاہ معلوم کرنے کی ہدایت کی اور پھر اس نے مجھے فون کر کے یہ ساری تفصیلات بتائیں تو میں نے فوری طور پر کوئی سروں میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کیا۔ اس طرح خاموشی سے یہ پیکٹ وہاں سے حاصل کر لیا گیا۔ چونکہ بھینے والے کو یہ خیال ہی نہیں ہوا کہ اسے اس طرح حاصل کر لیا جائے گا اس لئے اس کے اندر سی ناپ سائنسی فارمولہ ہی ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ شخص علی عمران اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ ہوٹل البانہ میں رہائش پر ہے۔ اس کے ساتھ تین پاکیشیائی مردوں ہیں جبکہ ایک سوئس نژاد اور ایک ہے۔ مارٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم نے کہا تھا کہ ٹاسکو کو بھی اس بارے میں علم نہیں ہے۔ یہ کیسے معلوم ہوا؟“..... گینڈے نما بس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”باس۔ میں نے اس آدمی کی گفتگو کی مکمل شیپ حاصل کی اور اس میں اس نے خود سر سلطان کو بتایا ہے کہ اسے چرانے والے جرام پیشہ گروپ کو بھی علم نہیں ہوا کہ میں نے اسے حاصل کر لیا ہے۔ اس نے اشارتاً یہی کہا تھا کہ اس نے یہ فارمولہ ایک خفیہ بینک لا کر سے اڑایا ہے جس کے بارے میں اسے معلومات ٹاسکو کے باس کی پرستی سیکرٹری روگی سے حاصل ہوئی ہیں۔“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”ہونہے۔ لیکن اب جب یہ کال کنفرم کرے گا تو پھر۔“..... گینڈے نما شخص نے پہلے کی طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”باس۔ یہ پانچ افراد ہیں۔ ان کی رہائش گاہ کا مجھے علم ہے۔ انہیں اگر ہلاک کر دیا جائے تو معاملات بالکل اوپن نہ ہوں گے۔“..... مارٹن نے کہا تو بس بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رے ہو۔ ویری گذ۔ پھر ہم خاموشی سے اس فارمولے کے انتہائی گراں قیمت پر فروخت کر دیں گے اور ٹاسکو کو کانوں کا ن خبر نہ ہو سکے گی۔ ویری گذ مارٹن۔ تم نے واقعی کام دکھایا ہے۔ ویری گذ۔ تمہیں اس کا بہت بڑا انعام ملے گا۔ بہت بڑا۔“..... گینڈے نما بس نے انتہائی سرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تھیک یو بس۔“..... مارٹن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”ان پانچوں افراد کے خاتمے کا کام بھی اب تم ہی کرو گے۔ انہیں اس طرح ہلاک کر دو کہ ٹاسکو کو بھی علم نہ ہو سکے کہ ان کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ ہے۔“..... گینڈے نما بس نے کہا۔

”ٹھیک ہے بس۔ میں یہ ٹاسک پر ٹو ٹو گروپ کو دے دیتا ہوں۔ وہ ایسے معاملات میں انتہائی تیز ہیں اور پھر رازداری بھی رکھنا جانتے ہیں۔“..... مارٹن نے کہا۔

”ہا۔ ٹھیک ہے۔ پر ٹو ٹو گروپ ٹھیک ہے۔ جاؤ اور پھر مجھے اطلاع دو کہ یہ ختم ہو گئے ہیں۔ جاؤ۔“..... گینڈے نما بس نے کہا تو مارٹن نے سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔

”ویری گذ۔ یہ بیٹھئے بٹھائے بہت اچھا کام ہو گیا ہے۔ ویری گذ۔“..... گینڈے نما بس نے پیکٹ کو اٹھا کر میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر دراز لاک کر کے اس نے میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”شارک ہوٹل۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ”کنگ بول رہا ہوں۔ شارک سے بات کراؤ۔“..... گینڈے نما شخص نے انتہائی گر جدار لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ لیں سر۔“..... دوسری طرف سے چیخ کر بولنے والے کا لہجہ لکھت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا۔

”ہیلو۔ شارک بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”کنگ بول رہا ہوں شارک۔“..... کنگ نے اس بار قدرے نرم لجھے میں کہا۔

”اوہ۔ تم۔ خیریت سے کیسے کال کیا ہے؟..... شارک کے لجھے میں اس انداز کی حیرت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کنگ بھی اسے کال کر سکتا ہے۔

”میرے پاس انتہائی قیمتی سائنسی فارمولہ ہے جس کی خریداری کیلئے تمام پرپا اور زور لگا رہی ہیں۔ تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایسے کاموں میں ماہر ہو اور رازداری رکھنا بھی جانتے ہو۔ بولو کیا تم یہ کام کرو گے یا کسی دوسرے سے بات کروں؟“۔ کنگ نے کہا۔

”ایسا کون سا فارمولہ ہے۔ اس فارمولے کی تفصیلات کیا ہیں۔ یہ تو بتاؤ۔ پھر ہی کوئی بات ہو سکتی ہے؟..... شارک نے کہا۔

”پہلے تم حلقہ دو کہ تم ہر قیمت پر رازداری قائم رکھو گے۔“۔ کنگ نے کہا۔

”کیا اس کی خصوصی ضرورت پڑ گئی ہے۔ تمہیں۔ پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی؟..... شارک نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔“

”اوے کے؟..... شارک نے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ رازداری کا حلقہ لیا۔

”اس فارمولے کا نام سی ناپ ہے اور یہ جدید ترین میزائل کے بارے میں ہے؟..... کنگ نے کہا۔

”سی ناپ۔ مگر وہ تو ناسکو کے پاس ہے۔ وہ اسے فروخت کر رہا ہے؟..... شارک نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ای لئے تو میں نے تم سے رازداری کا باقاعدہ حلقہ لیا ہے شارک۔ یہ فارمولہ ناسکو سے پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران نے حاصل کر لیا تھا اور یقول اس علی عمران کے ناسکو کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ پھر علی عمران نے یہ فارمولہ کو رسروں کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا لیکن ہمیں علم ہو گیا اور ہم نے یہ فارمولہ حاصل کر لیا اور اس علی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے تمہارے ذریعے خاموشی سے فروخت کر دوں۔ بولو۔ کیا کہتے ہو؟“۔ کنگ نے کہا۔

”حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ تم واقعی بے حد خوش قسم واقع ہوئے ہو۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ دس پرسنٹ کمیشن لوں گا اور سو دو ہو جائے گا؟“۔ شارک نے کہا۔

”کیا قیمت دلو اؤے گے؟..... کنگ نے کہا۔

”ساڈھے حکومت نے اس کی قیمت ایک کروڑ ڈالر لگائی تھی لیکن ناسکو نے دس کروڑ ڈالر طلب کیے جس کی وجہ سے ساڈھے حکومت پچھے ہٹ گئی اور یہ بھی بتا دوں کہ ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ کوئی ملک بھی نہیں دے گا؟..... شارک نے کہا۔

”اوے کے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ کب سو دا ہو سکتا ہے۔ میں جلدی سے جلدی یہ سو دا کر لینا چاہتا ہوں؟..... کنگ نے سرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ڈیل تو ہو جائے گی لیکن بہر حال اس میں وقت تو لگے گا اور اس کے علاوہ حکومت کے سائنس دان فارمولہ بھی چیک کرنا چاہیں گے۔ لیکن بے فکر ہو یہ سب کچھ ایک بفتے کے اندر کر دوں گا کیونکہ مجھے بھی تو بہر حال اپنا کمیشن جلد از جلد چاہیے۔“۔ شارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ یہ کام مکمل ہونا چاہیے۔“۔ کنگ نے کہا۔

”اوے کے۔ میں آج ہی حکومت کے آدمیوں سے بات چیت کا آغاز کر دیتا ہوں۔ فارمولہ تمہارے پاس ہے نا؟..... شارک نے کہا۔“

”ہا۔ لیکن خیال رکھنا ناسکو کو اس بارے میں علم نہیں ہونا چاہیے۔“۔ کنگ نے کہا۔

”یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس بات کو نہ سمجھوں گا تو اور کون سمجھے گا؟..... شارک نے جواب دیا۔

”اوے کے۔ میں تمہاری کال کا منتظر ہوں گا۔ گذ بائی؟..... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔



☆ ☆

گھرے نیلے رنگ کی جدید ماڈل کی کارا یکر یہاں کی ریاست را گونا کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور گ سیٹ پر عمران تھا جبکہ عقبی سیٹ پر صدر اور تنور موجود تھے۔ وہ تینوں مقامی میک اپ میں تھے لیکن اپنے مخصوص لباس اور میک اپ سے صاف دکھائی دیتا تھا کہ ان کا اعلق جرام پیشہ گروہ سے ہے۔ ہوٹل البانو میں قاتلانہ حملے کے بعد انہوں نے میک اپ کرنے کا ضروری سامان اٹھایا اور خاموشی سے کمرے چھوڑ دیئے جبکہ حملہ آوروں کی لاشیں انہوں نے کمرے میں ہی چھوڑ دی تھیں۔ البتہ کمرہ چھوڑنے سے پہلے عمران نے ہوٹل کے فون کوڈ اریکٹ کر کے شار کالونی کی ایک کوٹھی حاصل کر لی تھی جس میں یہ کاربھی پہلے سے موجود تھی اور اسلج بھی۔ کیپشن ٹکلیں اور جولیا چونکہ اس قاتلانہ حملے میں زخمی ہو گئے تھے اس لئے عمران نے ان دونوں کو وہیں کوٹھی پر چھوڑ دیا تھا۔ گوجولیا اور کیپشن ٹکلیں دونوں نے ان کے ساتھ جانے پر اصرار کیا تھا لیکن عمران نے اس حالت میں انہیں اپنے ساتھ لے جانے سے صاف انکار کر دیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان دونوں کی وجہ سے انہیں کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ کوٹھی میں پہنچ کر صدر کے ذریعے عمران نے خصوصی طور پر یہ لباس مارکیٹ سے منگوالئے تھے۔ تینوں نے جیز کی چست پیٹش اور سیاہ رنگ کے چڑے کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں۔ جیکٹوں کے اندر گھرے سرخ رنگ کی شرٹیں تھیں جن پر مختلف تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اس قسم کا لباس یہاں غنڈوں اور بدمعاشوں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا تھا۔

”عمران صاحب۔ آخر یہ پروٹو گروپ نے ہم پر حملہ کیوں کیا۔ مجھے تو اس کی کوئی وجہ ہی سمجھنیں آرہی۔“..... صدر نے کہا۔

”یہی وجہ معلوم کرنے کے لئے تو ہم جا رہے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”کوئی بھی وجہ ہو۔ بہر حال موت ان کا مقدر بن چکی ہے۔“ تو نیر نے منہ بنا تے ہوئے کہا۔

”پہلے پوچھ گچھ کر لینے دینا۔ ایسا نہ ہو کہ تم ہوٹل میں داخل ہوتے ہی قتل عام شروع کر دو۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پوچھ گچھ تو فاکسن سے ہوئی ہے۔ باقی افراد سے نہیں۔“ تو نیر نے جواب دیا۔

”تمہیں ابھی تک اندازہ نہیں ہوا کہ ہم اس لباس اور ان حیلوں میں وہاں کیوں جا رہے ہیں؟“..... عمران نے کہا۔

”وہ لوگ غنڈے اور بدمعاش ہیں اس لئے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔“..... تو نیر نے جواب دیا۔

”ہم لوگوں کے معروف سنڈیکٹ را شر کے آدمی ہیں اور ہم نے فاکسن سے ملا تا ہے۔ ہمارے پاس اس کے لئے را شر کے چیف کا ایک خصوصی پیغام ہے اس لئے اس وقت تک ایکشن میں آنے کی ضرورت نہیں جب تک فاکسن سے ملا تا نہ ہو جائے۔“..... عمران نے کہا۔

”تم ان پیشہ و رقاہم کے گروپ اور ان کے چیف کی نفیات نہیں جانتے۔ یہ گروہ صرف گولی کی زبان سمجھتے ہیں۔“..... تو نیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے لیکن را شر گروپ کا نام ان کے لئے گولی سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہو گا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”ہو سکتا ہے۔ بہر حال حالات دیکھ کر فیصلہ ہو جائے گا۔“..... تو نیر نے کہا۔

”تم نے حالات کو دیکھنے کی نوبت ہی نہیں آنے دیتی۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ تو نیر خود بھی صدر کی بات سن کر بے اختیار نہیں پڑا اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد عمران نے کاروں میں وسیع احاطے میں بننے پر ڈوٹو ہوٹل کے کپا و ٹنڈ میں موڑ دی۔ ایک سائینڈ پر پارکنگ بنی ہوئی تھی جس میں رنگ برگی نئے اور پرانے ماڈلز کی کاروں کی خاصی تعداد موجود تھی۔ عمران نے کارا یک خالی جگہ پر روک دی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔ پارکنگ بوانے نے عمران کے ہاتھ میں پارکنگ کارڈ دے دیا۔ عمران نے بے اعتمانی سے کارڈ لے کر جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر وہ تینوں غنڈوں اور بدمعاشوں کے مخصوص انداز میں چلتے ہوئے ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہوں نے

ہوٹل البانو کے ایک کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں جولیا، صدر، کیپشن ٹکلیل اور تنوری کے ہمراہ موجود تھا۔ وہ سب ہات کافی پینے میں مصروف تھے۔ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ اس نے فارمولہ کو رسروں کے ذریعے پاکیشیا بھجوادیا ہے اور اب کل اس کے پہنچنے کی کفرمیش کر کے وہ واپس پاکیشیا چلے جائیں گے۔

”اس بار تو بس آنا جانا ہی ہوا۔ کام تو کرنا ہی نہیں پڑا۔“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ابھی تو صرف آنا ہوا ہے۔ جانا تو کل ہو گا اگر قسمت میں ہوا تو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”قسمت میں ہوا کیا مطلب۔ یہ کیا بد شکونی کی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے۔“ جولیا نے فوراً ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

”ارے۔ ارے۔ میں نے بزرگوں کے حکم کے مطابق کہا ہے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ جو کام قسمت میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔ اب قسمت میں اگر جانا لکھا ہو گا تو جائیں گے۔ نہیں لکھا ہو گا تو نہیں جائیں گے بلکہ مزے سے یہاں سیر و تفریح کریں گے۔“..... عمران نے خوفزدہ سالہجہ بنا تے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”جب کام ختم ہو گیا ہے تو پھر واپس تو بہر حال جانا ہی ہو گا۔“ جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر تم پھر بد شکونی کا رونا نہ رونا شروع کر دو تو میں تمہیں بتا دوں کہ جب کام ختم ہو گیا تو پھر پاکیشیا جانا نہیں بلکہ عالم بالا میں جانا ہو گا اور ایک بارہاں جانا ہو گیا تو آنے والا قسمت،“ عمران نے کہا تو جولیا نے ایک بار پھر غصے سے آنکھیں نکالیں۔

”تم باز نہیں آؤ گے ایسی باتوں سے۔“..... جولیا نے کہا۔

”چھوڑو۔ یہ کس فضول بحث میں پڑ گئے ہو۔ تم یہ بتاؤ عمران کیا اس نا سکو کا بھی جرام پیشہ گروہ ہے۔ تم پاکیشیا سائنسدان کی بلاکت کا بدلہ نہیں لو گے۔“..... تنوری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”انتقام کیا لیتا ہے۔ وہ جرام پیشہ لوگ ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ جانے سے پہلے میں یہاں پاکیشیا کے سفیر سے مل کر اسے ساری تفصیلات بتا دوں گا۔ وہ پولیس کمشنز کے ذریعے خود ہی ان لوگوں کو قانون کے شکنخے میں لے آئیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”ایسے لوگوں کا پولیس کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ تم ایسا کرو کہ مجھے اس بارے میں تفصیلات بتا دو۔ پھر میں جانوں اور یہ لوگ۔“ تنوری نے منہ بنا تے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جب ہمارا کام ختم ہو گیا ہے تو ہمیں ایسے گھٹیا معاملات میں نہیں الجھنا چاہیے۔ سفیر صاحب خود ہی سب کچھ کر لیں گے۔“..... جولیا نے عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب اس بار آپ نے یہ سب کیسے کر لیا۔ آپ نے مکمل تفصیلات تو بتا میں نہیں۔“..... کیپشن ٹکلیل نے تنوری کے بولنے سے پہلے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تفصیل بتائی تو ہے۔ یہاں آ کر مجھے معمولی سی انکواری سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ کام ایک جرام پیشہ گروپ نا سکونے کیا ہے اور اب وہ فارمولہ کسی سپر پا اور کو فروخت کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ مجھے چونکہ فارمولے کے حصول سے دلچسپی تھی اس لئے میں نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ فارمولہ کہاں ہے تو ایک مقامی آدمی کے ذریعے درست معلوم مل گئیں۔ نا سکو گروپ کے چیف کی پرشل یکٹری کو بھاری دولت دے کر معلوم کر لیا گیا کہ فارمولہ بینک لا کر میں ہے۔ پھرہاں سے خاموشی سے فارمولہ اڑا لیا گیا اور اس۔“..... عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے چار لمبے تر نگے اور سخت گیر چھروں والے آدمی بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں سائیلنسر لگے روپا اور تھے۔ وہ اپنے لباس اور چہرے مہروں سے ہی جرام پیشہ افراد لگ رہے تھے۔

میں گیٹ تک پہنچتے پہنچتے جائزہ لے لیا تھا کہ ہوٹل میں آنے جانے والے سب افراد کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے۔ میں گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ہوٹل کے وسیع و عریض ہال میں مردوں سے زیادہ تعداد عورتوں کی تھی۔ ہر میز پر ایک سے زیادہ عورتوں میں موجود تھیں اور بعض میزوں پر تو ایک مرد کے ساتھ ساتھ تین تین عورتوں کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ پیشہ و عورتوں ہیں اور شاید انہیں یہاں خصوصی طور پر اس لئے بٹھایا گیا تھا کہ وہ ہوٹل میں آنے والے مردوں کی جیسیں خالی کر سکیں۔ ہال میں مشین گنوں سے مسلح تقریباً آٹھ نو غنڈے موجود تھے جن کی تیز نظریں ہال میں موجود افراد کا اس طرح جائزہ لے رہی تھیں جیسے شکاری اپنے شکار منتخب کرنے کے لئے جانوروں کو دیکھتا ہے۔ ایک طرف وسیع و عریض کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے تین تقریباً عربیاں نوجوان لڑکیاں سروں دینے میں مصروف تھیں۔ ہال میں سروں مہیا کرنے والی بھی نوجوان لڑکیاں تھیں اور ان کے جسموں پر بھی لباس تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔ البتہ کاؤنٹر کی سائیڈ پر ایک پہلوان نما آدمی دونوں بازوں سینے پر باندھے اور پیر پھیلائے اس انداز میں کھڑا تھا جیسے کوئی فاتح اپنی مفتوحہ ریاست کے کنارے کھڑا ہو۔ اس کے بازو پر عورتوں کے عربیاں فوٹو گندے ہوئے تھے۔ اس نے گھرے سرخ رنگ کی ہاف آئینے والی شرت پہن رکھی تھی۔ سر پر موجود بال اس کے کانڈھوں تک تھے اور چہرے مہرے سے وہ بدمعاش کم اور مار دھاڑ فلموں کا ایکشن ہیرو زیادہ نظر آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک لمحے تک توہال کے گیٹ پر کھڑے ہال کا جائزہ لیتے رہے پھر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ اس پہلوان کی نظریں ان پر بھی ہوئی تھیں لیکن وہ اسی طرح بازو سینے پر باندھے کھڑا رہا تھا۔

”ہیلو بوائے۔ کیا نام ہے تمہارا؟“..... عمران نے قریب جا کر قدرے جھکلے دار لبجھے میں کہا۔

”بوبی۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟“..... اس پہلوان نمانو نوجوان نے قدرے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ہم لوگوں سے آئے ہیں۔ راسٹر سنڈ یکیٹ سے اور سنوا پنے باس فاکس کو بتا دو کہ ہم اس سے ملنے آئے ہیں۔ ہمارے پاس راسٹر چیف کا خصوصی پیغام ہے“..... عمران نے اسی طرح جھکلے دار لبجھے میں کہا۔

”مجھے بتاؤ کیا پیغام ہے۔ میں باس کا نمبر ہوں اور باس کسی سے نہیں ملتا“..... بوبی نے اسی طرح سرد لبجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم نے راسٹر سنڈ یکیٹ کے الفاظ نہیں سنئے؟“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”سنے ہیں۔ ایکریسیا میں تو ہر گلی کے کونے پر ایک سنڈ یکیٹ موجود ہے اس لئے کسی سنڈ یکیٹ کا نام میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا“..... بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اس دنیا میں نووار ہو۔ ابھی معصوم بچے ہو ورنہ راسٹر سنڈ یکیٹ کے الفاظ سننے کے بعد تمہاری زبان سے سوائے لیس سر کے دوسراۓ الفاظ نہ نکلتے۔ بہر حال اپنے باس کو بتاؤ۔ وہ یقیناً تم سے زیادہ جانتا ہوگا“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ صدر اور تنوری دونوں خاموش کھڑے تھے۔ لیکن تنوری کا چہرہ لمحہ بگزتا چلا جا رہا تھا جبکہ صدر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ وہ یقیناً عمران اور بوبی کے درمیان ہونے والی اس گفتگو سے اطف اندوز ہو رہا تھا۔

”میں نے تمہیں بتا دیا کہ باس کسی سے نہیں ملتا۔ اگر تمہیں کوئی پیغام دینا ہے تو مجھے دے دو ورنہ واپس چلے جاؤ“..... بوبی نے انتہائی تلخ لبجھے میں کہا۔

”کیا تمہارا باس اس ہوٹل میں موجود ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”ہا۔ وہ آفس میں ہے لیکن وہ کسی سے نہیں ملتا چاہے وہ ایکریسیا کا صدر ہی کیوں نہ ہو؟“..... بوبی نے جواب دیا لیکن اس کا لہجہ اپ پہلے سے کافی زیادہ تلخ ہو گیا تھا۔

”تم نے دونوں ہاتھ سینے پر کیوں باندھ رکھے ہیں۔ کیا تمہاری پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں؟“..... اچانک عمران نے کہا تو بوبی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ نیچے کر دیے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے

لمحے چٹا خ کی زور دار آواز کے ساتھ ہی بوبی کے حلق سے جیخ نکلی اور وہ اچھل کر ساتھ کھڑی ہوئی لڑکی سے جا انکرایا۔ لڑکی کے منہ سے بھی تیز جیخ نکلی۔ ان چیزوں اور چٹا خ کی زور دار آواز کے ساتھ ہی ہال میں موجود افراد بڑی طرح چونک پڑے۔ ہال میں ہونے والا شور یا لکھت عجیب خاموشی میں تبدیل ہو گیا۔

”میں نے تمہارے ہاتھ اس لئے کھلوائے تھے کہ میں کسی بندھے ہوئے آدمی پر ہاتھ اٹھانا اپنی توہین سمجھتا ہوں اور اب جا کر اپنے باس سے کہو کہ راسٹر گروپ کے آدمی آئے ہیں۔ جاؤ“۔ عمران نے اوپنچی آواز میں کہا لیکن بوبی جواب سیدھا کھڑا ہو گیا تھا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے گال پر رکھا ہوا تھا بڑی کینہ تو نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنا دوسرا ہاتھ ہوا میں اٹھا دیا۔

”رک جاؤ۔ کوئی ان پر فائز نہ کرے۔ انہوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے اس لئے ان کی بھیاں بھی میں ہی توڑوں گا“..... بوبی نے لکھت غصے کی شدت سے پھٹ پڑنے والے لبجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لکھت ہائی جپ لگایا اور کاؤنٹر پر پیور رکھتا ہوا وہ اچھل کر عمران، صدر اور تنوری کے سامنے فرش پر آ کھڑا ہوا۔ اس کے گال پر عمران کی الگیوں کے نشانات بڑے واضح نظر آ رہے تھے اور اس کے عضلات اس طرح پھرک رہے تھے جیسے اس کے جسم سے لاکھوں ووٹیج کا کرنٹ گزر رہا ہو۔

”تم ہٹ جاؤ ماں کل اور جانسن۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ اس کی اوقات کیا ہے“..... اچانک تنوری نے عمران اور صدر کی طرف بازاوٹھاتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ رہنے دور اجر۔ یہ معصوم بچہ ہے۔ اچھل کو دکر لیتا ہو گا۔ ہم نے تو صرف فاکسن سے ملتا ہے اور بس“..... عمران نے کہا لیکن اسی لمحے بوبی انتہائی خوفناک انداز میں چیختا ہوا اچھل کران کی طرف بڑھا لیکن تنوری اچھل کر اپنے ساتھیوں کے سامنے آگیا اور پھر اس سے پہلے کہ بوبی کا جملہ مکمل ہوتا تنوری کے دونوں بازوں پہلی کی اسی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس کے ساتھ ہی وہ پیروں کے بل اکڑوں نیچے بیٹھ گیا لیکن پلک جھکنے میں اس طرح وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے پہلوان ڈنڈ نکالتے وقت نیچے اٹھتے اور بیٹھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی بوبی کا اچھلا ہوا بھاری جسم فضا میں کسی نیزے کی طرح اڑتا ہوا اس کے سر سے اوپر سے ہو کر ہال کی عقبی دیوار کے ساتھ ایک خوفناک دھماکے سے جا انکرایا اور ہال بوبی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک جیخ سے گونج اٹھا۔ بوبی کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا تھا اور پھر بوبی کا بھاری جسم کسی شہتیر کی طرح ایک خوفناک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا اور چند لمحوں تک حرکت کرنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ تنوری نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے عقب میں پوری قوت سے اچھال دیا تھا۔ چونکہ بوبی کا جسم اچھلنے کی وجہ سے پہلے ہی زمین سے اوپر تھا اس لئے تنوری آسانی سے یہ خوفناک داؤ لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

”ارے راجر۔ کہیں یہ معصوم بچہ مر تو نہیں گیا“..... عمران نے مذکور فرش پر ساکت پڑے ہوئے بوبی کے قریب جاتے ہوئے کہا۔ ہال پر جیسے موت کی سی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ ایک عجیب ساکوت۔ ہال میں موجود مسلح افراد جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اس طرح ساکت کھڑے تھے کران کی شاید پلکیں تک نہ جھپک رہی تھیں۔

”نہیں۔ زندہ ہے۔ چلو نجیابے چارہ۔ اچھا ہوا“..... عمران نے مرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس کے انداز میں اس قدر لا ابالی پن تھا جیسے یہ سب کچھ کسی ڈرامے کی ریہرسل کے طور پر ہو رہا ہو۔

”سنو۔ ہمارا تعلق لٹشن کے راسٹر سنڈ یکیٹ سے ہے اور ہم نے صرف فاکسن سے ملتا ہے۔ اگر کسی نے بھی کوئی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں اس پورے ہٹل کی ایئٹ بجا دی جائے گی اور یہاں موجود افراد پلک جھکنے میں جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ اس لئے کوئی بہادری دکھانے کی کوشش نہ کرے اور صرف فاکسن تک یہ پیغام پہنچا دیا جائے کہ راسٹر سنڈ یکیٹ کے آدمی اس سے ملتے آئے ہیں“..... صدر نے اوپنچی آواز میں کہا۔

”باس فاکسن کسی سے نہیں ملتا“..... اچانک ایک نوجوان نے تیز لبجھ میں کہا اور اس کے بولتے ہی ہال میں موجود افراد اس انداز سے

حرکت میں آگئے جیسے جادو کا اثر ختم ہوتے ہی جادو کی وجہ سے بت بنے ہوئے افراد حركت میں آجاتے ہیں۔ عورتیں اور مرد بے اختیار کر سیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”شوٹی۔ میں فاکسن بول رہا ہوں۔ ان تینوں کو میرے آفس میں پہنچا دو اور بوبی کو گولی مار کر اس کی لاش باہر سڑک پر پھینک دو۔“..... اچانک ہال کے ایک کونے سے بھاری سی لیکن چھپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”بوبی کو گولی مار کر اس کی لاش باہر پھینک دو۔“..... اسی نوجوان نے جس نے صدر کی بات کا جواب دیا تھا مژکرا پنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا آیا۔

”آؤ میرے ساتھ۔“..... اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے ایک کونے میں موجود لفت کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے اس لفت کی طرف بڑھ گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی لیکن تیز رفتار لفت تھی۔ چند لمحوں بعد ہی یہ اوپر جا کر رک گئی تو اس نوجوان جس کا نام شاید شوٹی تھی، نے دروازہ کھولا اور پاہر راہداری میں آگیا۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرح اس کا اختتام ایک بھاری دروازے پر ہوا تھا جو اپنی مخصوص ساخت سے کسی ساؤنڈ پروف کرے کا دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

”آپ کے پاس ہتھیار ہوں گے۔ وہ مجھے دے دیں ورنہ یہ مخصوص دروازہ نہیں کھل سکے گا۔“..... شوٹی نے دروازے کے قریب پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا تو عمران نے جیب میں موجود مشین پسل نکال کر شوٹی کی طرف بڑھا دیا۔ صدر اور تیور نے بھی اس کی پیروی کی۔ تینوں کے مشین پسل جیسے ہی شوٹی نے پکڑے دروازے پر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب خود بخود بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ آٹو میک انداز میں اندر کی طرف کھلنے لگا۔

”جائیں۔ باس آفس میں موجود ہے۔“..... شوٹی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ صدر اور تیور اس کے پیچھے تھے۔ دروازہ پورا کھل گیا تھا۔ یہ ایک خاصابڑا کرد تھا جس میں موجود سیع و عریض میز کے پیچھے ایک دیوقامت بھاری لیکن ورزشی جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی زخموں کے کئی مندل نشانات تھے۔ وہ اپنے چہرے مہرے کی ساخت سے انتہائی سفا ک اور بے رحم آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے دونوں ہاتھ میز پر رکھے ہوئے تھے۔ اس کے جسم پر سوت تھا۔ چہرہ بھاری اور آنکھیں سو جی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ بہر حال وہ آدمی اپنے قد و قامت اور انداز میں کوئی بڑا لاثا کا نظر آ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

”بیٹھو۔ میرا نام فاکسن ہے۔“..... اس آدمی نے قدرے غراتے ہوئے سے لبھ میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے چیتا آہستہ آہستہ سے غرار ہا ہو۔

”تم اچھے خاصے سمجھدار آدمی دکھائی دے رہے ہو۔ پھر تم نے کاؤنٹر پر بوبی جیسے بچوں کو کیوں کھڑا کیا ہوا ہے۔“..... عمران نے بڑے لاپرواہ سے انداز میں کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”بوبی بچنہیں تھا۔ راگونا کا سب سے مشہور لاثا کا تھا لیکن تمہارے اس ساتھی نے جس طرح اسے اچھال کر دیوار سے گلکر کر بے بس کیا ہے وہ انداز مجھے پسند آیا ہے۔ اس لئے تو میں نے تمہیں ملاقات کی اجازت دی ہے ورنہ تو اب تک تمہاری لاشیں گٹر میں کیڑے کھار ہے ہوتے۔ کیوں آئے ہوتم۔ مختصر بات کرو۔ میرے پاس فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہوتا۔“..... فاکسن نے انتہائی سخت اور کھر درے سے لبھ میں اسی طرح غراتے ہوئے انداز میں کہا۔

”راسٹر سنڈ یکیٹ کے بارے میں تم بھی کچھ جانتے ہو یا نہیں۔ لفگن کا راسٹر سنڈ یکیٹ۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ صدر اور تیور بھی کر سیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

”صرف نام نہ ہوا ہے بس“..... فاکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”البانو ہوٹل میں چند ایشیائی رہ رہے تھے۔ وہ راسٹرنسڈ یکیٹ کی پارٹی تھی۔ تم نے ان پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ کیوں؟ کس کے کہنے پر یہ کام ہوا ہے؟“..... عمران کا لہجہ یکخت سنجیدہ ہو گیا تھا اور فاکسن عمران کی بات سن کر بے اختیار چل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تمہیں اس بارے میں کیسے علم ہوا ہے؟“..... فاکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اب اس کے لہجے سے غراہٹ کا عنصر غائب ہو گیا تھا۔

”میں نے بتایا ہے کہ وہ راسٹرنسڈ یکیٹ کے آدمی تھے اور راسٹرنسڈ یکیٹ کی نظر میں ناقابل معافی جرم ہے لیکن چونکہ یقیناً تمہیں اس بات کا علم نہ ہو گا کہ ان کا تعلق راسٹرنسڈ یکیٹ سے ہے اس لئے تمہیں اس صورت میں معاف کیا جاسکتا ہے کہ تم ہمیں یہ بتا دو کہ تمہیں یہ نا سک کس پارٹی نے دیا ہے ورنہ دوسری صورت میں تمہارے پورے گروپ سمیت تمہارے اس ہوٹل سب کا خاتمه ایک جھٹکے میں ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تم۔ تم مجھے میرے ہی آفس میں بیٹھ کر ہمکیاں دے رہے ہو۔ اچھا ہوا کہ تم خود یہاں آگئے ہو۔ اب تمہیں بتانا ہو گا کہ وہ پاکیشیائی کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ان کا پتہ بتانا ہو گا۔“..... فاکسن نے ایک بار پھر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ایک ہاتھ نے معمولی حرکت کی تو سائیڈ دیوار بغیر کسی آواز کے پھٹ گئی۔ اب وہاں چار لمبے ترے نگے اور ورزشی جسم کے آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے۔ ان کا انداز بتا رہا تھا کہ لڑائی بھڑائی کے فن میں خاصے ماہر ہیں۔

”ان کی ہڈیاں تو ڈکران سے معلوم کرو کہ ایشیائی کہاں ہیں۔“..... فاکسن نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ تم خود تو خاصے پلے ہوئے نظر آتے ہو۔ خود کوشش کیوں نہیں کرتے۔ ان بچوں کو کیوں سامنے لارہے ہو؟“..... عمران نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی صدر اور تنور بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے۔

”ان کی ہڈیاں تو زدہ“..... فاکسن نے بھی اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے چین کر کہا تو وہ چاروں بھی انک سے انداز میں چیختے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے۔ ان کے انداز میں تیزی کے ساتھ ساتھ مہارت تھی لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی فاکسن ایک جھٹکے سے میز پر گھستا ہوا عمران کے سامنے فرش پر آگرا لیکن نیچے گرتے ہی وہ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے پرنسپ لگے ہوئے ہوں۔ عمران نے اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر ایک زور دار جھٹکے سے اسے گھیٹ لیا تھا حالانکہ وہ دیوقامت اور خاصے بھاری جسم کا آدمی تھا لیکن عمران کا جھٹکا اس قدر زور دار اور طاقتور تھا کہ وہ میز پر سے گھستتا ہوا اس کے سامنے فرش پر آگرا تھا۔

”ان کی گرد نہیں تو زدہ۔ ہمیں صرف اس فاکسن سے مطلب ہے۔“..... عمران نے بڑے مطمئن سے انداز میں صدر اور تنور سے کہا۔ اس کے ساتھ وہ یکخت بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور فاکسن جس نے اس کے بات کرنے کے دوران اچانک اس پر حملہ کر دیا تھا کرسی سے ٹکرای کر کر سیست نیچے فرش پر جا گرا جبکہ صدر اور تنور چاروں سے بیک وقت ٹکرائے گئے تھے۔ فاکسن نے نیچے گرتے ہی اٹھی فلا بازی کھائی اور دوسرے لمحے عمران کا جسم یکخت ہوا میں اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ فاکسن نے واقعی بڑے ماہر انہ انداز میں عمران پر بیک فٹ کر اس مارا تھا۔ اس کے انداز میں اس قدر تیزی اور مہارت تھی کہ عمران بھی مار کھا گیا۔ عمران کا شاید خیال تھا کہ فاکسن اٹھی فلا بازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گا اور اس پر حملہ کرے گا لیکن فاکسن اس کی توقع سے زیادہ تیز ثابت ہوا۔ اٹھی فلا بازی کھاتے ہی وہ سیدھا کھڑا ہونے کی بجائے اس نے اپنے دونوں ہاتھ فرش پر کھے اور اس نچلا جسم بجلی کی سی تیزی سے گھومتا ہوا عمران کی طرف آیا اور اس نے اپنے دونوں پیروں کی زور دار ضرب لگا کر عمران کا اچھال کر اس کی عقبی دیوار سے دے مارا تھا جبکہ خود وہ ایک بار پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ چینتا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران دیوار سے ٹکرای کر کسی گیند کی طرح واپس آیا تھا اور عین اس لمحے جب فاکسن سیدھا کھڑا ہوا تھا عمران اس سے ٹکرایا اور فاکسن چینتا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور عمران

ضرب لگا کر بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹا چلا گیا۔

”گذشوفاً کسن۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں بھی انھک بیٹھ کا شوق ہے۔ گذشہ۔“..... عمران نے کہا جبکہ صدر اور تنوری دو حملہ آوروں کا خاتمہ کر کے اب باقی دو سے لڑنے میں مصروف تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کرے میں مارشل آرت کی کلاس لی جا رہی ہو۔ عمران ان کی طرف سے پوری طرح مطمئن تھا۔ فاکسن نے نیچے گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدی اور اس کے ساتھ ہی وہ واقعی انہتائی حیرت انگیز اور ماہر انداز میں انٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ اب غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اس کا اس انداز میں بھی مقابلہ کر سکتا ہے۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں کہ پارٹی کا نام بتاؤ۔“..... عمران نے بڑےطمینان بھرے لبھے میں کہا لیکن دوسرے لمحے فاکسن کا جسم یکخت ہوا میں ہائی جمپ کے انداز میں اچھلا اور اس کا جسم فضا میں ہی تیزی سے اڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا رہا۔ گو اسے معلوم تھا کہ اس اڑتے ہوئے جسم کی ضرب اگر اس کے جسم پر پڑنی تو اس کی بڈیوں کوٹوٹنے سے کوئی نہ بچا سکے گا لیکن ظاہر ہے فاکسن کے مقابلے پر عمران تھا جس کے مقابل جوانا جیسا لڑا کا بھی ٹکست کھا گیا تھا اور دوسرے لمحے کرہ فاکسن کے حلقوں سے نکلنے والی بھیانک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا روں ہوتا ہوا جسم جیسے ہی عمران کے قریب پہنچا عمران کا ایک بازو حركت میں آیا اور دوسرے لمحے فاکسن کا روں ہوتا ہوا جسم اور زیادہ تیزی سے گھوم کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ عمران نے اس کے گھوٹتے ہوئے بازو کی کلائی پکڑ کر ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں اپنے بازو کو مخصوص انداز میں گھما دیا تھا جس کے نتیجے میں فاکسن کا جسم اور زیادہ تیزی سے روں ہوتا ہوا گھوم کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا تھا۔ اس نے نیچے گر کر ایک بار پھر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ اڑ کھڑا کر دوبارہ نیچے گر گیا۔ اس کا وہ بازو بے کار ہو چکا تھا جسے عمران نے پکڑ کر مخصوص انداز میں گھما دیا تھا۔ اور صدر اور تنوری باقی دونوں مقابل حملہ آوروں سے بھی فارغ ہو چکے تھے۔ اب وہ چاروں گرد نیں تڑاوائے فرش پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے انہیں ایک نظر دیکھا، دوسرے لمحے وہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے فاکسن پر جھپٹنا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا تو فاکسن کا آدھا اور پروا جسم بس جھٹکا کھا کر رہ گیا کیونکہ اس کے دونوں بازو بے کار ہو چکے تھے۔ اس لئے اس کا اب اس انداز میں اٹھانا ناممکن ہو گیا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹا کیونکہ فاکسن نے یکخت اپنی دونوں ٹانگیں اٹھنی کر کے اور اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دے کر عمران کی ناف پر ضرب لگانے کی کوشش کی تھی لیکن عمران کے اچھل کر پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے اس کا نچلا جسم ایک دھماکے سے فرش پر گرا۔

”گذشوفاً کسن۔ تمہاری اس کوشش نے میرے دل میں تمہاری قدر بڑھا دی ہے۔ اس لئے اب تمہارے بازوں کی طرح تمہاری نانگیں بے کار نہیں کی جائیں گی۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں مکمل طور پر بے کار کر کے سڑک پر پھینک دیا جائے۔ بہر حال اب بھی اگر تم پارٹی کا نام بتاؤ تو میں تمہارے دونوں بازو سبقتہ حالت میں لے آسکتا ہوں ورنہ دنیا کا کوئی ڈاکٹر تمہیں ٹھیک نہ کر سکے گا اور تمہاری یہ حالت ہو گی کہ تم اپنی ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی بھی نہ ہٹا سکو گے۔“..... عمران نے فاکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم۔ تم۔ کاش میں تمہیں ہال میں گولیوں سے اڑا دیتا۔“ فاکسن نے انہتائی گڑے ہوئے لبھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نیچے کی طرف گھٹنے کی کوشش کی اور عمران اس کے اس انداز میں اپنی طرف گھٹنے کی وجہ سمجھ گیا۔ وہ نیچے کی طرف گھٹ کر ایک بار پھر عمران پر حملہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ عمران اب جس جگہ کھڑا تھا اس سے پیچھے دیوار تھی اور عمران کے لئے اب مزید پیچھے ہٹنے کی گنجائش ہی نہ تھی لیکن فاکسن جیسے ہی نیچے کی طرف کھکھا عمران نے اچانک اس کی پنڈلی پر مخصوص انداز میں ضرب لگادی اور اس کے ساتھ ہی کرہ فاکسن کے حلقوں سے نکلنے والی انہتائی کرہنا کچھ چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران نے اچھل کر دوسری پنڈلی پر بھی ضرب لگادی اور ایک بار پھر کرہ فاکسن کی کرہنا کچھ چیخوں سے گونج نہیں اگا لیکن اب وہ کسی کی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ صرف اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسلسل گھٹتا چلا جا رہا تھا اور نہ اس کا باقی جسم ساکت تھا۔

”میں نے تمہیں آفر کی تھی لیکن تم نے موقع ضائع کر دیا فاکسن۔ اب تمہاری باقی عمر اسی حالت میں گزرے گی اور تمہیں خود معلوم ہے کہ

جب تمہارے گروپ کے لوگ تمہیں اس حالت میں دیکھیں گے تو پھر وہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ بہر حال پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو گیا ہے۔ اس لئے اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ پارٹی کا نام بتاؤ۔“ عمران نے انتہائی سخت لبجھ میں کہا۔

”مجھے مارڈالو۔ میں نہیں بتاؤں گا۔ مجھے مارڈالو۔ کاش! میں تم تینوں کا خاتمہ پہلے ہی کرا دیتا۔“ فاکسن نے دائیں بائیں بری طرح سر پڑھتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب دیکھنا کیسے تمہارے منہ سے پارٹی کا نام لکھتا ہے؟“..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کی گردان پر پیر کھکھ کر اسے مخصوص انداز میں موڑ دیا تو فاکسن کے حلق سے بے اختیار خراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کی آنکھیں اور پوچھہ گئیں تھیں اور وہ چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

”بولاو۔ کون ہے پارٹی۔ بولاو۔ جواب دو۔“..... عمران نے پیروں کو معمولی سامزید جھنکا دے کر واپس لے آتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مارٹن۔ مارٹن۔ بلیک سروس کا مارٹن۔ مارٹن۔ مارٹن۔“..... فاکسن کے منہ سے ایسے الفاظ نکلنے لگے جیسے غبارے میں سوراخ ہو جانے سے یکخت ہوا اس میں سے سیٹی بجاتی ہوئی نکلتی ہے۔

”تفصیل بتاؤ۔ کون ہے یہ مارٹن۔ کہاں بیٹھتا ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔“..... عمران نے ایک بار پھر پہلے کی طرح مخصوص انداز میں پیروں کے طرف جھنکا دے کر واپس لے آتے ہوئے کہا۔

”بلیک سروس کا مارٹن۔ مین مارکیٹ میں مارٹن کلب کا مالک ہے۔“..... فاکسن نے پہلے کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے پیروں کو اور زیادہ آگے کی طرف موڑ دیا تو فاکسن کے جسم نے یکخت جھنکا کھایا۔ اس کی بند آنکھیں ایک بار پھر جھٹکے سے کھلیں اور پھر بے نور ہوتی چلی گئیں۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران نے پیروں کا تھالیا۔

”آؤ، اب یہاں سے نکل چلیں۔“..... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”کیا اس نے درست بتایا ہوگا۔“..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ جو کچھ اس نے بتایا ہے لا شعوری طور پر بتایا ہے اور لا شعور جھوٹ نہیں بول سکتا۔“..... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ باہر رہداری میں آگیا۔ صدر اور تنور یہ بھی اس کے عقب میں تھے اور دروازہ ان کے باہر آتے ہی آٹو میک انداز میں بند ہو گیا۔ شاید اس کا وقت فکس تھا کہ اتنی دری بعد وہ خود بخود بند ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں لفٹ کے ذریعے نیچے ہاں میں پہنچ گئی تو وہاں پہلے کی طرح شور و غل اور ہاں ہو کا ماحول تھا۔ البتہ اب کا وزیر پر بوبی کی بجائے وہی شوٹی موجود تھا جو انہیں فاکسن کے آفس تک چھوڑ آیا تھا۔

”ہمارا سلحہ کہاں ہے۔“..... عمران نے شوٹی کے قریب جا کر کہا۔

”لیں سر۔“..... شوٹی نے موڈ بانہ انداز میں کہا اور کاڈنٹر کے اندر سے اس نے مشین پٹل نکال کر کاڈنٹر پر رکھ دیئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے مشین پٹل اٹھا کر جیبوں میں ڈالے اور پیر و فنی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”اب ہمیں فوری طور پر لباس بھی تبدیل کرنے ہوں گے اور میک اپ بھی۔“..... عمران نے ہوٹل سے باہر آتے ہی کہا۔

”اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ پہلے اس مارٹن سے تول لیں۔“..... تنور نے کہا۔

”نہیں۔ فاکسن کی موت کا فوری علم ہو جائے گا اور یہ پیشہ و رقا تکوں کا گروپ ہے۔ یہ ایک لمحہ ضائع کے بغیر پورے شہر میں پھیل جائیں گے۔“..... عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے پر سٹور کے سامنے پہنچ گئے۔

”تم نہیں رکو میں روکیں اور میک اپ باکس لے آتا ہوں۔“..... عمران نے کہا تو تنور اور صدر سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران پر سٹور میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو اس کے پاس مطلوبہ سامان موجود تھا۔ اس نے ایک ایک ڈب تنور اور صدر کے حوالے کر دیا۔

”ان کے اندر لباس اور ماسک میک اپ باکس موجود ہیں۔ کسی بھی ہوٹل کے باتحروم میں جا کر تبدیل کرلو اور پھر تم نے مین مارکیٹ کے سامنے مارٹن کلب پہنچتا ہے۔ میں وہیں ہوں گا۔“

عمران نے کہا اور ایک ذبائحائے وہ واپس پر شور کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کی سائیڈ میں ایک باتحروم موجود تھا جبکہ صدر اور سوریا آگے بڑھ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران باتحروم سے باہر لکلا تو اس نے نہ صرف لباس بدل لیا تھا بلکہ اس کا چہرہ اور بال بھی مکمل طور پر تبدیل ہو چکے تھے۔ بہر حال اس نے میک اپ مقامی ہی رکھا تھا۔ اتنا ہوا لباس اس نے سائیڈ گلی میں موجود ڈرم میں اچھالا اور پھر سڑک پر آ کر اس نے نیکی کی تلاش شروع کر دی لیکن وہاں خالی نیکی نظر نہ آ رہی تھی۔

”عمران صاحب آپ ابھی تک نہیں ہیں“..... اچانک اسے سائیڈ سے صدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ بھی مقامی میک اپ میں تھا۔

”تم نے اتنی جلدی مجھے کیسے پہچان لیا“..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔  
”آپ ہزاروں میں پہچانے جاسکتے ہیں“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے کہیں تم نے جو لیا کی آنکھیں تو اپنی آنکھوں میں فٹ نہیں کر لیں۔ یہ فقرہ تو وہ کہہ سکتی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار نہیں پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ انہیں خالی نیکی ملتی سوری بھی ان کے پاس پہنچ گیا۔ وہ بھی بدلتے ہوئے لباس اور تبدیل شدہ میک اپ میں تھا۔ چند لمحوں بعد انہیں خالی نیکی مل گئی اور عمران نے نیکی ڈرائیور کو مین مارکیٹ کے مارٹن کلب جانے کا کہہ دیا اور نیکی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نیکی آگے بڑھا دی۔



شارک اپنے آفس میں موجود تھا کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے انٹر کام کی گھٹنی نجاتی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔  
”لیں“..... شارک نے کہا۔

”جیکب بول رہا ہوں بس۔ اس وقت ہوٹل میں ٹاسکو کا چیف اور اس کے ایکشن گروپ کا چیف راجر چارلس مسیت موجود ہیں اور وہ ٹونی سے آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ ان کا انداز بے حد جارحانہ ہے۔“..... دوسری طرف سے قدرے سہے ہوئے لبھے میں کہا گیا۔

”گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ٹونی سے کہو کہ انہیں میرے پیش آفس پہنچا دے۔“..... شارک نے انہائی مطمئن لبھے میں کہا اور رسیور کو دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جیرٹو، راجر اور مسیت افراد کو ساتھ لے کر کیوں آیا ہے۔ ظاہر ہے اسے بہر حال یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ فارمولہ اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے اور اب وہ یہی معلوم کرنے آیا ہوگا کہ فارمولہ اس نے اس سے حاصل کیا ہے۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔ کنگ بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے بلیک سروس کے چیف کنگ کی مخصوص بھاری آواز سنائی دی۔

”شارک بول رہا ہوں کنگ“..... شارک نے کہا۔

”اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کیا حکومت نے رقم کا بندوبست کر دیا ہے۔“..... کنگ نے اشتیاق بھرے لبھے میں کہا۔

”رقم کا بندوبست تو ہو جائے گا۔ وہ توبات طے ہو چکی ہے۔ کنگ لیکن ایک مسئلہ اور آن پڑا ہے اور وہ بے حد اہم ہے۔“..... شارک نے کہا۔

”کیا مسئلہ۔ کھل کر بات کرو۔“..... کنگ نے کہا۔

”ٹاسکو کے چیف جیرٹو نے مجھے فون کیا تھا کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ میں سی ناپ کا سودا ساز ان حکومت سے کرا رہا ہوں اور انہائی سے داموں کرا رہا ہوں جبکہ سی ناپ اس کے پاس ہے۔ ظاہر ہے مجھے اس سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہ تھی البتہ میں نے اسے تمہارا نام بتانے کی بجائے پاکیشیاں کا نام لے دیا ہے کیونکہ ظاہر ہے پاکیشیاں تو اس دوران ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ اس طرح معاملات ہماری مرضی کے مطابق طے ہو جاتے ہیں لیکن ابھی ابھی مجھے میرے آدمی نے بتایا ہے کہ جیرٹو اپنے ایکشن گروپ کے چیف راجر اور چارڈیگر مسیت افراد کے ساتھ میرے ہوٹل میں پہنچا ہے اور وہ میرے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ میں نے انہیں پیش آفس میں بخانے کا کہا ہے اور میں ان لوگوں سے کوئی جھگڑا مول نہیں لینا چاہتا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ میں انہیں بتا دوں کہ فارمولہ تمہارے پاس ہے اور پاکیشیاں سے تم نے حاصل کیا ہے اور حکومت ساز ان سے تم سودا کر رہے ہو۔“..... شارک نے کہا۔

”بے شک کہہ دو۔ بلکہ ہو سکے تو میری اس سے بات کر دینا اور سنو تم بے فکر رہو۔ بلیک سروس اب اتنی بھی کمزور نہیں کہ ٹاسکو اس کے خلاف کوئی کاروائی کر سکے۔ میں تو صرف خواہ مخواہ کی الجھنوں سے بچنا چاہتا ہوں“..... کنگ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“..... شارک نے کہا اور رسیور کو رہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس آفس سے نکل کر راہداری میں چلتا ہوا اپنے پیش آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو جیرٹو بڑے غصے کے عالم میں کمرے میں ٹھیل رہا تھا جبکہ راجر اور چارلس مسیت افراد ایک طرف خاموش کھڑے تھے۔

”تم اب آئے ہو۔ کیا ہم تمہارے ملازم ہیں کہ اتنی دیر تمہارا انتظار کرتے رہیں“..... شارک نے اندر داخل ہوتے ہی جیرٹو نے حلق پھاڑ کر چھینتے ہوئے کہا۔

”آہستہ بولو جیرٹو۔ یہ تمہارے کلب کا آفس نہیں ہے۔ یہ حکومت ساز ان کے ایجنس کا آفس ہے اور پوری حکومت ساز ان میری پشت پر ہے۔ میں ایک ضروری کام میں پھنسا ہوا تھا اس لئے مجھے دیر ہو گئی اور تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ یہ تم مسیت افراد کے ہوٹل میں کیوں آئے ہو۔ کیا میں تمہارا ملازم ہوں۔ بولو۔“..... شارک نے انہائی تلخ لبھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو شارک۔ میں نہ تم سے ڈرتا ہوں اور نہ تمہاری حکومت سے۔ سمجھے اور نہ ہی حکومت ساڑاں میرا کچھ بگاؤ سکتی ہے۔“ جیرٹو نے غصیلے انداز میں چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں شاید ضرورت سے زیادہ غلط فہمی ہو گئی ہے جیرٹو۔ بہر حال تم میرے مہمان ہو اس لئے میں بات بڑھانا نہیں چاہتا۔ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ کیا معاملہ ہے؟“..... شارک نے کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے صوف پر بیٹھ گیا۔ جیرٹو چند لمحے بڑی زہر بھری نظروں سے شارک کو دیکھتا رہا اور پھر وہ اس کے سامنے صوف پر بیٹھ گیا جبکہ راجرا اور اس کے مسلح افراد اپنی اپنی جگہ پر خاموش کھڑے رہے۔

”ان مسلح افراد کو باہر بھیج دو۔ البتہ راجرا چاہے تو یہاں رک سکتا ہے اور تم دونوں بتاؤ کہ تم کیا پینا پسند کرو گے؟“..... شارک نے کہا۔

”یہ یہیں رہیں گے شارک اور پہلے تم بتاؤ کہ سی ناپ فارمولہ کہاں ہے۔ کس کے پاس ہے اور کس نے اسے میری تحویل سے چھایا ہے اور سنو۔ پاکیشیوں کی بات اب نہ کرنا اکیونکہ یہ فارمولہ پاکیشیائی سائنس وان سے ہی حاصل کیا گیا ہے اس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس اسے حاصل کر کے اپنے ملک واپس بھینجنے کی بجائے حکومت ساڑاں سے اس کا سودا کرنا شروع کر دے اور پھر وہ بھی تمہاری معرفت اس لئے جوچ ہے وہ بتاؤ۔“ جیرٹو نے کاٹ کھانے والے لبھے میں کہا تو شارک بے اختیار پڑا۔

”اتنی عظیمندانہ سوچ تمہاری نہیں ہو سکتی۔ البتہ راجر یہ بات سوچ سکتا ہے۔ بہر حال میں نے پہلے بھی تم سے غلط بیانی نہیں کی تھی اور نہ اب کروں گا کیونکہ میرا اس میں براہ راست کوئی دخل نہیں ہے۔ میں تو حکومت ساڑاں کی نمائندگی کر رہا ہوں اور حکومت ساڑاں کے فائدے کے لئے میں نے کام کرنا ہے۔ اب غور سے سنو۔ یہ فارمولہ تم سے پاکیشیائی سیکرٹ سروس نے حاصل کیا اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس نے اس فارمولے کو کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیائی بھجوایا لیکن بلیک سروس کے ایک آدمی کو اس کا علم ہو گیا اور اس نے کوریئر سروس سے یہ فارمولہ اڑالیا اور اسے کنگ کے پاس بھجوادیا۔ ساتھ ہی اس نے پاکیشیائی سیکرٹ سروس والوں کو بھی مارک کر لیا۔ چنانچہ فارمولہ اکنگ کی تحویل میں آگیا۔ کنگ نے مجھے سے بات کی اور مجھے فارمولہ حاصل کرنے کی پوری تفصیل بتائی اور مجھے کہا کہ میں اس کا سودا حکومت ساڑاں سے کر دوں۔ میں نے حامی بھر لی اور حکومت ساڑاں سے ایک کروڑ ڈالر میں اس کا سودا کر دیا۔ ایک روز میں رقم کنگ کوں کوں جائے گی اور فارمولہ حکومت ساڑاں تک براہ راست پہنچ جائے گا۔ بس یہ ہے ساری بات۔“..... شارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تو فارمولہ اکنگ کے پاس ہے۔“..... جیرٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہیں شک ہو تو تم یہیں سے میرے سامنے کنگ سے بات کر کے تصدیق کراؤ۔“..... شارک نے کہا تو جیرٹو نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑے ہوئے فون کار سیوراٹھا یا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جب اس نے نمبر پر لیس کر لیے تو شارک نے ہاتھ بڑھا کر لا ڈپسیکر کا بٹن پر لیس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر سیوراٹھا لیا گیا۔

”لیں۔ کنگ بول رہا ہوں۔“..... کنگ کی بھاری آواز سنائی دی۔

”جیرٹو بول رہا ہوں کنگ۔ کیا سی ناپ فارمولہ تمہارے پاس ہے۔“..... جیرٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ میرے آدمیوں نے اس وقت حاصل کیا ہے جب پاکیشیائی ایجنت اسے تم سے حاصل کر کے کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیائی بھجوا چکے تھاں لئے تم نہیں کہہ سکتے کہ میں نے اسے تم سے یا تمہارے کسی آدمی سے حاصل کیا ہے۔ اگر میرے آدمی حاصل نہ کرتے تو فارمولہ پاکیشیائی ایجنت کہا ہوتا۔“..... کنگ نے سپاٹ لبھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب وہ پاکیشیائی ایجنت کہا ہیں۔“..... جیرٹو نے کہا۔

”وہ ہوں البا نو میں رہا۔ اس پذیرتھے۔ میں نے پروٹو گروپ کے ذریعے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔“..... کنگ نے جواب دیا۔

”دیکھو کنگ۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ فارمولہ میرا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم یہ فارمولہ مجھے واپس کرو۔“..... جیرٹو نے کہا۔

”سوری جیرٹو۔ اگر میں نے اسے تم سے حاصل کیا ہوتا تو پھر تم یہ بات کر سکتے تھے۔ لیکن اب تم یہ بات نہیں کر سکتے۔ اب یہ میری ملکیت

ہے۔۔۔۔۔ گنگ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم چاہتے ہو کہ راگونا میں خون کی ندیاں بہہ جائیں“..... جیرٹونے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”سن جیرٹو۔۔۔۔۔ ہوش میں رہ کر بات کیا کرو۔۔۔۔۔ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ بلیک سروں نے چڑیاں پہن رکھی ہیں۔۔۔۔۔ بلیک سروں تم سے زیادہ بڑی اور زیادہ طاقتور ہے۔۔۔۔۔ یہ تو میں خون نہیں چاہتا کہ ہم دونوں کی لڑائی سے کوئی تیرا آدمی فائدہ اٹھائے ورنہ واقعی خون کی ندیاں بہہ سکتی ہیں اور اس خون میں زیادہ تعداد تاکو کے آدمیوں کی ہوگی“..... گنگ نے تیز لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے اس فارمولے کا سودا کر کے اس سے رقم کماتے ہو۔۔۔۔۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ تاکو کیا طاقت رکھتی ہے۔۔۔۔۔ جیرٹونے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

”تو تم اعلان جنگ کر رہے ہو۔۔۔۔۔ سوچ لو۔۔۔۔۔ پہلی تمہاری طرف سے ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ گنگ نے بھی پھاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔

”ایک منٹ۔۔۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔۔۔ میں شارک بول رہا ہوں گنگ۔۔۔۔۔ سنو تم دونوں کی آپس میں لڑائی سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ تم دونوں گروپ ایک دوسرے سے نکلا کر ختم ہو جاؤ گے اس لئے بہتر ہے کہ اس معاملے میں کوئی ایسا حل نکالو جس سے دونوں فریق مطمئن ہو جائیں“..... شارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور آف کر کے ڈائریکٹ بات کرنے والا بٹن پر لیں کرتے ہوئے کہا۔

”اسے اپنی طاقت آزمائیں دو شارک۔۔۔۔۔ اسے ضرورت سے زیادہ اپنے بارے میں خوش فہمی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ گنگ نے جواب دیا۔

”میں تمہیں اور تمہاری سروں کو پکال کر رکھ دوں گا۔۔۔۔۔ تم نے مجھے سمجھا کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ جیرٹونے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

”اس طرح جذباتی فیصلے مت کرو جیرٹو۔۔۔۔۔ گروپ آسانی سے نہیں بنتے لیکن آسانی سے ختم ضرور ہو جایا کرتے ہیں۔۔۔۔۔ تم دونوں کا جذباتی فیصلہ تم دونوں کو بتاہ و بر باد کر کے رکھ دے گا۔۔۔۔۔ مجھے بات کرنے دو۔۔۔۔۔ شارک نے جیرٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے میرا فارمولہ چاہئے بس۔۔۔۔۔ جیرٹونے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

سنو گنگ۔۔۔۔۔ تم بھی کوئی جذباتی فیصلہ مت کرو۔۔۔۔۔ سنو۔۔۔۔۔ تم دونوں نے بہر حال اس فارمولے کو فروخت کرنا ہے۔۔۔۔۔ تمہارے اپنے تو یہ کسی کام نہیں آ سکتا اس لئے بہتر ہے کہ اسے فروخت کر کے رقم ہاف کرو۔۔۔۔۔ اس طرح لڑائی بھی ختم ہو جائے گی اور معاملہ بھی نہ کرنے جائے گا۔۔۔۔۔ شارک نے گنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیکن ایک کروڑ ڈالر میں سے میں کیسے آدھی رقم جیرٹو کو دوے دوں؟۔۔۔۔۔ پھر مجھے کیا ملے گا۔۔۔۔۔ گنگ نے کہا۔

”میں نے اسے دس کروڑ ڈالر سے کم میں فروخت نہیں کرنا اس لئے مجھے بہر حال دس کروڑ ڈالر چاہیں یا پھر یہ رقم تم مجھے دے دو یا کوئی اور دے۔۔۔۔۔ مجھے بہر حال دس کروڑ ڈالر کی رقم چاہئے۔۔۔۔۔ جیرٹونے تیز لمحے میں کہا۔

”پہلی بات تو یہ سن لو جیرٹو کہ دس کروڑ ڈالر کی رقم تو کوئی بھی حکومت تمہیں نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔ زیادہ سے زیادہ اس کے ایک کروڑ ڈالر مل سکتے ہیں۔۔۔۔۔ شارک نے کہا۔

”نہیں۔۔۔۔۔ مجھے ہر صورت میں دس کروڑ ڈالر چاہیں۔۔۔۔۔ تم فارمولہ مجھے دے دو اور دیکھو میں اسے کس طرح دس کروڑ ڈالر میں فروخت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ جیرٹونے کہا۔

”باس۔۔۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس فارمولے کی دوسری کاپی تیار کرائی جائے۔۔۔۔۔ ایک کاپی حکومت ساڑاں ایک کروڑ ڈالر میں حاصل کر لے اور یہ ایک کروڑ ڈالر گنگ لے لے اور دوسری کاپی ہم حکومت ساڑاں کے علاوہ کسی اور ملک کو فروخت کر دیں۔۔۔۔۔ اچانک خاموش کھڑے راجرنے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

”نا سنس۔۔۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں احمق ہوں۔۔۔۔۔ میری سمجھ میں اتنی بات نہیں آ سکتی۔۔۔۔۔ میں نے پہلے چیک کرالیا ہے۔۔۔۔۔ اس فارمولے کی کاپی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ اگر اس کی کاپی کرنے کی کوشش کی گئی تو اصل فارمولہ بھی ضائع ہو جائے گا۔۔۔۔۔ اس پاکیشیاً سائنس و ان نے خصوصی طور پر پہلے ہی اس بات

کا خیال رکھا تھا۔ اگر ایسا ہو سکتا تو میں اس کی بہت سی کا پیاں کرا کر دنیا کے تمام بڑے ممالک کو علیحدہ علیحدہ فروخت کر دیتا۔..... جیرٹونے راجر کو ڈانتے ہوئے کہا۔

”سوری باس“..... راجر نے فوراً ہی معدودت بھرے لبھ میں کہا۔

”سنوجیرٹو۔ ایک کام ہو سکتا ہے کہ میں اس فارمولے کی قیمت حکومت ساؤان سے ڈبل کر دوں۔ میرا کمیشن دس فیصد بھی بڑھ جائے گا اور کمیشن نکال کر باقی رقم آدھی تم اور آدمی رقم کنگ لے لے۔“..... شارک نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں ایک کروڑ سے بھی کم لوں نہیں۔ مجھے تو اسراۓ علیٰ ایجنت دو کروڑ ڈالر دینے کو تیار تھا۔ میں نے اسے انکار کر دیا اور تم کہہ رہے ہو کہ میں ایک کروڑ ڈالر سے بھی کم لوں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟“..... جیرٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ پہلے تم دونوں آپس میں لڑلو پھر جو فاتح ہو گا اس سے سودا ہو جائے گا۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں؟“..... شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”چلو راجر۔ میں دیکھتا ہوں کہ کنگ یہ فارمولہ کیسے واپس نہیں کرتا۔“..... جیرٹو نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”اے کوشش کر لینے دو شارک۔ اے خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ بلیک سروس کیا حیثیت رکھتی ہے۔“..... کنگ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوسرا طرف سے رسیور رکھے جانے بلکہ پٹخے جانے کی آواز سنائی دی۔

”میری بات سنوجیرٹو“..... شارک نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اب تمہارے پاس کہنے کے لئے کچھ نہیں رہا۔ اب بلیک سروس اور ناسکو کا لکھرا ڈنگر اگزیر ہو چکا ہے۔“..... جیرٹو نے کہا۔

”تم بیٹھو تو سہی۔ اطمینان سے میری بات سنو۔ اگر تمہیں میری بات پسند نہ آئے تو بے شک جا کر آپس میں لڑائی کر لینا۔“..... شارک نے کہا۔

”باس۔ ایسا نہ ہو کہ بلیک سروس ہمارے اذوں پر جملے شروع کر دے اور ہم یہاں بیٹھے باقی میں کرتے رہ جائیں۔“..... راجر نے کہا۔

”تم چاہو تو جا کر اپنے اذوں کو الٹ کر دو اور مجھے جیرٹو سے چند باتیں کرنے دو۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔“..... شارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے راجر۔ تم جا کر کمان سنچال لو۔ شارک بے حد اصرار کر رہا ہے۔ میں اسکی بات سن لوں۔“..... جیرٹو نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”لیں بس“..... راجر نے کہا اور اپنے مسلح افراد کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

”سنو۔ اس وقت تک کوئی حرکت نہ کرنا جب تک بلیک سروس کی طرف سے کوئی حرکت نہ ہو۔“..... جیرٹو نے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں بس“..... راجر نے جواب دیا اور پھر وہ اپنے مسلح افراد کو ساتھ لے کر شارک کے اس پیش آفس سے باہر نکل آیا۔ شارک نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے شراب کی ایک بڑی سی بوتل نکالی اور اسے جیرٹو کے سامنے رکھ دیا۔

”یہ لو۔ یہ تمہارے مطلب کی شراب ہے۔“..... شارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مژکراس نے الماری سے ایک چھوٹی بوتل نکالی اور ایک جام اٹھایا اور جیرٹو کے سامنے بیٹھ گیا۔ جیرٹو اس دوران بوتل کھول کر منہ سے لگا چکا تھا جبکہ شارک نے چھوٹی بوتل کھولی۔ اس میں سے شراب جام میں ڈالی اور پھر آہستہ آہستہ چسکیاں لے کر شراب پینے لگا۔ جیرٹو نے اس وقت بوتل منہ سے ہٹائی جب وہ کامل طور پر خالی ہو گئی لیکن اب اس کے چہرے پر موجود تباہ اور اعصابی دباؤ ختم ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ اب خاصا مطمئن اور نارمل نظر آنے لگ گیا تھا۔

”شکر یہ شارک۔ تم نے اس وقت میری پسندیدہ شراب دے کر مجھ پر احسان کیا ہے ورنہ غصے کی شدت سے میرے خون کا ابال بڑھتا جا رہا تھا اور ہو سکتا تھا کہ پورے را گونا میں خوفناک قتل عام شروع ہو جاتا۔“..... جیرٹو نے خالی بوتل کو لاپرواہانہ انداز سے ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی باسک کی طرف اچھا لئے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ بلیک سروس اور ناسکو کے درمیان ہونے والا لکھرا کس قدر خوفناک اور خوزیری ثابت ہوتا۔ اس لئے میں نے تمہیں روکا تھا کہ میں تم سے اس فارمولے کے سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتا تھا۔ شاید اس بات سے مسئلہ حل ہو جائے۔“..... شارک نے جام کو خالی کر کے سائیڈ تپائی پر

رکھتے ہوئے کہا۔

”اب کرنے کے لئے کون سی بات رہ گئی ہے“.....جیرٹونے کہا۔

”تم نے ظاہر ہے اس فارمولے کو انہائی حفاظت سے رکھا ہو گا“.....شارک نے کہا تو جیرٹو بے اختیار چونک پڑا۔

”ہا۔ میں نے اسے ورلڈ بینک کے خصوصی لا کر میں رکھا تھا اور وہاں سے کسی صورت بھی اسے نہیں اڑایا جا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود یہ اڑایا گیا“.....جیرٹونے کہا۔

”اس سے تم پاکیشیا سیکرٹ سروں کی کارکردگی کو سمجھ سکتے ہو۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ پروٹو گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروں کے خاتمے میں کامیاب نہ ہو سکا ہو گا بلکہ اتنا اس سے مارٹن کے ذریعے کنگ ان کی نظر میں آگیا ہو گا اور اگر ایسا ہوا تو پھر یقین رکھو کہ فارمولہ اکنگ کے پاس بھی نہیں رہے گا بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروں اسے دوبارہ حاصل کر لے گی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ تم کنگ سے نکرانے کی بجائے اس موقع کا انتظار کر لو اور پھر جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروں اسے حاصل کرے تم اس پر ٹوٹ پڑو اس طرح تم ان سے اپنا انتقام بھی لے لو گے اور فارمولہ بھی دوبارہ حاصل کرلو گے“.....جیرٹونے کہا۔

”اگر تم وعدہ کرو کہ فارمولہ تمہارے ہاتھ لگ جائے تو تم یہ سودا صرف حکومت ساڑاں کے ساتھ کرو گے تو میں معاملے کو مزید لٹکا سکتا ہوں“.....شارک نے کہا۔

”کیا تمہاری حکومت دس کروڑ ڈالر دے گی مجھے کیونکہ میں نے اس سے کم کسی صورت بھی اسے فروخت نہیں کرنا“.....جیرٹونے کہا۔

”تم آخر کیوں اس رقم پر اصرار کر رہے ہو جبکہ مجھے معلوم ہے کہ کوئی بھی حکومت تمہیں ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ رقم دینے پر رضامند نہیں ہے اور ایک بات بتاؤں کہ حکومت ایکریمیا تم سے یہ فارمولہ ہی حاصل کرنے کا سوچ رہی ہے اور تم بھی اچھی طرح جانتے ہو اور میں بھی کہ حکومت اگر چاہے تو ایسا کر بھی سکتی ہے۔“

شارک نے کہا تو جیرٹو بے اختیار ٹھس پڑا۔

”تم احمد ہو شارک۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ میرے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔ حکومت ایکریمیا کے تمام اعلیٰ ترین افران کی شرگیں میرے انگوٹھے تلتے رہتی ہیں۔ میں جب چاہوں صدر ایکریمیا سے لے کر ایک سیشن آفیسر تک اور فوج کے سربراہ سے لے کر ایک کمپنی تک کو خود کشی پر مجبور کر دوں اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دو کہ حکومت ایکریمیا مجھ سے زبردست یہ فارمولہ حاصل کرنے کا سوچے گی۔ البتہ تمہاری یہ بات درست ہے کہ مساواۓ اسرائیل حکومت کے باقی کوئی حکومت بھی ایک کروڑ ڈالر سے آگے نہیں بڑھی۔ جہاں تک دس کروڑ ڈالر کی رقم کا تعلق ہے تو مجھے میزائلوں کے ایک سائنسدان نے بتایا ہے کہ حکومت ایکریمیا نے کافرستان کے عام سے فارمولے کو دس کروڑ ڈالر میں خریدا ہے جبکہ یہ اس سے کئی گنا زیادہ قیمتی فارمولہ ہے“.....جیرٹو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”حکومت ساڑاں دس کروڑ ڈالر تو کسی صورت بھی ادا نہیں کرے گی۔ زیادہ سے زیادہ دو کروڑ ڈالر ہو سکتے ہیں اس سے ایک ڈالر سے بھی زیادہ نہیں ہو سکتا“.....شارک نے کہا۔

”تو پھر تمہاری حکومت سے میرا سودا نہیں ہو سکتا۔ اوکے۔ اب میں جا رہا ہوں“.....جیرٹو نے اٹھتے ہوئے کہا تو شارک نے بھی ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیرٹو تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا تو شارک مڑا اور ایک طرف رکھی ہوئی آفس ٹیبل کے پیچے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ وہ حکومت ساڑاں کے ایک اعلیٰ افسر سے اس صورتحال پر تفصیل سے مشورہ کرنا چاہتا تھا۔



مارٹن کلب کا ہال خاصاً جدید انداز کا تھا اور اس میں موجود افراد کا تعلق بھی اچھے اور تعلیم یافتہ گھرانوں سے دکھائی دیتا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے تین خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں۔ عمران ہال میں داخل ہو کر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ صدر اور نویر اس کے پیچھے تھے۔

”لیں سر“..... ایک لڑکی نے عمران کے قریب پہنچتے ہی کاروباری انداز میں کہا۔

”ہر ایک کو یہ نہ کہا کروئی ورنہ کسی روز کوئی تمہارا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے جائے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”کاش ایسا ہو جائے“..... لڑکی نے بڑے بے کا انداز میں کہا۔

”مارٹن سے ملاقات کرلوں پھر اس بارے میں سوچوں گا۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا تعلق لٹکن کے لارڈ گروپ سے ہے۔ ہم نے مارٹن سے ایک بڑے بڑس کی بات کرنی ہے۔ کیا تم لٹکن چلنے کے لئے تیار ہو؟“..... عمران نے ایسے لمحے میں کہا جیسے وہ واقعی دل و جان سے اس پر فدا ہو چکا ہو۔

”لٹکن تو میرے خوابوں کی جنت ہے ڈیئر۔ کیا تم واقعی مجھے ساتھ لے جاؤ گے۔ کہیں تم مذاق تو نہیں کر رہے“..... لڑکی نے انتہائی خوابناک لمحے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”پہلے مارٹن سے ملاقات ہو جائے پھر اٹھیناں سے بینچ کر پروگرام بنائیں گے“..... عمران نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”کاؤنٹر سے سوئٹا بول رہی ہوں باس۔ لٹکن سے لارڈ گروپ کے صاحبان آئے ہیں۔ ان کا لیڈر کا نام مائیکل ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے کسی بڑے بڑس کے بارے میں بات چیت کرنا چاہتے ہیں“..... لڑکی نے موڈ بانہ لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن بات کرتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں عمران پر ہی جھی ہوئی تھیں۔

”لیں باس“..... دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر موجود ایک باور دی نوجوان کو اشارے سے بلا یا۔

”انہیں باس کے آفس تک چھوڑ آؤ اور مائیکل پلیز اپنا وعدہ ضرور پورا کرنا“..... لڑکی نے اس باور دی نوجوان سے بات کر کے ایک پار پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوکے۔ اوکے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نوجوان کے پیچھے چل پڑا۔

”یہ لڑکی پا گل تو نہیں۔ اس طرح تو کوئی بھی گلے کا ہا نہیں بنتی“..... نویر نے ایک راہداری میں مڑتے ہوئے کہا۔

”جناب۔ سوئٹا کا مسئلہ دوسرا ہے۔ سوئٹا سے بے شمار لوگوں نے فراڈ کیا ہے لیکن سوئٹا پھر بھی ہر ایک پر اعتماد کر لیتی ہے۔ آگے جاتے ہوئے اس نوجوان نے نویر کی بات سن کر مڑتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں سوئٹا سے ہمدردی ہے؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمدردی سے کیا ہوتا ہے جناب۔ سوئٹا کو دولت چاہئے اور دولت میرے پاس نہیں ہے حالانکہ سوئٹا مجھے بھی بے حد پسند ہے لیکن“..... نوجوان نے بات کرتے کرتے ایک طویل آہ بھرتے ہوئے کہا۔

”کیا نام ہے تمہارا؟“..... عمران نے پوچھا۔

”میرا نام ڈکسن ہے جناب“..... نوجوان نے کہا۔

”اوے کے تم فکر مت کرو۔ تمہیں دولت بھی ملے گی اور سوئٹا بھی“..... عمران نے کہا تو ڈکسن نے اس انداز میں سر ہلا�ا جیسے کہہ رہا ہو کہ ایسی باتیں تو اس نے بہت سن رکھی ہیں۔ پھر وہ ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔  
”یہ بآس کا آفس ہے“..... ڈکسن نے رکتے ہوئے کہا۔

”اوے کے شکر یہ۔ بے فکر رہو۔ میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو گا“..... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ آفس میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے صدر اور تنور بھی اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک بہترین انداز میں سجا ہوا آفس تھا جس میں انہائی قیمتی اور جدید انداز کے فرنچ پر کے ساتھ ساتھ ڈیکوریشن کی چیزوں کا معیار بھی انہائی جدید اور اعلیٰ تھا۔ ایک بڑی سی بیضوی طرز کی خوبصورت آفس نیبل کے پیچھے ایک نوجوان آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر بہترین تراش اور قیمتی کپڑے کا سوت تھا۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چک موجود تھی۔

”میرا نام مارٹن ہے“..... مارٹن نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جارج اور لیونارڈ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا تو مارٹن نے باری باری تینوں سے مصافحہ کیا۔

”تشریف رکھیں اور یہ بتائیں کہ آپ کیا پناہ پسند کریں گے“۔ مارٹن نے دوبارہ میز کے پیچھے موجود یوالونگ چیزر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”پیٹا پلا نابعد میں ہوتا رہے گا۔ پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ نے پروٹو گروپ کو البانو ہوٹل میں رہنے والے پاکیشیائیوں کے خلاف کیوں ہاڑ کیا تھا“..... عمران نے انہائی سنجیدہ لبجھ میں کہا تو مارٹن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب“..... مارٹن نے بڑی طرح گزبراتے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”بہتر ہے کہ اب کھل کر بات ہو جائے۔ آپ کا تعلق بلیک سروس سے ہے۔ آپ نے پاکیشیائیوں کو ختم کرنے کے لئے پیشہ ور قاتلوں کے گروپ پروٹو کو ہاڑ کیا۔ اس گروپ کے چار افراد نے البانو ہوٹل میں ان پاکیشیائیوں پر قاتلانہ حملہ کیا لیکن حملہ آور خود ہلاک ہو گئے۔ ان پاکیشیائیوں کا تعلق لارڈ گروپ سے تھا اور یہاں را گونا میں لارڈ گروپ کی وہ نمائندگی کرتے ہیں۔ چنانچہ چیف بآس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس بارے میں معلومات حاصل کریں۔ ہم نے پروٹو گروپ سے براہ راست مکرانے کی بجائے راسٹر گروپ کو ہاڑ کر لیا۔ راسٹر گروپ نے پروٹو ہوٹل میں پروٹو گروپ کے چیف فاکسن سے ملاقات کی اور اس سے اس پارٹی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش جس نے اسے پاکیشیائیوں کے خلاف ہاڑ کیا تھا لیکن فاکسن نے بتانے سے انکار کر دیا جبکہ الٹار اسٹر گروپ پر اپنے آدمیوں سے حملہ کر دیا لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ راسٹر گروپ اس کے بس کاروگ نہیں ہے۔ نتیجہ یہ کہ اس کے چار حملہ آور بھی مارے گئے اور وہ خود بھی راسٹر گروپ کے مخصوص حربوں کا شکار ہو گیا۔ پھر اسے مرنے سے پہلے مجبور آہتا ناپڑا کہ بلیک سروس کے مارٹن نے اسے ہاڑ کیا تھا۔ چنانچہ اب ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ ہمیں تفصیل بتائیں کہ آپ نے ان پاکیشیائیوں کے خلاف پروٹو گروپ کو کیوں ہاڑ کیا۔ آپ کا یا بلیک سروس کا پاکیشیائیوں سے کیا تعلق ہے۔ آپ ہمیں تفصیل بتادیں تاکہ ہم اپنے چیف کو تفصیلی رپورٹ دے سکیں“..... عمران نے انہائی سنجیدہ لبجھ میں کہا۔

”اس فاکسن نے یقیناً آپ سے غلط بیانی کی ہے مسٹر مائیکل۔ نہ میرا کسی بلیک سروس سے کوئی تعلق ہے اور نہ پاکیشیائیوں سے اور نہ ہی میں نے پروٹو گروپ کو ہاڑ کیا ہے نہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ میرا آخر پاکیشیائیوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے“..... مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات بتارہے تھے کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنجال پا رہا تھا۔

”اوے۔ اگر ایسا ہے تو تمہیک ہے لیکن آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ لارڈ گروپ کو اگر بعد میں یہ اطلاع مل گئی کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے تو پھر نتائج کی تمام ترمذہ داری آپ کی ہو گی“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران کے اٹھتے ہی صدر اور تنور بھی کھڑے ہوئے جبکہ مارٹن بھی کھڑا ہو گیا تھا۔

”مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے مسٹر مائیکل۔ آپ بے فکر ہیں۔ میرا اس سارے سلسلے سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔“ مارٹن نے اس بارقدرے اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے شکریہ۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مر گیا۔ صدر اور تنور یہ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے آفس سے باہر آگئے۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ جیسے آفس کا دروازہ بند ہوا۔ عمران آگے بڑھنے کی بجائے وہیں دروازے کے ساتھ ہی رک گیا۔ اس نے بند دروازے میں موجود کی ہوں سے آنکھ لگا دی جبکہ صدر اور تنور یہاں کی سائیڈ کی طرف رخ کر کے اس کے سامنے کھڑے ہو گئے تاکہ اگر کوئی ادھر سے آئے تو وہ فوری طور پر عمران کو مارک نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کی ہوں سے آنکھ ہٹائی اور پھر کان ساتھ لگا دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ موجود تھی۔ کافی دیر تک وہ سنتا رہا پھر اس نے کان کی ہوں سے ہٹایا۔

”آؤ اب اس مارٹن سے مزید دو دو باتیں ہو جائیں۔ لیکن خیال رکھنا زیادہ ہنگامہ نہیں ہونا چاہئے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کو دھکیلا اور اچھل کر اندر داخل ہوا۔ صدر اور تنور یہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ مارٹن جو میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا گوں کے نمبر پر لیس کر رہا تھا عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔ ”آپ پھر آگئے۔ کیا مطلب؟“..... مارٹن کے لجھے میں قدرے غصہ اور جھنجلا ہٹ تھی۔ اس کا ایک ہاتھ نیچے تھا جبکہ دوسرا اس نے میز پر رکھا ہوا تھا۔

”ایک بات کرنی یا نہیں رہتی تھی مسٹر مارٹن اس لئے ہمیں دوبارہ آنا پڑا ہے۔ امید ہے آپ ناراض نہیں ہوں گے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لجھے میں کہا تو مارٹن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا تھا۔ عمران اس دوران میز کے قریب پہنچ چکا تھا۔ مارٹن اس طرح انٹھ کر کھڑا ہوا جیسے مجبوراً ایسا کر رہا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے گھٹنی گھٹنی یہ جنگلی اور وہ میز پر سے گھستا ہوا ایک دھماکے سے میزی کی دوسری طرف عمران کے سامنے فرش پر آگرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات بھلی کی تیزی سے حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے ہوئے مارٹن کی کٹپٹی پر عمران کی بھرپور لات پڑی تو مارٹن جنگ مار کر دوبارہ نیچے گرا۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے فوری طور پر دوسری ضرب لگائی تو مارٹن کا جسم ڈھیل پڑتا چلا گیا۔

”عقبی طرف دروازہ ہے جہاں خصوصی کرہ ہوگا۔ میں اسے وہاں لے جا رہا ہوں۔ تم یہاں خیال،“..... عمران نے جھک کر مارٹن کو اٹھاتے ہوئے صدر اور تنور سے کہا۔

”زیادہ لمبی تحقیقات میں نہ پڑ جانا۔ یہاں کسی بھی وقت کوئی آسکتا ہے۔“..... تنور نے کہا۔

”اگر کوئی آجائے تو اسے کہہ دینا کہ مارٹن اندر میرے ساتھ خصوصی مذاکرات کر رہا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بے ہوش مارٹن کو کندھے پر لاد کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جس کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے۔ عمران نے اس دروازے کو کھولا تو دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن عمران کرے کو دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ یہ ثار چر روم کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ یہاں ثار چنگ کا جدید ترین سامان موجود تھا۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ راڑزوں والی چار کر سیاں موجود تھیں۔ عمران نے ایک کرسی پر مارٹن کو بٹھایا اور پھر کرسی کے عقب میں جا کر اس نے پائے پر موجود بٹمن کو پر لیس کر دیا۔ دوسرے لمحے مارٹن کا بے ہوش جسم راڑزوں میں جکڑا گیا۔ عمران نے سامنے آ کر ایک سائیڈ پر موجود ٹرائی نما مشین پر سے کوہ ہٹایا اور پھر اسے گھیٹ کر اس نے اس کرسی کی سائیڈ پر رکھ کر اس میں سے تاریں نکال کر اس کے سروں پر موجود ٹکلپس مارٹن کے دونوں بازوؤں پر چڑھا دیئے۔ یہ الیٹرک شاک لگانے والی جدید ترین مشین تھی۔ عمران نے اس کے میں تار کو دیوار میں موجود ساکٹ میں فٹ کیا اور بٹمن آن کر دیا۔ مشین میں موجود چھوٹے چھوٹے دو بلب جل اٹھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر مارٹن کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب مارٹن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے

شروع ہو گئے تو اس نہ ہاتھ ہٹائے اور دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظر میں مارٹن پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد مارٹن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی مارٹن نے لا شوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راذز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر ہی رہ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر حیرت اور قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے سامنے کھڑے عمران کو دیکھا اور پھر گردن گھما کر اس نے اوہ را درد دیکھا اور اس کے چہرے پر موجود حیرت اور خوف کے تاثرات مزید گھرے ہوتے چلے گئے۔

”تم نے اپنے باس کو فون کیا اور اس سے خصوصی طور پر ملاقات کے لئے کہا پھر اس نے کیا جواب دیا۔“..... عمران نے نرم لمحے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ۔“ مارٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم اس الیکٹریک شاک لگانے والی شین کی کار کر دگی سے اچھی طرح واقف ہو گے مارٹن۔ البتہ فرق یہ ہے کہ پہلے تم اسے استعمال کرتے ہو گے اور کری پر تمہاری بجائے کوئی اور ہوتا ہو گا لیکن اس بار معاملات مختلف ہیں۔ اب یہ شین تم پر استعمال ہو گی اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم سب کچھ سچھتا دو۔ بلیکر سروں کیا ہے۔ اس کا چیف کون ہے اور تم نے پروٹو گروپ کو کیوں پا کیشیا یہوں کے خلاف ہائز کیا۔ یہ ساری تفصیل بتا دو تو میں تمہیں بے ہوش کر کے اور راذز ہٹانا کر خاموشی سے چلا جاؤں گا اور نہ تم خود جانتے ہو کہ زبان تو بہر حال تمہیں کھونی پڑے گی لیکن تمہارا حشر کیا ہو گا۔“ عمران نے انہائی سرد لمحے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرا پروٹو گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں،“..... مارٹن نے کہا تو عمران نے ایک ناب کو تھوڑا سا گھما دیا۔ اس کے ساتھ ہی راذز میں جکڑے ہوئے مارٹن کا جسم بے اختیار کا گئی۔ اس کے حلق سے پے درپے بھی انک چھینیں نکلنے لگیں اور سخ ہوتا ہوا چہرہ ایک لمحے میں پسینے میں شرابور ہو گیا۔ عمران نے ناب کو واپس گھما یا تو مارٹن کا بری طرح کا گھپٹا ہوا جسم آہستہ آہستہ پر سکون ہوتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر موجود انہیں تکلیف کے تاثرات غائب ہونے شروع ہو گئے۔ البتہ اس کی آنکھوں میں موجود سرخی پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی تھی۔

”تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا مارٹن کہ یہ ابتدائی تھی۔ اس لئے اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ میں ناب کو مکمل طور پر گھما کر اس کمرے سے باہر چلا جاؤں گا۔“..... عمران نے کہا تو مارٹن کا جسم عمران کی بات سن کر ایک بار پھر پہلے سے زیادہ زور سے کانپ سا گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے جو حکم دی ہے اس کا کیا نتیجہ نکلا گا۔

”تم۔ تم وعده کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں،“..... مارٹن نے کاپنے ہوئے لمحے میں کہا۔

”میں وعده کرنے کا عادی نہیں ہوں لیکن تم یقین رکھو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اس پر پوری طرح عمل بھی کرتا ہوں،“..... عمران نے سپاٹ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ تم درحقیقت کون ہو ہی کہ مجھے پوری طرح سلی ہو سکے کہ میں کے سب کچھ بتا رہا ہوں،“..... مارٹن نے کہا تو عمران نے ہاتھ انھا کر چہرے اور سر سے ما سک اتار دیا تو مارٹن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

”تت۔ تم۔ تم پا کیشیا تی ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر۔“..... مارٹن اس قدر حیرت زدہ ہوا تھا کہ اس کے منہ سے بے ربط الفاظ مسلسل نکلتے چلے جا رہے تھے۔

”وقت مت ضائع کرو مارٹن۔ جو حقیقت ہے وہ بتاؤ۔“ عمران نے ایک بار پھر ما سک اپنے سر اور چہرے پر چڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھوں نے مخصوص انداز میں چہرے کے مختلف حصوں کو تھکنا شروع کر دیا اور پھر اس نے ہاتھ ہٹائے۔

”تم۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ بہر حال میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ صرف اتنا بتا دو کہ تمہارا نام علی عمران ہے یا علی عمران تمہارا کوئی اور ساتھی ہے۔“..... مارٹن نے کہا تو اس بار عمران چونک پڑا سے حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ مارٹن اس کا نام کیسے جانتا ہے جبکہ وہ اسے پہچان بھی نہ پا رہا تھا۔

”میرا نام علی عمران ہے“..... عمران نے کہا۔

”تو پھر سنو۔ تم نے سی ناپ فارمولہ کو ریسروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوانے کے لئے بک کرایا۔ اس کے بعد تم پاکیشیا کال کرنے کے لئے انٹریشنل فون سروس پر آئے اور تم نے وہاں سے کسی سرسلطان کو کال کیا اور کال میں تم نے اپنا نام بتایا اور سی ناپ فارمولے کا ذکر کیا۔ اس فون آفس میں میرا یک آدمی موجود تھا۔ میرا سے مطلب ہے بلیک سروس کا آدمی جو میرا ماتحت تھا۔ اس نے سی ناپ کا نام سن کر کال شیپ کر لی اور اپنے ایک آدمی کو تمہارے پیچھے بھجوادیا تاکہ تمہاراٹھکانہ معلوم کر سکے۔ اس نے مجھے اطلاع دی اور کال شیپ سنوا دی جس پر میں نے اپنے آدمیوں کے ذریعے سی ناپ فارمولہ اس کو ریسروس سے اس طرح اڑالیا کہ انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکا کہ فارمولہ کون لے گیا ہے۔ مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم سی ناپ فارمولہ کے بارے میں کیسے جانتے ہو یا تمہارا ماتحت کیسے جانتا تھا؟“..... عمران نے حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”یہ فارمولہ پاکیشیائی سائنس و اداں کو ہلاک کر کے ٹاسکوںے حاصل کیا تھا اور ٹاسکوں کا سو مختلف ملکوں سے کرنے کی کوشش کر رہی تھی اور چونکہ بلیک سروس بھی ٹاسکوکی طرح ایک جرام پیشہ سند کیا ہے اس لئے ٹاسکوکی کوئی کارروائی بلیک سروس کے آدمیوں سے چھپنی نہیں رہ سکتی اس لئے بلیک سروس کے ہر آدمی کوئی کوئی کارروائی بلیک سروس کے آدمیوں سے چھپنی نہیں رہ سکتی اس لئے کیا تو میرے آدمی کے کان کھڑے ہو گئے اور پھر ہم نے وہ فارمولہ اڑالیا۔“..... مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس کے وہم و مگان میں بھی نہ تھا کہ جو فارمولہ اس نے پاکیشیا بھجوایا ہے وہ اس طرح راستے میں ہی اڑالیا جائے گا۔ اگر پروٹو گروپ کے افراد ان پر اس انداز میں حملہ نہ کرتے کہ انہیں سنجھنے کا موقع مل گیا تھا تو شاید وہ آسانی سے ہلاک بھی نہ ہو سکتے یا اگر سرے سے حملہ ہی نہ کیا جاتا تو وہ سر پیٹتے رہ جاتے اور انہیں شاید فارمولے کے بارے میں علم تک نہ ہو سکتا۔

”اب یہ فارمولہ کہاں ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”فارمولہ تو بلیک سروس کے چیف بس کنگ کے پاس ہے لیکن تمہارے آنے سے پہلے مجھے چیف کنگ نے فون کر کے بتایا ہے کہ ٹاسکو کے چیف جیئن ٹاؤ راس کے ایکشن گروپ کے چیف راجر کو شارک کے ذریعے جو حکومت ساؤان کا ایجٹ ہے یہ علم ہو چکا ہے کہ فارمولہ بلیک سروس کے پاس ہے اور اس نے چیف کنگ کو ہمکی دی ہے کہ اگر اس نے فارمولہ واپس نہ کیا تو راگونا میں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔“..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بلیک سروس کے بارے میں کیا تفصیل ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ راگونا کا انتہائی طاقتور گروپ ہے جو ہر قسم کے جرام میں ملوث رہتا ہے۔ ٹاسکو کے مقابلے کا گروپ ہے۔“..... مارٹن نے جواب دیا۔

”اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ یہ غداری ہو گی اور میں غداری نہیں کر سکتا چاہے تم مجھے ہلاک ہی کیوں نہ کر دو۔“..... مارٹن نے انتہائی مضبوط لبھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو مارٹن۔ یہ فارمولہ پاکیشیا کا ہے اس لئے مجھے یہ فارمولہ چاہئے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم کنگ کا ہیڈ کوارٹر بتا دو یا ہمیں فارمولہ وہاں سے منگوادو۔“..... عمران نے کہا۔

”فارمولہ چیف بس کنگ کے پاس ہے اور اب وہ کسی صورت بھی اسے نہیں دے گا اور نہ ہی میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمہیں کچھ بتا سکتا ہوں۔“..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ سوچنا ہمارا کام ہے۔ تم اپنی بات کرو اور سنو۔ میں صرف اس لئے تمہارے ساتھ رعایت کر رہا ہوں کہ تم نے اصول کی بات ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ اس میں کی مجھے صرف نا بھمنی پڑے گی اور تمہارے منہ سے خود بخود ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلی گفتگو شروع ہو جائے گی۔“.....

عمران نے سرد لبجے میں کہا۔

”سوری میں غداری نہیں کر سکتا۔ بے شک مجھے مارڈالو۔“ مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چلواس کا فون نمبر بتا دو۔ یہ تو تم بغیر غداری کے بتا سکتے ہو۔“..... عمران نے کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون نمبر بتا دیا۔

”اب تم اپنے چیف کنگ سے فون پر بات کرو اور اسے کہو کہ وہ فارمولہ حفاظت کی غرض سے تمہیں دے دے۔“..... عمران نے کہا تو راڈیو میں جکڑا ہوا مارٹن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”مجھے دے دے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ مجھ سے زیادہ تو فارمولہ چیف کنگ کے پاس محفوظ رہے گا اور اگر ایسا نہیں بھی ہو تو پھر بھی وہ مجھے فارمولہ کی صورت بھی نہیں دے گا۔“..... مارٹن نے کہا۔

”تم بات کرو۔ زیادہ سے زیادہ وہ انکار کر دے گا، کر دے۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم کہتے ہو تو میں بات کر لیتا ہوں۔“..... مارٹن نے کہا اور عمران نے مڑک راکٹ طرف موجود فون پیس اٹھایا۔

”نمبر بتاؤ۔“..... عمران نے کہا تو مارٹن نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے رسیور کریڈل سے اٹھایا اور فون پیس کو میز پر واپس رکھ کر اس نے وہی نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے جو مارٹن نے بتائے تھے۔

”لیں۔“..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ عمران نے لاڈر کا بٹن پر لیں کیا اور رسیور جس کی تار خاصی لمبی تھی مارٹن کے کان سے لگا دیا۔

”مارٹن بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراو۔“..... مارٹن نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ کنگ بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”مارٹن بول رہا ہوں باس۔“..... مارٹن نے موڈ باند لبجے میں کہا۔

”دوبارہ اتنی جلدی کیوں کال کی ہے۔“..... دوسری طرف سے تیز لبجے میں کہا گیا۔

”باس۔ جیزو یقیناً فارمولہ حاصل کرنے کے لئے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہیڈ کوارٹر میں اس کا کوئی آدمی موجود ہواں لئے کیا یہ بھرنہیں ہو گا کہ آپ وہ فارمولہ خاموشی سے مجھے بھجوادیں۔ اس طرح فارمولہ ہر لحاظ سے محفوظ رہے گا۔“..... مارٹن نے کہا۔

”کیا تمہارا دماغ تو خراب نہ ہو گیا۔ یہ بات تمہارے دماغ میں آئی کیسے کہ جیزو ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے فارمولہ مجھ سے لے جائے گا۔ میں نے اس کا مکمل بندوبست کر لیا ہے۔ اگر اس نے ایسی حماقت کی تو پھر ناسکو کا پورے را گونا میں نام و نشان منادیا جائے گا۔ سمجھے۔“..... دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لبجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور مارٹن کے کان سے علیحدہ کیا اور اسے واپس کریڈل پر رکھ دیا لیکن مارٹن کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

”کیا ہوا۔ تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو گئے ہو۔“..... عمران نے اس کے زرد پڑتے ہوئے رنگ کو دیکھ کر حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”اب مجھے موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ چیف نے جس انداز میں بات ختم کی ہے یہ اس کا مخصوص انداز ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں نے اسے بزرگ قرار دے دیا ہے اور اب کسی بھی لمحے مجھ پر حملہ ہو سکتا ہے۔ پلیز مجھے یہاں سے نکالو۔ میں ایکری بیما کی کسی اور ریاست میں فرار ہو جاؤں گا۔“..... مارٹن نے انتہائی خوفزدہ لبجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور توپی اندر داخل ہوا۔

”دوآدمیوں نے اچانک دفتر میں داخل ہو کر فائز کھول دیا ہے۔ ہم دونوں سائیڈ میں تھے اس لئے نجع گئے۔ ان دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن ایک ویژر نے آکر بتایا ہے کہ پورے کلب کو سلیخ افراد نے گھیر لیا ہے۔“..... توپی نے تیز لبجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مجھے چھوڑ دو۔ یہاں ایک خفیہ راستہ ہے جس کا علم میرے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے۔ جلد کرو۔ یہ بلیک سروں کے لوگ ہیں۔ یہ

پورے کلب کو میز انکلوں سے اڑا دیں گے۔ میرا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ جلدی کرو۔ مجھے رہا کر دو۔”..... مارٹن نے انتہائی بے چین لبجے میں کہا۔

”انتا پریشان ہونے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے مارٹن۔“ عمران نے انتہائی مطمئن لبجے میں کہا تو مارٹن اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اس کے قہقہی تو ازان پر اسے شک پڑ گیا ہو۔ اسی لمحے باہر سے فائر گنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چونکہ تنوری نے اس ساٹھ پروف کرنے کا دروازہ کھول دیا تھا اس لئے باہر سے آنے والی فائر گنگ کی آوازیں اب سنائی دینے لگ گئیں تھیں۔ تنوری تیزی سے مڑک رہا پس چلا گیا تو عمران کا بازو گھوما اور مارٹن کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردان سائیڈ پر ڈھلک گئی۔ عمران نے مڑک رہا اس کے عقب میں جا کر پائے میں پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڑ زغال سب ہو گئے۔ عمران نے مشین کی تاریں ساکٹ سے ہٹا کر مشین کو ہاتھ کے دباؤ سے ایک طرف دھکیل دیا۔ تنوری کے واپس جانے کی وجہ سے چونکہ ساٹھ پروف کرنے کا دروازہ اس کے عقب میں خود بخوبی بند ہو گیا تھا اس لئے اب باہر سے فائر گنگ کی آوازیں سنائی نہ دے رہیں تھیں۔ عمران نے مشین ہٹا کر بھلی کی سی تیزی سے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے مارٹن کو اٹھا کر کاندھے پر لا دا اور پھر اسے اٹھائے وہ تیزی سے اس کرنے کی عقبی دیوار میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا دوسرا طرف ایک طویل لیکن تیک راہداری تھی۔ عمران نے بے ہوش مارٹن کو اس راہداری میں اچھال دیا اور پھر وہ تیزی سے مڑک رہا پس کرنے کے میں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو صدر اور تنوری دونوں بیرونی دروازے کی سائیڈوں میں موجود تھے۔ باہر راہداری میں کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ اندر موجود افراد کو تھیا رہا لئے کی بدلایت کر رہا تھا۔

”آ جاؤ۔“..... عمران نے آہستہ سے کہا تو وہ دونوں بھلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے اندر وہی دروازے کی طرف آگئے۔ ان کے راہداری میں داخل ہوتے ہی عمران نے بھاری دروازہ بند کر کے اسے اندر سے لاک کر دیا۔

”آ جاؤ۔“..... عمران مڑک رہا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کی عقبی راہداری میں اس نے بے ہوش مارٹن کو اچھالا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ راہداری میں داخل ہوا اور ایک سائیڈ پر بہت گیا۔ صدر اور تنوری بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے تو عمران نے یہ دروازہ بھی بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

”اسے گولی مار دو تنوری۔“..... عمران نے فرش پر بدستور بے ہوش پڑے ہوئے مارٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ صدر بھی اس کے پیچھے تھا۔ دوسرے لمحے راہداری مشین پسل کے دھا کوں سے گونج آئی۔ راہداری آگے جا کر تھوڑی سی مڑتی تھی اور پھر آگے بند دیوار تھی لیکن سائیڈ پر موجود مخصوص انداز کے ہٹ کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ اس ہٹ کی مدد سے یہاں دروازہ نمودار ہوتا ہے۔ اس نے ہٹ کو کھینچا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں کھسک گئی۔ باہر ایک تیک سی گلی تھی جس میں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ عمران، صدر اور تنوری تینوں دیوار میں پیدا ہونے والے خلا کو کر اس کر کے باہر گلی میں پہنچ گئے۔ یہ گلی ایک سائیڈ سے بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر سڑک تھی۔ جس پر ٹرینیک روائی دواں تھی۔

”ماں ک اتار دو۔“..... عمران نے اپنے چہرے اور سر پر موجود ماں ک اتار کر کوڑے کے ایک ڈرم میں پھینکتے ہوئے کہا تو صدر اور تنوری نے ماں ک اتار کر ڈرم میں پھینک دیئے۔ اسی لمحے سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار خود بخود برابر ہو گئی۔ شاید یہ آٹو میک نظام تھا۔ عمران نے جیب سے چٹا سا ماں ک میک اپ باکس نکال لیا۔ اس میں سے تین مختلف ماں ک نکال کر اس نے باکس کو بند کر کے واپس اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور ایک ایک ماں ک اس نے صدر اور تنوری کو دے کر تیسرا اپنے چہرے پر چڑھا کر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو تھپتھانا شروع کر دیا۔ وہ تینوں ڈرموں کی قطار کے پیچھے کھڑے تھے۔ اس لئے وہ سڑک سے کسی کو نظر نہ آسکتے تھے۔ صدر اور تنوری نے بھی اس کی پیروی کی۔

”آ جاؤ بکل چلیں۔“..... عمران نے مطمئن انداز میں کہا اور پھر وہ ڈرموں کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے گلی کے آخر میں پہنچ گئے اور پھر وہاں سے مڑک پہنچ کر وہ بائیں ہاتھ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی تو عمران نے اسے شارکا لوں کی نزدیکی مارکیٹ کا

پتہ بتا دیا جہاں اس نے رہائش گاہ حاصل کی تھی اور جس میں وہ کیپن ٹکلیل اور جولیا کو چھوڑ کر آئے تھے۔ لیکسی نے انہیں تھوڑی دیر بعد اس مارکیٹ کے آغاز میں ڈرائپ کر دیا اور پھر وہاں سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل چلتا ہوا شارکالوں میں داخل ہو کر اس رہائش گاہ تک پہنچ گیا۔

”ارے یہ کیا۔ جاتے ہوئے تو دوسرا میک اپ تھا آتے ہوئے بدل گیا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے؟“..... جولیا نے ان تینوں کو دیکھتے ہی حرمت بھرے لبجھ میں کہا۔ کیپن ٹکلیل کی آنکھوں میں بھی حرمت کے تاثرات موجود تھے۔

”ہا۔ خاص الخاص بات ہو گئی ہے؟“..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ اس کے لبجھ میں تشویش کی جھلک نمایا تھی۔

”کیا ہوا تنور؟“..... جولیا نے قدرے بے چین لبجھ میں تنور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران آسانی سے کچھ نہ بتائے گا۔

”مجھے تو خود معلوم نہیں ہے؟“..... تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر مختصر الفاظ میں فاکسن اور پھر مارٹن سے ملنے تک کی تفصیل بتا دی۔

”مارٹن سے عمران علیحدگی میں کوئی پوچھ چکھ کرتا رہا ہے۔ پھر اچانک حملہ ہو گیا؟“..... تنور نے آخر میں بتایا۔

”تم بتاؤ عمران۔ کیا ہوا؟“..... جولیا نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”صورت حال یکسر تبدیل ہو گئی ہے۔ سی ناپ فارمولہ ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہے؟“..... عمران نے سمجھدہ لبجھ میں کہا تو نہ صرف جولیا بلکہ باقی سارے ساتھی بھی بے اختیار چونکہ پڑے کیونکہ اس بات کا علم تو انہیں بھی نہ تھا۔

”کیا مطلب۔ سی ناپ فارمولہ تو تم نے کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوادیا تھا۔ وہ تو وہاں پہنچنے والا ہو گا؟“..... جولیا نے یقین نہ آنے والے لبجھ میں کہا۔

”میرا بھی یہی خیال تھا لیکن اب ایسا نہیں ہوا۔ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ میری انٹریشنل فون کل کہیں سنی جا رہی ہے اور سی ناپ فارمولے کے بارے میں بات مارک کر لی جائے گی؟“..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کھل کر بتاؤ؟“..... جولیا نے قدرے جھلانے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”میں نے کوریئر سروس کے ذریعے سی ناپ فارمولہ بھجوادیا اور پھر انٹریشنل فون کال بوٹھ سے میں نے سرسلطان کو کال کر کے اس بارے میں تفصیل بتائی۔ اس میں سی ناپ فارمولے کا نام بھی لیا گیا اور کوریئر سروس کا بھی۔ اس کال کو یہاں کے ایک گروپ بلیک سروس کا ایک آدمی سن رہا تھا۔ اس نے نہ صرف سی ناپ فارمولہ کو کوریئر سروس سے حاصل کر لیا بلکہ میری نگرانی کرو کر ہمارے ہوٹل البانو تک بھی پہنچ گئے۔ چونکہ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے میں نے نگرانی بھی مارک نہ کی۔ یہ فارمولہ کو کوریئر سروس سے بلیک سروس کے مارٹن تک پہنچا اور مارٹن نے اسے بلیک سروس کے چیف کنگ تک پہنچا دیا اور خود مارٹن نے پروٹو گروپ کو ہاڑ کیا تاکہ ہمارا خاتمہ کرایا جاسکے۔ ادھر نا سکو گروپ جس نے یہ فارمولہ پاکیشیا سائنسدان سے حاصل کیا تھا اور جس کے چیف جیئن ٹوکی پر سٹل سیکرٹری کے ذریعے ہماری رسائی اس خصوصی لا کر تک ہوئی تھی جس میں سی ناپ فارمولہ موجود تھا اور جہاں سے ہم نے خاموشی سے اسے حاصل کیا تھا، اسے یہ علم ہو گیا کہ فارمولہ بلیک سروس کے پاس پہنچ چکا ہے۔ یہاں حکومت ساؤنڈن کا ایک نمائندہ موجود ہے جس کا نام شارک ہے۔ شارک اس فارمولے کا سودا حکومت ساؤنڈن سے کرا رہا تھا کہ جیئن ٹوکی کو علم ہو گیا اور وہ شارک کے پاس پہنچ گیا۔ شارک نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ اب موجودہ صورت حال یہ ہے کہ اس فارمولے کی خاطر نا سکو اور بلیک سروس ایک دوسرے سے نگرارہے ہیں۔ میں نے مارٹن سے بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو کچھ نہ بتایا البتہ میں نے اس کی فون پر بات کنگ سے کرادی۔ اس طرح مجھے کنگ کا فون نمبر معلوم ہو گیا۔ کنگ انتہائی گھٹیا سی ناپ بدمعاش ہے۔ مارٹن کی بات اسے بری گئی۔ اس لئے اس نے فوری طور پر مارٹن کی ہلاکت کا حکم دے دیا۔ جن حملہ آوروں نے مارٹن کے آفس پر حملہ کیا تھا وہ بلیک سروس کے ہی لوگ تھے۔ میں نے مارٹن کو بے ہوش کر کر کے عقبی راہداری میں لے جا کر فائرنگ کے ذریعے ہلاک کر دیا کیونکہ اگر وہ کنگ کو

کری پر راؤز میں جکڑا ہوا خمی حالت میں ملتا تودہ لازماً سمجھ جاتے کہ اس پر تشدید ہوا ہے اور اس سے سیٹاپ فارمولہ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اب وہ ایسا نہ سمجھ سکیں گے اس لئے اب ہم فی الحال آزاد ہیں۔ عمران نے انتہائی سمجھیدہ لمحے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تواب یہ فارمولہ میں دوبارہ حاصل کرنے پڑے گا۔“..... صدر نے کہا۔

”ہا۔ اور اس سے پہلے کہ اس فارمولے کا سودا کسی حکومت سے ہو جائے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”اگلواری پلیز“..... رابط قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

”چیف کمشنر آفس سے ڈبرٹ بول رہا ہوں۔ ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر ہے۔ یہ معاملہ سرکاری اور انتہائی اہم ہے اس لئے آپ پوری توجہ اور تسلی سے معاٹے کو ڈیل کریں۔“..... عمران نے انتہائی خشک اور تحکمانہ لمحے میں کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے موڈبانہ لمحے میں کہا گیا تو عمران نے وہ نمبر بتا دیا جس پر اس نے ماژن کی کنگ سے بات کرائی تھی۔

”ہولڈ کریں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور فون لائن پر خاموشی چھا گئی۔

”پیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں؟“..... چند لمحوں بعد اگلواری آپ پریئر کی آواز سنائی دی۔

”لیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”سر یہ نمبر کنگ ایڈورڈ کے نام پر شاہری روڈ پر واقع شارکلب میں نصب ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اچھی طرح چیک کر لیا ہے تم نے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اسٹ اٹاپ سیکرٹ اور تم نے اس نمبر پر کسی اطلاع نہیں دیتی کہ اس نمبر کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں ورنہ تم جانتی ہو کہ کیا ہو گا۔“..... عمران نے انتہائی خست لمحے میں کہا۔

”میں اپنی ذمہ داری سمجھتی ہو سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔“..... عمران نے کہا اور رسیور کھو دیا۔

”ہم نے فوری طور پر وہاں ریڈ کرنا ہے اور فارمولہ واپس حاصل کرنا ہے۔ ایک ایک لمحہ تیقینی ہے۔“..... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیے۔☆



جیرٹو انتہائی بے چینی کے عالم میں اپنے آفس میں کافی دیر سے مسلسل ٹہل رہا تھا۔

”میں اس کنگ کو پیس ڈالوں گا۔ اب یا ناسکورا گونا میں رہے گا یا بلیک سروس“..... جیرٹو نے بڑ بڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سے ٹہل رہا تھا اور اسی طرح مسلسل بڑ بڑا رہا تھا کہ اچا نک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو جیرٹو فون پر اس طرح جھپٹا جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

”لیں“..... جیرٹو نے رسیور اٹھا کر تیز لبجے میں کہا۔

”ہیری بول رہا ہوں بس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ جو پا کیشیائی البانو ہو ٹوں میں رہ رہے تھے ان پر پروٹو گروپ کے چار قاتلوں نے اچا نک حملہ کیا لیکن بعد میں وہ پا کیشیائی پر اسرا طور پر کمرے سے غائب ہو گئے جبکہ پروٹو گروپ کے چاروں قاتلوں کی لاشیں اس کمرے سے دستیاب ہوئیں۔ اس کے بعد تین ایکری بی پروٹو ہو ٹوں میں گئے اور انہوں نے وہاں بتایا کہ ان کا تعلق لوگن کے راسٹر گروپ سے ہے اور وہ پروٹو کے چیف فاکسن سے ملتا چاہتے ہیں۔ وہاں کا ڈنٹر پر موجود فاکسن کے آدمی نے ان سے بد تیزی کی تو انہوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اسے لڑائی میں لخت دے دی جس فاکسن نے انہیں اپنے آفس میں بلا لیا اور اپنے آدمی کو گولی مار کر باہر جھینکنے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد اچا نک معلوم ہوا کہ راسٹر گروپ کے تینوں آدمی واپس چلے گئے ہیں اور فاکسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ فاکسن کے نمبر تو سے معلوم ہوا کہ پروٹو گروپ کو ان پا کیشیائیوں کے خلاف بلیک سروس کے مین مارکیٹ کے مارٹن نے ہائز کیا تھا۔ پھر مارٹن کے پاس تین ایکری بی پنچ اور انہوں نے اپنے آپ کو لوگن کے لارڈ گروپ کے آدمی بتایا۔ مارٹن نے انہیں اپنے آفس میں بلا لیا۔ اس دوران مارٹن نے شاید اپنے چیف کنگ سے فون پر کوئی ایسی بات کی کہ کنگ نے مارٹن کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا اور بلیک سروس کا ایکشن گروپ وہاں پنچ گیا لیکن وہاں مارٹن کے آفس کی طرف سے ان کا باقاعدہ مقابلہ کیا گیا۔ انہوں نے مارٹن کے آفس پر میزائل فائر کر دیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ لارڈ گروپ کے تینوں آدمی عقبی طرف سے غائب ہو گئے ہیں جبکہ مارٹن کی لاش عقبی راہداری سے ملی ہے۔ اسے گولیوں سے چھلنی کیا گیا تھا۔“ ہیری نے موڈ بانہ لبجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ بلیک سروس کیخلاف یہ ساری کارروائی پا کیشیائی ایجنسٹ کرتے پھر رہے ہیں“..... جیرٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لیں بس“..... دوسرا طرف سے جواب دیا گیا۔

”لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ مجھے ہر صورت میں وہ فارمولہ لا چاہئے“..... جیرٹو نے کہا۔

”باس۔ میرا خیال ہے کہ ان پا کیشیائی ایجنسٹوں کو یقیناً اس بات کا علم مارٹن سے ہو چکا ہے کہ فارمولہ کنگ کے پاس ہے اس لئے اب وہ فارمولہ حاصل کرنے کے لئے کنگ کے خلاف کام کریں گے اور اگر ہم ان کی نگرانی کریں تو ہم ان سے آسانی سے فارمولہ حاصل کر سکتے ہیں“..... ہیری نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ہم انتظار میں بیٹھے رہیں نہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ ہم نے خود اس کنگ سے فارمولہ حاصل کرنا ہے۔ تم نے شارکلب پر حملہ کرنے کا حکم دیا ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں مجھے بتاؤ“..... جیرٹو نے تیز لبجے میں کہا۔

”باس۔ میں نے پہلے معلومات حاصل کرائی ہیں اور میری معلومات کے مطابق کنگ اس وقت شارکلب سے غائب ہو چکا ہے اور اسکے ساتھ ہی شارکلب میں بلیک سروس نے باقاعدہ سائنسی ریڈ ٹریپ نصب کر دیا ہے تاکہ ہمارے آدمی اگر شارکلب پر حملہ کریں تو وہ نکھیوں کی طرح ہلاک ہو جائیں اور یقیناً کنگ فارمولہ اپنے ساتھ لے گیا ہو گا اسلئے ان حالات میں شارکلب پر حملہ کرنا سوائے حماقت کے کچھ نہیں ہے“..... ہیری نے کہا۔

”تو پھر معلوم کرو کہ کنگ کہاں گیا ہے“..... جیرٹو نے کہا۔

”وہ جہاں بھی گیا ہے بس۔ بہر حال وہ شارک سے ضرور رابطہ کرے گا اس لئے میں نے اس کی تلاش کیسا تھا شارک کی نگرانی بھی

شروع کرادی ہے۔ جیسے ہی شارک سے اس کا رابطہ ہوا تھیں علم ہو جائے گا اور ہم بھوکے چیزوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔..... ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن شارک انتہائی عیار آدمی ہے۔ وہ ساڑاں حکومت کے لئے کم قیمت پر فارمولہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دیکھتے رہ جائیں اور فارمولہ ساڑاں حکومت کی تحویل میں چلا جائے۔ ایسی صورت میں پھر ہم فارمولہ بھی بھی حاصل نہ کر سکیں گے۔..... جیرٹونے کہا۔

”باس۔ ساڑاں حکومت یہاں را گونا میں تو نہیں ہے۔ شارک اگر فارمولہ حاصل کرے گا تو لامالہ یا خود وہ ساڑاں جا کر اسے حکومت کی تحویل میں دے گا یا ساڑاں سے یہاں آدمی منگوائے گا اور تیری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ وہ لوٹن جائے اور ساڑاں سفارت خانے کے حوالے فارمولہ کرے اور چوتھی اور آخری صورت یہ ہے کہ فارمولہ کو ریسروس کے ذریعے ساڑاں بھجوائے۔ یہ ساری صورتیں میرے سامنے ہیں اور میں نے اس سلسلے میں مکمل بندوبست کر رکھا ہے۔ ایک ایک لمحہ کی اطلاع مجھے مل رہی ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ جیسے ہی بات آگے بڑھی ہم فارمولہ حاصل کر لیں گے۔..... ہیری نے کہا۔

”ویری گذ ہیری۔ تم واقعی ناسکو کا دماغ ہو۔ ویری گذ۔ اب مجھے مکمل اطمینان ہو گیا ہے کہ ہم فارمولہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور تمہیں اس کا خصوصی انعام ملے گا۔..... جیرٹونے خوش ہو کر کہا۔

”شکریہ بس۔ آپ کی یہ تعریف ہی میرے لئے انعام ہے۔ میرے آدمی پاکیشائیوں کو بھی تلاش کر رہے ہیں۔ میں انہیں بھی نظر وہ میں رکھنا چاہتا ہوں۔..... ہیری نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے ساتھ ساتھ اطلاع دینے رہتا۔..... جیرٹونے اس بار اطمینان بھرے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر واقعی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ میز کی دوسری طرف موجود کری پاٹھیناں سے بیٹھ گیا اور پھر ایک خیال کے آتے ہی اس نے چونک کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے دونبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں بس۔..... دوسری طرف سے اس کی پرنسل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”راکسن سے میری بات کراؤ۔..... جیرٹونے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی نجٹھی تو اس نے رسیور دوبارہ اٹھایا۔

”لیں۔..... جیرٹونے کہا۔

”راکسن لائن پر ہے بس۔..... دوسری طرف سے اس کی پرنسل سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ جیرٹو بول رہا ہوں۔..... جیرٹونے کہا۔

”راکسن بول رہا ہوں جیرٹو۔ خیریت۔ کیسے کال کیا ہے۔..... دوسری طرف سے بے تکلفانہ لجھے میں کہا گیا۔

”راکسن تم بڑے طویل عرصے تک ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنٹیوں میں شامل رہے ہو۔ کیا تم پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔..... جیرٹونے کہا۔

”ہا۔ لیکن تمہارا ان سے کیا تعلق بن گیا ہے تم تو را گونا میں ہو اور را گونا تو ایکریمیا کی کافی دور دراز اور قدرے کم اہمیت کی حامل ریاست ہے۔..... راکسن نے جیرٹ بھرے لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا ان سے ابھی تک براہ راست تعلق تو نہیں بنا لیکن کسی بھی وقت بن سکتا ہے۔ تم بتاؤ تو سہی کہ یہ کون لوگ ہیں بلکہ کس قسم کے لوگ ہیں۔..... جیرٹونے کہا۔

”یہ دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ سروں سمجھی جاتی ہے۔ انتہائی تیز، فعال اور ذہین لوگ ہیں۔ بڑی سے بڑی سیکرٹ ایجنٹیوں کے مقابلے پر آ کر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح ڈھیر ہو جاتی ہے لیکن تم تو بد معاشوں کے گروپ چلاتے ہو جبکہ سیکرٹ ایجنٹیاں تم جیسے

لوگوں سے تعلق نہیں رکھتیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھے تفصیل سے سب کچھ بتا دو۔ پھر میں تمہیں یقیناً کوئی بہتر مشورہ دے سکوں گا،”..... راکسن نے کہا تو جیرٹونے اسے سی ناپ فارمولہ حاصل کرنے اور پھر اس کے غائب ہو جانے سے لے کر اس کا گنگ کے پاس پہنچنے اور اب ہیری کی طرف سے ملنے والی معلومات کی تفصیل بتا دی۔

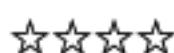
”ویری بیڈ جیرٹو۔ تم نے یہ کام کر کے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مار لی ہے۔ تم نے عمران کا نام لیا ہے اور یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب سے خطرناک ایجنت ہے اور بس قدرت نے تمہیں موقع فراہم کیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے خاموشی سے فارمولہ حاصل کر لیا اور وہ یقیناً فارمولہ بھجوا کر خود بھی واپس چلے جاتے کیونکہ یہ لوگ صرف اپنے مقصد کے تحت کام کرتے ہیں اور ان کا مقصد صرف فارمولہ حاصل کرنا تھا لیکن گنگ کی مداخلت کی وجہ سے معاملات خراب ہو گئے۔ اب میرا مشورہ یہی ہے کہ تم انہیں تلاش کر کے ان سے خود مل لو اور اپنے فعل کی معافی مانگ کر اس فارمولے سے تعلق ہو جاؤ۔ اس میں تمہاری اور تمہارے گروپ کی بہتری ہے۔ جہاں تک گنگ سے فارمولے کا حصول ہے وہ ان لوگوں کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہی گنگ ان کے مقابل کھڑا ہو سکتا ہے۔ وہ خود ہی ختم ہو جائے گا،”..... راکسن نے کہا تو جیرٹو نے چہرے پر قدرے غصے اور جھنجلاہٹ کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”کیا یہ لوگ مافوق الفطرت قوتوں کے حامل ہیں جو تم مجھے ان سے اس قدر رُذ رار ہے ہو،“..... جیرٹو نے جھنجلاتے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”میرا کام تمہیں سمجھانا تھا وہ میں نے سمجھا دیا ہے۔ اب تم کیا کرتے ہو یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے،“..... راکسن کے لبجھ میں بھی ناراضگی کا غصہ ابھر آیا تھا۔

”اوکے۔ بے حد شکریہ،“..... جیرٹو نے کہا اور سیبور رکھ دیا۔

”ہونہہ۔ ناسن۔ چونکہ خود سیکرٹ ایجنسیوں میں رہا ہے اس لئے ان کی ہی تعریف کر رہا ہے۔ ناسن۔ ایک بار ہیری انہیں تلاش کر لے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کیا حیثیت رکھتے ہیں،“..... جیرٹو نے ریسیور رکھ کر بڑا تھا ہوئے کہا اور پھر انہوں کروہ عقیقی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے انتہائی قیمتی شراب کا نٹاک رکھا ہوا تھا اور اس کی عادت تھی کہ جب وہ چنانی طور پر الجھ جاتا تو پھر مسلسل شراب پینا شروع کر دیتا تھا اس طرح اس کا ذہن نارمل ہو جایا کرتا تھا۔



عمران نے کارشارکلب کے جہازی سائز کے بند گیٹ کے سامنے روکی۔ گیٹ سے باہر مشین گنوں سے مسلح دو فراد بڑے چونکے انداز میں کھڑے تھے۔ ڈرائیور گیٹ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ گیٹ سیٹ پر جولیا اور عقبی گیٹ پر صدر، تنور اور کپیشن ٹکلیں موجود تھے۔ وہ سب ایکری یہی میک اپ میں تھے اور ان کے جسموں پر سوت تھے جبکہ جولیا نے پینٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ عمران نے ایک کارڈینگ اجنبی کوفون کر کے ان سے طاقت ور انجمن والی جدید ماڈل کی کار میگواںی تھی اور یہاں آنے سے پہلے وہ لوگ ایک ایسی مارکیٹ کا چکر لگا آئے تھے جہاں سے انہیں جدید ترین اسلحہ ملتا تھا۔ چنانچہ اس وقت ان کے جیبوں میں مشین پسلوں کے ساتھ ساتھ ایسے جدید ترین بم موجود تھے جو ہر قسم کے راستوں کو کھول سکتے تھے۔ عمران کو یقین تھا کہ کنگ کا آفس یقیناً کلب کے نیچے تھہ خانوں میں ہو گا اور چونکہ اس کا انکرا اٹا سکو سے ہے اس لئے اس نے یقیناً راستے بند کر کر ہوں گے۔

”لیں سر“..... ایک مسلح محافظ نے کار رکتے ہی عمران کے قریب آ کر قدرے جھکلے دار لبھ میں کہا۔ یہ انداز غنڈوں اور بدمعاشوں کا ساتھا۔

”ہم ناراک سے آئے ہیں۔ ہم نے شارکلب کی بڑی تعریف سن رکھی ہے۔ کیا واقعی یہ تعریف کے قابل ہے“..... عمران نے غالباً ایکری لبھ میں کہا۔

”لیں سر۔ لیکن یہ را گونا کا سب سے مہنگا کلب ہے۔“..... مسلح آدمی نے قدرے طغیہ لبھ میں کہا۔

”واہ۔ پھر تو ہمارے شایان شان ہے لیکن کیا اندر جانے کے لئے ہمیں کوئی خاص طریقہ استعمال کرنا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”جی آپ عقبی طرف سے چلے جائیں۔ وہاں کار پار کنگ ہے اور راستہ بھی ادھر سے ہے۔ ادھر سے صرف ریڈ کارڈ ہو لڈر اندر جاسکتے ہیں۔“..... مسلح آدمی نے جواب دیا۔

”یہ ریڈ کارڈ کہاں سے ملتے ہیں؟“..... عمران نے حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”یہ ملتے نہیں ہیں۔ چیف کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ خاص خاص لوگوں کو۔“..... مسلح آدمی نے کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔

”اچھا چلو۔ عقبی طرف سے ہی سہی۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔

”میرا خیال ہے کہ راستہ اسی طرف سے ہو گا۔ دوسرا طرف سے نہیں ہو گا۔“..... عقبی گیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔

”اب کیا کیا جائے۔ مجبوری ہے۔ اگر پہلے ان کاریڈ کارڈ کا پتہ ہوتا تو چلوکی پر یہ سے چھپوا کر ساتھ لے آتے۔“..... عمران نے کہا اور اگلی سڑک پر اس نے کار موزڈی۔ چند لمحوں بعد وہ اس بلڈنگ کی عقبی سائیڈ گیٹ پر گئے تو وہاں واقعی چھائیک کھلا ہوا تھا اور ایک طرف وسیع پار کنگ بنی ہوئی تھی جس میں رنگ برگی کاریں موجود تھیں۔ کلب میں آنے جانے والوں کی تعداد خاصی تھی لیکن وہ سب اپنے لباس، انداز اور چال ڈھال سے جرام پیشہ افراد ہی لگ رہے تھے لیکن یہ جرام پیشہ پست طبقے کی بجائے قدرے اوپر خیڑے کے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔ پار کنگ میں کار چھوڑ کر جب وہ میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگے تو یہ بات انہوں نے خاص طور پر مارک کی تھی کہ کلب میں آنے جانے والوں میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بے حد کم تھی۔ میں گیٹ سے جب وہ بڑے ہال میں داخل ہوئے تو وہاں غشیات کے غلیظ و ہوئیں کے ساتھ ساتھ شراب کی تیز بوجی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ سائیڈ پر ایک اور ہال نظر آرہا تھا جس میں جوئے کی میزیں رکھی ہوئی تھیں اور جن پر بڑے زور و شور سے جواہور ہاتھا۔ اس جوئے والے ہال میں البتہ مشین گنوں سے مسلح افراد چلتے پھرتے نظر آرہے تھے جبکہ اس ہال میں شراب نوشی بھی ہو رہی تھی۔ ایک طرف کا ڈنٹر تھا جس کے پیچے دونوں جوان موجود تھے جن میں سے ایک تو کا ڈنٹر پر موجود بڑے سے رجڑ میں اندر اجات کرنے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا سامنے فون رکھے خاموش کھڑا تھا۔

”ہیلو مسٹر۔“..... عمران نے اس کے سامنے جا کر با قاعدہ ہاتھ کو اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا تو نوجوان کے چہرے پر یک لفت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

”میں دیکھ رہا ہوں تم لوگوں کو۔ کیا بات ہے؟“..... نوجوان نے تلخ لبھ میں کہا۔ دوسرا نوجوان بھی سراٹھا کر اپنے ساتھی کو اور انہیں دیکھنے لگا۔

”ریڈ کارڈ چاہئیں“..... عمران نے بڑے لاپواہ سے لبجے میں کہا تو دونوں نوجوان بے اختیار اچھل پڑے۔ ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ریڈ کارڈ کیا مطلب“..... اس نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس کا الجھ بتا رہا تھا کہ وہ ریڈ کارڈ کے بارے میں سب جانتا ہے ”کس کا مطلب۔ ریڈ کا یا کارڈ کا۔ کس کا مطلب بتاؤں مسٹر“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام سکاٹ ہے۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ ریڈ کارڈ کیا ہوتا ہے۔ آپ کیوں ریڈ کارڈ کی بات کر رہے ہیں“..... اس نوجوان نے کہا۔

”اس لئے کہ ہم نے شاہری والے گیٹ سے اندر جانا ہے جبکہ ہمارے پاس ریڈ کارڈ نہیں ہیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر آپ کو کیلارڈ صاحب سے ملتا ہوگا۔ مبتخر صاحب سے۔ وہی اس کا بندوبست کر سکتے ہیں“..... سکاٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور چند نمبر یکے بعد دیگرے پر لیں کر دیئے۔

”سکاٹ بول رہا ہوں جناب۔ میں ہال کا ڈنٹر سے۔ یہاں ایک ایکر بھی خاتون اور چار ایکر بھی مرد موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں ریڈ کارڈ چاہئیں تاکہ وہ شاہری گیٹ سے اندر جاسکیں“..... سکاٹ نے کہا۔ پھر دوسرا طرف سے بات منثار ہا۔

”لیں سر“..... اس نے بات سن کر جواب دیا اور پھر رسیور کہ کروہ کا ڈنٹر سے باہر آ گیا۔

”رو جرم خیال رکھنا۔ میں ان صاحبان کو بس کے آفس تک پہنچا کر آتا ہوں“..... سکاٹ نے کا ڈنٹر پر موجوداً پنے ساتھی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”آئیے جناب“..... سکاٹ نے ایک طرف موجود لفت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جس پر پیش کی پلیٹ موجود تھی۔ اس نے سائیڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو لفت کا دروازہ کھل گیا اور پھر وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے تو لفت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ دوسرے لمحے لفت ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھنے لگی۔ چند لمحوں بعد لفت رک گئی تو سکاٹ نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی خاموشی سے باہر آ گئے۔ یہ ایک نگہ سی راہداری تھی جس میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد دیواروں پر پشت لگائے کھڑے تھے۔ وہ انہیں دیکھ کر چونک کر سیدھے ہوئے لیکن پھر سکاٹ کی وجہ سے شاید انہوں نے کوئی حرکت نہ کی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ سکاٹ نے دروازے کی سائیڈ پر دیوار پر کہ سے لٹکا ہوا فون چیس اتارا اور اس پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”سکاٹ بول رہا ہوں بس۔ ریڈ کارڈ حاصل کرنے والے مہمان دروازے پر موجود ہیں“..... سکاٹ نے انتہائی مودباز لبجھ میں کہا۔

”لیں بس“..... سکاٹ نے کہا اور بٹن کو دوبارہ پر لیں کر کے اسے رسیور کوک سے لٹکا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ خود بخود ہی کھلتا چلا گیا۔

”تریف لے جائیے“..... سکاٹ نے ایک طرف بہتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخر میں ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ڈارک براون رنگ کا سوت پہننا ہوا تھا۔ اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جھی ہوئی تھیں۔

”تریف رکھیں جناب۔ میرا نام کیلارڈ ہے“..... نوجوان نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”ہمیں ریڈ کارڈ چاہئیں“..... عمران نے کہا۔

”تریف رکھیں۔ مجھے سکاٹ نے فون پر بتایا ہے“..... کیلارڈ نے کہا اور اپنی کری پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ عمران میز کی سائیڈ پر موجود کری پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے پیچھے ہی اس کے ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کمرے کا دروازہ خود بخود ہوند ہو گیا تھا۔

”آپ کو ریڈ کارڈ زکیوں چاہئیں“..... کیلارڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”کیونکہ ہم نے کنگ سے ملاقات کرنی ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”چیف بس تو را گونا سے باہر گئے ہوئے ہیں اور انکا کچھ پتہ نہیں کہ وہ کب واپس آئیں“..... کیلارڈ نے کہا تو عمران بے اختیار چونکہ پڑا۔

”کب گئے وہ“..... عمران نے پوچھا۔

”آج صبح“..... کیلارڈ نے جواب دیا۔

”چلیں ان سے فون پر بات کر دیں“..... عمران نے کہا۔

”مجھے فون نمبر معلوم نہیں ہے لیکن آپ مجھے بتائیں کہ آپ کوان سے کیا کام ہے۔ آپ کا کام ہو جائے گا“..... کیلارڈ نے کہا۔

”ہمیں سی ناپ فارمولہ چاہئے“..... عمران نے کہا تو کیلارڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انہائی حیرت کے تاثرات ابھرائے تھے۔ وہ اب اس طرح غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

”آپ کون ہیں۔ کیا آپ کا تعلق ناسکو سے ہے“..... کیلارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ناسکو سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو آپ کون ہیں“..... کیلارڈ نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”آپ بلیک سروس کے نمبر ٹو ہیں یا نمبر تھری“..... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اثاثاً سوال کرتے ہوئے کہا۔

”میں تو کلب کا منیخ ہوں اور بس۔ میرا بلیک سروس سے کیا تعلق“..... کیلارڈ نے جواب دینے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ ان معاملات میں نہ آئیں اور سیدھی طرح بتا دیں کہ کنگ کہاں ہے۔ ہم نے اس سے فارمولہ واپس حاصل کرنا ہے“..... عمران نے سرد لبھے میں کہا۔

”اب پہلے آپ کو اپنی شناخت کرنا ہو گا“..... کیلارڈ کا لمحہ یکخت بدلتا گیا۔ اسی لمحے سائیڈ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے اپنی مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔ ان کی انگلیاں مشین گنوں کے ٹریگروں پر اس طرح جبی ہوئی تھیں جیسے وہ کسی بھی لمحہ ٹریگر بادیں گے۔ شاید کیلارڈ نے کوئی خفیہ بٹن پر لیس کیا تھا۔

”اگر ہم اپنی شناخت کردا ہیں تو کیا آپ ہمیں کنگ سے ملادیں گے“..... عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لبھے میں کہا۔

”چیف بس یہاں موجود نہیں ہیں لیکن اگر آپ اپنی شناخت کردا ہیں تو میں چیف بس سے آپ کی فون پر بات کر سکتا ہوں“..... کیلارڈ نے جواب دینے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ تو پھر سن لو کہ میرا نام علی عمران اور میں پاکیشائی ہوں اور میرے ساتھی بھی پاکیشائی کی ملکیت تھا جسے ناسکو نے پاکیشائی سائنس دان کو ہلاک کر کے حاصل کیا۔ ہم نے اس فارمولے کو اس سے حاصل کر لیا تھا اور پھر ہم اسے پاکیشائی بھجوار ہے تھے کہ میں مارکیٹ کے مارٹن نے میری فون کا لکھا اور کنگ کو پہنچا دیا۔ ہم وہ فارمولہ حاصل کرنے آئے ہیں اور فارمولہ واپس پاکیشائی بھجوار کر ہم پھر ناسکو سے نہت لیں گے“..... عمران نے انہائی سرد لبھے میں کہا تو کیلارڈ بڑے حیرت بھرے اندماز میں عمران کو دیکھتا ہوا۔ اس کے ہونٹ بھپنچے ہوئے تھے اور پیشانی پر لکیریں سی ابھرائی تھیں۔

”مجھے یقین نہیں آرہا۔ کیا کوئی شخص ایسا میک اپ بھی کر سکتا ہے کہ مجھے جیسا شخص بھی اسے نہ پہچان سکے“..... کیلارڈ نے کہا۔

”بہر حال یہ حیرت بعد میں ظاہر کرتے رہنا۔ تم کنگ سے میری بات کراؤ میں نہیں چاہتا کہ بلیک سروس خواہ مخواہ درمیان میں رگڑی جائے اور سنو کنگ یہ فارمولہ فروخت کرنا چاہتا ہے اور ساڑا ان حکومت کے نمائندے شارک نے اسے ایک کروڑ ڈالر کی آفر کی ہے اور کنگ مان گیا ہے۔ تم اس سے میری بات کراؤ۔ میں اسے اس فارمولے کے عوض دو کروڑ ڈالر زادا کرنے کے لیے تیار ہوں“..... عمران نے کہا تو کیلارڈ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”تم۔ تم دو کروڑ ڈالر زیبھی ادا کرو گے۔ کیا واقعی“..... کیلارڈ نے کہا۔

”کیوں۔ کیا پا کیشیا دو کروڑ ادا نہیں کر سکتا۔ پا کیشیا بہت بڑا ملک ہے۔ ساڑا ان تو اس کے مقابلے میں بے حد چھوٹا ملک ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ میں نے تو تمہارے بارے میں کچھ اور سوچ رکھا تھا لیکن تم نے دو کروڑ کی آفر کر کے میرا فیصلہ تبدیل کر دیا ہے۔ صحیح ہے۔ میں چیف سے تمہاری بات کرا دیتا ہوں۔“..... کیلارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انھالیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔ عمران کی نظریں ڈال پر جبی ہوئی تھیں۔

”لا ڈر کا بیٹھن بھی پر لیں کروتا کہ ہمیں بھی تمہارے درمیان ہونے والی بات چیت کا علم ہو سکے۔“..... عمران نے اس کے ہاتھ نمبر ز سے انھا لینے کے بعد کہا تو اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر لا ڈر کا بیٹھن پر لیں کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور انھالیا گیا۔

”لیں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ ”کیلارڈ بول رہا ہوں چیف۔“..... کیلارڈ کا لہجہ انتہائی مودبانہ ہو گیا تھا۔

”کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔“..... دوسری طرف سے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا گیا۔

”چیف۔ پا کیشیائی ایجنسٹ میرے آفس میں موجود ہیں۔ وہ سی ناپ فارمولہ دو کروڑ ادا نمبر میں خریدنا چاہتے ہیں۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ پا کیشیائی ایجنسٹ اور تمہارے آفس میں۔ کیا مطلب۔“..... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جسے بولنے والے کو یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

”میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔“..... کیلارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شروع سے لے کر اب تک ہونے والی تمام بات چیت دوہراؤ۔

”صحیح ہے۔ اگر وہ واقعی فارمولہ خریدنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم انہیں کلب کا اکاؤنٹ نمبر دے دو۔ وہ اس اکاؤنٹ میں دو کروڑ ڈالر جمع کروادیں اور رسید بھی دے دیں تو تم مجھے کال کر لینا میں فارمولہ تمہیں بھجوادوں گا لیکن یہ آفر صرف چار گھنٹوں تک ہے کیونکہ چار گھنٹے بعد فارمولہ دوسری جگہ فروخت ہو چکا ہو گا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیں چیف۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”اور سنو۔ یہ پا کیشیائی لوگ بے حد مکار اور چالاک ہوتے ہیں اس لئے خیال رکھنا کسی چکر میں نہ آ جانا اور ہر طرح سے محتاط اور ہوشیار رہنا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیلارڈ نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ظاہر ہے چیف کو تو یہ معلوم نہ تھا کہ لا ڈر پسیکر کا بیٹھن پر لیں ہونے کی وجہ سے اس کا یہ فقرہ عمران اور اس کے ساتھی بھی ساتھ ہی سن رہے ہیں اس لئے اپنے طور پر اس نے کیلارڈ کو ہدایت کی تھی لیکن بہر حال کیلارڈ کو تو معلوم تھا کہ چیف کی بات لا ڈر کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی بھی سن رہے ہیں۔

”کوئی بات نہیں۔ چیف ایسی باتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ بہر حال آپ اپنا اکاؤنٹ نمبر دے دیں تاکہ میں دو کروڑ ڈالر ز اس اکاؤنٹ میں جمع کر دوں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیلارڈ نے میز کی دراز کھوئی اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اس کارڈ پر پینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر پہلے سے چھپا ہوا تھا۔ شاید بلیک سروس کا طریقہ یہی تھا کہ رقمات براہ راست پینک اکاؤنٹ میں ہی جمع کرائی جاتی تھیں اس لئے انہوں نے ایسے کارڈ چھاپ رکھے تھے۔

”اوے۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ ہم رسید لے کر حاضر ہوں گے۔“..... عمران نے ایک نظر کارڈ کو دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اٹھتے ہوئے کہا تو کیلارڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ تھی۔

”میں منتظر ہوں گا۔“..... کیلارڈ نے کہا تو عمران بغیر اس سے مصافحہ کئے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کر

خاموشی سے اس کے پیچے مڑ گئے۔ دروازہ خود بخوبی دکھلا اور وہ سب باہر آگئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس ہال میں پہنچے تو کاؤنٹر کے پیچے کھڑا ہوا کاش انہیں دیکھ کر بے اختیار چونکہ پڑا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن عمران اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ کیا تم واقعی دوکروڑا الرزدینے کے بارے میں سوچ رہے ہو؟..... ہال سے باہر آتے ہی جو لیانے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”اگر گانجھلی ہاتھوں سے کھولی جاسکتی ہو تو کیا ضروری ہے کہ دانتوں سے ہی کھولی جائے؟..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اب برآمدے سے نکل کر واپس پارکنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ اگر اسی بات ہے تو یہاں اس کلب کے جوئے خانے سے دوکروڑا الرزدینے جیتے جاسکتے ہیں۔..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے مگر یہ لوگ اور کلب اس کا برا منائیں گے کہ ان کی ہی جوتی ان کے منہ پر ماری جا رہی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں کام احوال اتنا اچھا نہیں ہے اور لوگ گھٹیا ناپ کے ہیں اس لئے اتنی بڑی رقم کی جیت شاید انہیں ہضم ہی نہ ہو سکے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہم اپنا فارمولہ ان بدمعاشوں سے کیا خود خریدیں گے؟۔ تو نور نے انتہائی غصیلے لجھے میں کہا۔

”میں بھی یہی کہہ رہی تھی۔ یہ ہماری تو ہیں ہے۔..... جو لیانے تو نور کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے سن انہیں کہ ہمارے پاس صرف چار گھنٹے ہیں اور جس جگہ کنگ موجود ہے وہاں اگر ہم فوری طور پر جہاز چارڑڈ کر کر بھی جائیں تب بھی تم گھنٹے لگ ہی جائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کہاں ہے وہ؟..... جو لیانے چونکہ کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا لارڈ نے جہاں فون کیا ہے میں نے ان نمبروں کو چیک کیا ہے۔ فون نمبر سے پہلے اس نے جو کوڈ پر لیں کیا ہے وہ ساتھ والی ریاست کنشا کا کا ہے اور یقیناً کنگ کنشا کا کے دار الحکومت میں ہوگا اور یہاں سے کنشا کا کے دار الحکومت جہاز پر جانے میں تم گھنٹے لگ جاتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو تم اس لئے یہ کام کر رہے ہو لیکن دوکروڑ کی رقم تو خاصی بڑی رقم ہے۔ اسے جیتنے میں بھی وقت لگ جائے گا اور پھر یہ ضروری نہیں کہ دوکروڑ کی رقم وصول کر کے بھی وہ فارمولہ میں دیں۔..... جو لیانے کہا۔ وہ سب باتیں کرتے آہستہ آہستہ پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”یہ چھوٹے درجے کے بدمعاشر ہیں اور ان بدمعاشوں میں بہر حال ایک یہی خوبی ہوتی ہے کہ یہ لوگ عام حالات میں وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ جہاں تک رقم کا تعلق ہے تو راگونا میں ایک کلب ہے جس کا نام لارڈز کلب ہے۔ وہاں کروڑوں کا جواہوتا ہے اور وہ بھی مشینی اس لئے وہاں سے دوکروڑ کی رقم جیت لینا کوئی مشکل نہیں ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جیرٹونے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شراب کی بوتل میز پر رکھی اور ہاتھ بڑھا کر رسور اٹھالیا۔  
”لیں“..... جیرٹونے تیز اور تحکمانہ لبھے میں کہا۔

”ہیری بول رہا ہوں باس“..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ ہیری کیا ہوا۔ کیا کنگ کا پتہ چل گیا ہے“..... جیرٹونے چونک کر پوچھا۔

”لیں باس اور انہائی حیرت انگیز خبر میں ہے“..... ہیری نے قدرے جو شیئے لبھے میں کہا۔

”سپنس مت پیدا کیا کرو۔ تفصیل سے بتاؤ“..... جیرٹونے پھاڑ کھانے والے لبھے میں کہا۔

”باس۔ کنگ نے شارک کوفون کر کے کہا ہے کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے سی ناپ فارمولے کا سودا دو کروڑ ڈالرز میں کر لیا ہے اور انہیں چار گھنٹے کا وقت دے دیا ہے۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹوں نے چار گھنٹوں کے اندر اندر دو کروڑ ڈالرز اس کے اکاؤنٹ میں جمع کر دیئے تو وہ فارمولہ انہیں دے دے گا اور اگر ایسا نہ ہو اتب وہ فارمولہ شارک کو فروخت کرے گا جس پر شارک نے اسے بہت خوفزدہ کرنے کی کوشش کی کہ پاکیشیائی ایجنٹ انہائی خطرناک ہیں۔ انہوں نے بلیک سروس کے بہت سے افراد کو جن میں مارٹن بھی شامل ہے ہلاک کر دیا ہے اور پھر چونکہ فارمولہ بھی ان کی ہی ملکیت ہے اس لئے حکومت پاکیشیائی بھی بھی دو کروڑ ڈالرز ادا نہیں کرے گی اور یہ آفر بھی انہوں نے کسی چکر کے تحت دی ہوگی۔ اس لئے وہ ان کے ٹریپ میں نہ آئے لیکن کنگ نے کہا کہ چونکہ وہ ان سے وعدہ کر چکا ہے اس لئے اب وہ چار گھنٹوں تک بہر حال انتظار کرے گا“..... ہیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا پاکیشیائی ایجنٹ کنگ تک پہنچ گئے ہیں“..... جیرٹونے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”نہیں جناب۔ شارک نے یہ بات کنگ سے پوچھی تھی تو اس نے بتایا کہ یہ بات چیت کیلارڈ کے ذریعے ہوئی ہے۔ وہ لوگ کیلارڈ کے پاس پہنچ تھے“..... ہیری نے جواب دیا۔

”کنگ کا معلوم ہوا کہ وہ کہاں ہے“..... جیرٹونے بے جملہ سے لبھے میں کہا۔

”میں نے کال ٹریس کر لی ہے چیف۔ شارک کو کال کنشا کاریاست کے دار الحکومت سے کی گئی ہے اور یہ بات بھی معلوم ہو چکی ہے کہ دار الحکومت ٹام میں بلیک سروس کا ایک بڑا کلب موجود ہے۔ اس کلب کا نام بھی شارکلب ہے۔ یہ کال شارکلب سے کی گئی ہے اس لئے کنگ بہر حال ٹام کے شارکلب میں موجود ہے“..... ہیری نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن ٹام تو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے۔ وہاں تک جہاز کے ذریعے پہنچنے پہنچنے بھی کافی وقت لگ جائے گا اور وہاں نا سکوکا بھی کوئی سیٹ اپ نہیں ہے اور اگر ہم وہاں گئے تو ہو سکتا ہے کہ اس دوران وہ فارمولہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دے اور پاکیشیائی ایجنٹ اسے لے کر را گونا سے نکل جائیں“..... کنگ نے کہا۔

”باس۔ یہی بات میرے ذہن میں بھی آئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں کیلارڈ کی گمراہی کرنی چاہیے کیونکہ فارمولے کی بات اگر اس کے ذریعے ہو رہی ہے تو لازماً فارمولہ بھی اس کے ذریعے پاکیشیائی ایجنٹوں تک پہنچ گا اور ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے بھی اسے حاصل کر سکتے ہیں یا پھر اسے کیلارڈ سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے“..... ہیری نے کہا۔

”ہم اسے پاکیشیائی ایجنٹوں تک کیوں پہنچ دیں۔ ہم پہلے کیلارڈ کو کیوں نہ کو کر لیں“..... جیرٹونے تیز لبھے میں کہا۔

”چیف۔ اگر ہم نے شارکلب پر حملہ کر دیا تو لاحالہ صورت حال بگڑ جائے گی۔ پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہوشیار ہو جائیں گے اور کنگ بھی فارمولہ نہیں بھیجے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ فارمولہ شارک کے ذریعے بر اہ راست حکومت ساڑاں کو بھجوادے اس طرح ہم فارمولہ حاصل نہ کر سکیں گے“..... ہیری

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہیری۔ لیکن یہ پاکیشیائی ایجنت کہاں ہیں۔ کیا تم نے انہیں ٹریس کر لیا ہے؟“..... جیرٹونے کہا۔

”چیف۔ انہیں ٹریس کرنے کے ضرورت ہی نہیں ہے۔ چار گھنٹوں کے اندر اندر انہوں نے بہر حال کیلارڈ سے ملتا ہے اور میں نے کیلارڈ کے نمبر ٹو جانسن کو بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ مجھے ان کے بارے میں بروقت اطلاع کر دیگا۔ ہمارے آدمی شارکلب کے پاس موجود ہوں گے اور نشاندہ ہی ہوتے ہیں، ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے اور فارمولہ ان سے حاصل کر کے انہیں ہلاک کر دیں گے۔ اس سے دو فائدے ہوں گے چیف۔ ایک تو یہ کہ ٹاسکوکا مکراڈ بیک سروس سے نہیں ہو گا کیونکہ بیک سروس فارمولہ فروخت کر کے رقم حاصل کر چکی ہو گی اس لئے اب اس فارمولے کا کیا ہوتا ہے اس سے انہیں کوئی مطلب نہیں ہو گا اور دوسرا فائدہ یہ کہ پاکیشیائی ایجنت بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس طرح ہمارا انتقام بھی پورا ہو جائے گا۔“..... ہیری نے کہا تو جیرٹو کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ ویری گذ ہیری۔ ویری گذ۔ یہ واقعی بے داغ پلانگ ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ ایکشن گروپ کے چیف واک کو حکم دے دیتا ہوں۔ وہ یہ ساری کارروائی مکمل کر لے گا۔“..... جیرٹونے کہا۔

”چیف۔ بہتر بھی ہے کہ واک کو سامنے نہ لایا جائے۔ واک اور اس کے گروپ سے بیک سروس کا ہر آدمی اچھی طرح واقف ہے۔ اگر کنگ کو اطلاع مل گئی کہ واک اور اس کے گروپ نے شارکلب کو گھیر کھا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ واک کے مقابلے پر اتر آئیں۔ اس طرح یہ پاکیشیائی ایجنت ہوشیار ہو سکتے ہیں اور معاملہ بھی بگزشتا ہے۔“..... ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن۔“..... جیرٹونے کہا۔

”باس۔ میرا گروپ عام طور پر سامنے نہیں آتا اس لئے میں اپنے گروپ کو وہاں بھجوادیتا ہوں۔ اس طرح تمام معاملات آسانی سے حل ہو جائیں گے۔“..... ہیری نے کہا۔

”لیکن یہ پاکیشیائی ایجنت اگر تمہارے گروپ کے قابو میں نہ آئے تو پھر۔ کیونکہ تمہارا گروپ مجری کرنے والا گروپ ہے ایکشن گروپ نہیں ہے۔“..... جیرٹونے کہا۔

”آپ یہ سب باتیں مجھ پر چھوڑی دیں چیف۔ میں ایسے آدمیوں کا انتخاب کروں گا جو ایکشن گروپ سے بھی تیز ثابت ہوں گے۔“..... ہیری نے انتہائی اعتماد بھرے لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن یہ سن لوک میں ناکامی کا لفظ نہیں سنوں گا۔“..... جیرٹونے تیز لمحے میں کہا۔

”ایسا نہیں ہو گا چیف۔ آپ بے فکر ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔“..... جیرٹونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگالی۔ ہیری کی باتوں سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ ہیری بہر حال فارمولہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور واقعی اس سے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ بیک سروس سے مکراڈ نہیں ہو گا اور دوسرا فائدہ یہ کہ پاکیشیائی ایجنت بھی ختم ہو جائیں گے اور یہ اس کے نقطہ نظر سے ٹاسکوکی بہت بڑی کامیابی تھی اس لئے وہ اب خاصا مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔



شارک کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ کنگ نے اسے فون پر بتایا تھا کہ اس نے دو کروڑ ڈالرز میں فارمولہ پا کیشیاں ایجنٹوں کو فروخت کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔ گواں نے بتایا تھا کہ اس نے چار گھنٹوں کی مہلت دی ہے لیکن شارک کو یقین تھا کہ حکومت پا کیشیاں کے لئے چار گھنٹوں کے اندر دو کروڑ ڈالرز ادا کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اس طرح فارمولہ پا کیشیاں ایجنٹ و اپس حاصل کر لیں گے جبکہ اس نے حکومت ساڑاں کو یقین دلار کھا تھا کہ وہ ایک کروڑ ڈالرز کی حقیر رقم میں ہر صورت میں ٹاپ فارمولہ حکومت ساڑاں کوہی دلانے گا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر فارمولہ حکومت کو نہ دلا سکتا تو اس کا اپنا مستقبل بھی تاریک ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس معاملے میں خاصا پریشان تھا۔ اچاک اس کے ذہن میں برق کے کوندے کی طرح ایک خیال آیا تو وہ چوک پڑا۔ اس نے جلدی سے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”فریڈ بول رہا ہوں فریڈ“..... شارک نے کہا۔

”اوہ۔ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا آج اتنے طویل عرصے بعد۔“ فریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ کیا کنگ کے شارکلب میں تمہارے گروپ کے آدمی موجود ہیں؟“..... شارک نے کہا۔

”ہاں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا مخبری کا سیٹ اپ کامیابی سے چل رہا ہے۔“..... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا تم میرے لئے ایک چھوٹا سا کام کر سکتے ہو۔ میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ دوں گا۔ شرط یہی ہے کہ کام درست انداز میں ہونا چاہئے۔“..... شارک نے کہا۔

”کام کیا ہے۔ یہ بتاؤ پہلے۔“..... فریڈ نے کہا تو شارک نے اسے فارمولے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

”پھر تم کیا چاہتے ہو۔“..... فریڈ نے تفصیل سننے کے بعد کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ یہ فارمولہ حکومت ساڑاں کوہی ملے۔“..... شارک نے کہا۔

”تو تم کنگ کو اڑھائی کروڑ ڈالرز کی آفر کرو۔ حکومت کے لئے یہ کون سا مشکل کام ہے؟“..... فریڈ نے کہا۔

”نہیں میں نے حکومت سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میں ایک کروڑ ڈالرز میں ہی فارمولہ حاصل کر دوں گا۔ اس طرح مستقبل میں مجھے بے حد آسانیاں مل جائیں گی اور پھر حکومت بھی ایک کروڑ ڈالر سے زیادہ ادا کرنے کے موڑ میں نہیں ہے۔“..... شارک نے کہا۔

”تو پھر تم مجھے کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو۔“..... فریڈ نے کہا۔

”میں چاہتا ہوں کہ مجھے بروقت معلوم ہو جائے کہ فارمولہ پا کیشیاں ایجنٹوں کو دے دیا گیا ہے یا نہیں اور ان پا کیشیاں ایجنٹوں کی بھی نشاندہی ہو جائے۔“..... شارک نے کہا۔

”یہ کام تو ہو سکتا ہے کیونکہ یہ کام میرے آدمی بخوبی کر سکتے ہیں۔“..... فریڈ نے کہا۔

”اوے۔ پھر تم یہ کام ضرور کرو۔ معاوضہ کی گلرت کرو۔ معاوضہ تمہیں مل جائے گا لیکن نشاندہی اور معلومات بروقت اور درست ملنی چاہئیں۔“..... شارک نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا۔ کیا اطلاع تمہارے آفس میں دی جائے؟“..... فریڈ نے کہا۔

”میری خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی نوٹ کرامن نے اس فریکوئنسی پر مجھے اطلاع دیتی ہے۔“..... شارک نے کہا۔

”اس جدید دور میں ٹرانسمیٹر کی بات کیوں کر رہے ہو۔ کیا تمہارے پاس موبائل فون نہیں ہے۔ اس پر بھی تواطع دی جا سکتی ہے۔۔۔۔۔ فریڈ نے کہا۔

”نہیں۔ موبائل فون محفوظ نہیں ہوتا کیونکہ موبائل فون کمپنی تمام کالوں کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتی ہے اور اس سے اہم معلومات خریدی جا سکتی ہیں جبکہ ٹرانسمیٹر کالوں کے سلسلے میں اسکی کوئی بات نہیں ہوتی اس لئے حکومت کے لئے کام کرنے والے اہم معاملات کے لئے موبائل فون استعمال نہیں کرتے۔۔۔۔۔ شارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ بہر حال فریکونسی بتا دو تمہیں اطلاع مل جائے گی۔۔۔۔۔ فریڈ نے کہا تو شارک نے اسے فریکونسی بتا دی۔ ”اوے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”سنو۔ مجھے ان پاکیشیائی ایجنسیوں کے جیسے، تعداد اور لباسوں کی تفصیل چاہئے۔ یہ بات نوٹ کرو۔۔۔۔۔ شارک نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں۔ تم چاہتے ہو کہ جیسے ہی یہ پاکیشیائی ایجنسی شارکلب سے باہر آئیں تم ان سے یہ فارمولہ حاصل کرو۔ تم فکر مت کرو۔ تمہیں بروقت اور پوری تفصیل مل جائے گی۔ اس کے بعد کام تمہارا اپنا ہوگا۔۔۔۔۔ فریڈ نے کہا۔

”اوے۔ میں تمہاری کال کاشدت سے منتظر ہوں گا۔۔۔۔۔ شارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”سمتھ کار پورشن۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ہائیڈن سے بات کرو۔۔۔۔۔ میں شارک بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ پارک نے سپاٹ لجھے میں کہا۔

”ہولڈ کریں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ہائیڈن بول رہا ہوں شارک۔ آج کیسے فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا بے تکلفا نہ تھا۔

”پیش فون نمبر بتاؤ۔۔۔۔۔ شارک نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اچھا۔ نوٹ کرو۔۔۔۔۔ ہائیڈن نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔ شارک نے کریڈل دبایا اور پھر چند لمحوں تک وہ کریڈل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ اٹھایا اور ہائیڈن کے میانے ہوئے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”ہائیڈن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی براہ راست ہائیڈن کی آواز سنائی دی۔

”ہائیڈن تمہارا خصوصی گروپ کیا ایک اہم کام کرے گا۔۔۔۔۔

شارک نے کہا۔

”کیا کسی کو بلاک کرانا ہے۔۔۔۔۔ ہائیڈن نے سپاٹ لجھے میں پوچھا۔

”ہو سکتا ہے ہلاکت تک نوبت پہنچ جائے اور ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن کام انتہائی تیز رفتاری اور مہارت سے کرانا ہوگا۔ اسی بات کے پیش نظر میں نہ تم سے رابطہ کیا ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ راگوں میں ایسے گروپوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔۔۔۔۔ شارک نے کہا۔

”اس اعتماد کا شکریہ۔ تم کام تو بتاؤ۔۔۔۔۔ ہائیڈن نے کہا۔

”بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر شارکلب کے انچارج کیلارڈ سے چند پاکیشیائی ایجنسی میں گے۔ وہ اسے دو کروڑ ڈالر زکی بینک رسیدوے کے ایک سائزی فارمولہ جو مائکرو فلم کی شکل میں ہے وصول کریں گے۔ میں یہ فارمولہ اس وقت حاصل کرنا چاہتا ہوں جب یہ پاکیشیائی ایجنسی شارکلب سے باہر آ جائیں۔۔۔۔۔ شارک نے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو انتہائی آسان معاملہ ہے جبکہ تم نے تو ایسی بات کی تھی جیسے کوئی خوفناک مسئلہ ہو۔“.....ہائیڈن نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”بظاہر یہ آسان معاملہ نظر آرہا ہے لیکن اسے اتنا آسان بھی نہ سمجھتا۔ یہ پاکیشیائی ایجنسٹ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔“ شارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ان کی تعداد، ان کے جلیے اور اس فارمولے کے بارے میں مزید تفصیل۔“.....ہائیڈن نے پوچھا۔

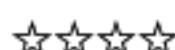
”تم اپنے گروپ کو شارکلب کے باہر تعینات کراو اور اس گروپ کے انچارج کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی مجھے بتا دو۔ مجھے اس وقت ٹرانسمیٹر پر تفصیلات ملیں گی جب یہ لین دین کلب میں ہو رہا ہوگا۔ میں ان کے بارے میں تمام تفصیلات تمہارے آدمی کو ٹرانسمیٹر پر بتا دوں گا۔ اس کے بعد مجھے بہر حاصل فارمولہ چاہیے۔ چاہے تم اس سارے گروپ کو ہلاک کر کے حاصل کرو چاہے زخمی کر کے۔ البتہ اس کا خیال رکھنا کہ شارکلب کے احاطے میں فائز گنگ نہیں ہونی چاہیے ورنہ بلیک سروس والے ہمارے خلاف اٹھ کر ہوں گے۔“.....شارک نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر ہو۔ اس کا معاوضہ البتہ ڈبل دینا ہوگا۔“.....ہائیڈن نے کہا۔

”تم تین گناہ معاوضہ لے لینا لیکن کام بے داغ انداز میں ہونا چاہیے۔“.....شارک نے کہا۔

”اوکے۔ پھر میرے خصوصی گروپ کے انچارج مائیک کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی نوٹ کراو۔ تم اسے تفصیل بتا دینا۔ باقی کام وہ خود کر لے گا۔ تمہیں بہر حال فارمولہ جائے گا۔“.....ہائیڈن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دی۔

”اوکے میں ٹرانسمیٹر پر مائیک کو تفصیل بتا دوں گا۔“.....شارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ہائیڈن کے اس خصوصی گروپ کی کارکردگی سے وہ اچھی طرح واقف تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ فارمولہ بھی حاصل کر لے گا اور کسی یہ علم بھی نہ ہو سکے گا کہ فارمولاؤں لے گیا ہے۔ اس طرح حکومت سازان کے سامنے بھی وہ سرخ رو ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ صرف کمیشن ہی نہیں بلکہ پورے ایک کروڑ ڈالرز بھی اس کے ذلتی اکاؤنٹ میں پہنچ جائیں گے۔



”عمران صاحب کیا اس بار مشن مکمل کرنے کا آسان راستہ تلاش نہیں کیا“..... اچانک صدر نے کہا تو کار کی ڈرائیور گ سیٹ پر بیٹھا ہوا عمران بے اختیار چونک پڑا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار شارکلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسے ایک کلب سے دو کروڑ ڈالرز نہ صرف آسانی سے جیت لئے تھے بلکہ انہیں کیلارڈ کے پتا نے ہوئے ہیں کیلارڈ کا وہ میٹ میجھ سے فون بھی کرا دیا تھا تاکہ کیلارڈ اپنے گنگ کو اطلاع دے کر اس سے فارمولہ منگوائے اور اب وہ کار میں سوار شارکلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے تاکہ سی ناپ فارمولہ حاصل کر سکیں۔ عمران ڈرائیور گ سیٹ پر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صدر، کیپشن ٹکلیل اور تنوری موجود تھے۔ وہ سب ایکری بی میک اپ میں تھے۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھنا نہیں تھا مری بات“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”رقم دے کر فارمولہ حاصل کرنے کی بات کر رہا ہوں“..... صدر نے کہا۔

”ہا۔ میں نے کوشش تو کی ہے کہ آسان راستہ اختیار کروں لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ اتنا آسان بھی ثابت نہ ہو جتا تم سمجھ رہے ہو“..... عمران نے کہا تو صدر سمیت سب ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”اب کیا بھسن رہ گئی ہے۔ رقم ہم نے ادا کر دی ہے اور فارمولہ میں واپس مل جائے گا اور کیا ہو گا“..... جو لیا نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ گنگ اتنی آسانی سے دو کروڑ ڈالرز ہاتھ آجائے پر مزید رقم کا لائچ کرے اور دوسرا بات بلیک سروس کے علاوہ ناسکو بھی اس فارمولے کو حاصل کر کے فروخت کرنے کی کوشش میں ہے۔ وہ مداخلت کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ بھی نہ ہو اور فارمولہ حفاظت سے پاکیشا پہنچ جائے۔ بہر حال ہمیں محتاط ضرور رہنا چاہئے“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اس بار کیا تم فارمولہ دوبارہ کوئی سروس کے ذریعے پاکیشا بھجواؤ گے یا ساتھ لے جاؤ گے“..... جو لیا نے کہا۔

”دیکھو۔ یہ بات بعد میں سوچ لیں گے۔ فی الحال فارمولہ تو ملے“..... عمران نے کہا۔

”کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ نے جس انداز میں جواب دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی خاص بھسن موجود ہے“..... خاموش بیٹھے ہوئے کیپشن ٹکلیل نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

”اب بھسن مجھے نہیں ہے۔ میری چھٹی حس کو درپیش ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ کنوئیں کی مٹی کنوئیں پر لگا کر اپنا مشن مکمل کروں لیکن یہ چھٹی حس صاحبہ پار بار کہہ رہی ہے کہ شاید ایسا نہ ہو“..... عمران نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ ہمیں بہر حال محتاط رہنا ہو گا۔“ کیپشن ٹکلیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ اس لئے میں نے پہلے بھی محتاط رہنے کی بات کی تھی۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار آہستہ کر کے اس کا رخ شارکلب کے عقبی کپاڈ گیٹ کے اندر موڑا اور پھر وہ کار کو سائیڈ پر بنی ہوئی وسیع و عریض پار گنگ کی طرف لے گیا۔ پار گنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے میں گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس بار کا نظر پران کا استقبال انتہائی خوش ولی سے کیا گیا اور چند لمحوں بعد ہی انہیں کیلارڈ کے اس آفس میں پہنچا دیا گیا جہاں پہلے ان کی ملاقات کیلارڈ سے ہوئی تھی۔

”خوش آمدید جناب“..... کیلارڈ نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے باقاعدہ ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

”شکریہ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ سب میز کی دوسری طرف کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ البتہ عمران کے ساتھیوں کے جسم تھے ہوئے تھے اور وہ اس انداز میں بیٹھے ہوئے تھے جیسے کسی بھی لمحے وہ ایکشن میں آ جائیں گے۔

”یہ سید“..... عمران نے جیب سے بینک کی رسید نکال کر کیلارڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے بینک میجھ نے بتا دیا تھا اس لئے میں نے چیف کو اطلاع دے دی تھی۔ فارمولہ ابھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائے گا۔ آپ

بنا نہیں کہ اس دوران آپ کیا پینا پسند کریں گے۔ کیلارڈ نے رسید لے کر اسے میز کی دراز میں ڈالتے ہوئے کہا۔  
 ”پینے پلانے کی بات بعد میں ہوتی رہے گی۔ کیا آپ کا چیف فارمولہ خود لے آئے گا؟“..... عمران نے کہا۔  
 ”اوہ نہیں۔ اس کا آدمی دے جائے گا۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟“..... کیلارڈ نے چونک کر پوچھا۔  
 ”کیا فارمولہ یہاں را گونا میں موجود ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”ہا۔ لیکن آپ کیوں بار بار یہ بات کر رہے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟“..... کیلارڈ نے اس بار قدرے سخت لجھے میں کہا۔  
 ” وجہ یہ ہے مسٹر کیلارڈ کہ ہمارے پاس حتیٰ اطلاع موجود ہے کہ تمہارا چیف فارمولہ کی بجائے کنشا کاریاٹ کے دار الحکومت ٹسام میں موجود ہے اور یقیناً فارمولہ اس کے پاس ہو گا اور ٹسام سے یہاں کافضائی سفر تین گھنٹوں پر محیط ہے۔ پھر اتنی جلدی فارمولہ یہاں کیسے پہنچ سکتا ہے؟“.....  
 عمران نے کہا تو کیلارڈ کے چہرے پر انہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کمال ہے۔ آپ تک ایسی اطلاعات کیسے پہنچ جاتی ہیں۔ بہر حال اب جبکہ تمام معاملات طے ہو چکے ہیں اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ چیف باس واقعی ٹسام میں ہے لیکن جب میں نے اسے بینک میں رقم جمع ہونے کی اطلاع دی تو اس نے بتایا کہ وہ فارمولہ اپنے ساتھ نہیں لے گیا تھا۔ فارمولہ نہیں چیف کے خاص آدمی کے پاس ہے اور چیف نے اس آدمی کو کہہ دیا ہے کہ وہ فارمولہ مجھے پہنچا دے گا؟“..... کیلارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا یہاں مائیکرو پروجیکٹر مل جائے گا؟“..... عمران نے پوچھا۔

”مائیکرو پروجیکٹر۔ وہ کیا ہوتا ہے؟“..... کیلارڈ نے چونک کر پوچھا۔

”اس فلم کو چیک بھی تو کرنا ہے کہ تمہارے چیف نے درست فلم بھجوائی ہے یا نہیں؟“..... عمران نے کہا تو کیلارڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ چیف غلط فلم کیوں بھجوائے گا جبکہ چیف کو اس کی مطلوبہ رقم مل گئی ہے۔ معاف کیجئے ہم غلط کام نہیں کیا کرتے؟“..... کیلارڈ نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا۔

”اوکے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نجع انھی تو کیلارڈ نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھایا۔

”لیں۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ اسے میرے آفس بھجوادو؟“..... کیلارڈ نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”چیف باس کا خاص آدمی فارمولہ لے آیا ہے؟“..... کیلارڈ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا جسے اس نے اخبار میں لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے کیلارڈ کو سلام کیا اور پیکٹ اس کے سامنے رکھ دیا۔

”ٹھیک ہے تم اب جا سکتے ہو۔“..... کیلارڈ نے کہا تو وہ آدمی خاموشی سے مژکروں اپنے چلا گیا تو کیلارڈ نے اخبار میں لپٹا ہوا پیکٹ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اخبار ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ یہ وہی پیکٹ تھا جو اس نے کورسیروں پر بک کرایا تھا۔ اس کی سیلیں بھی موجود تھیں اور اس پر پتے بھی موجود تھے۔

”شکریہ۔ کیلارڈ۔ اب ہمیں اجازت دیں؟“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پیکٹ جیب میں ڈال کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کیلارڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور عمران کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

”اوکے۔“..... کیلارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس سے مصافی کر کے مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔

”کیا آپ مطمئن ہیں عمران صاحب؟“..... صدر نے راہداری میں آتے ہی کہا۔

”کس بات سے“..... عمران نے چوک کر پوچھا۔

”فارمولے کے بارے میں کہ یہ اصل ہی ہے“ صدر نے کہا۔

”ہاں۔ اس کا پیٹ وہی ہے جو میں نے خود تیار کیا تھا اور میری مخصوص نشانیاں اس پر موجود ہیں اور ان نشانیوں کی موجودگی سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو ہوا ہی نہیں گیا اس لئے لا محالہ یہ اصل ہی ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہاں سے باہر آ کر وہ پارکنگ میں پہنچ اور پھر چند لمحوں بعد ان کی کار کلب کے کپاڈنڈگیٹ سے نکل کر دائیں طرف مڑی اور تیزی سے آگے گئے بڑھی چلی گئی۔ ان سب کے چہروں پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ان کے تمام خدشات غلط لگلے تھے۔

”اب آپ کی چھٹی حس کیا کہہ رہی ہے عمران صاحب“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہی جو اسے کہنا چاہیے کیونکہ ہمارا تعاقب ہو رہا ہے۔“ عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چوک اٹھے۔

”تعاقب ہو رہا ہے کیا مطلب“..... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”ایک نیلے رنگ کی کار کلب سے ہمارے پیچھے ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ لیکن جب معاملات طے ہو گئے ہیں تو پھر۔“ جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”دیکھو۔“ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چوک سے کار کارخ دائیں طرف جانے والی سڑک پر موز دیا۔

”ہوشیار رہنا میں کار جان بوجھ کر غیر آباد علاقے کی طرف لے جا رہا ہوں تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا وہ کار اب بھی پیچھے آ رہی ہے۔“..... جولیا نے کہا۔ ظاہر ہے عمران ڈرائیور گیٹ پر تھا اس لئے وہی سائیڈ مرے سے اپنے تعاقب میں آنے والی کار کو چیک کر سکتا تھا۔

”ہاں۔“..... عمران نے جواب دیا لیکن ابھی اسے جواب دیئے ہوئے چند سینٹز زی گزرے تھے کہ اچانک سر کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کار سمیت فضا میں کسی تیز رفتار پر ندے کی طرح پرواز کر رہا ہو۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی کا پردہ پھیلتا چلا گیا۔☆



جیرٹو اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی نجاتی اور جیرٹو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔  
”لیں“..... جیرٹو نے رسیور اٹھا کر سخت لبجے میں کہا۔

”ہیری بول رہا ہوں باس“..... دوسری طرف سے ہیری کی صرت بھری آوازی سنائی دی اور ہیری کی آواز اور لبجے کو سن کر جیرٹو کی آنکھیں خود خود چمک آئیں کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ فارمولہ ہیری کوٹل چکا ہے۔

”کیا ہوا ہیری۔ کیا فارمولہ مل گیا ہے“..... جیرٹو نے بے چین سے لبجے میں کہا۔

”لیں باس۔ فارمولہ اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں خود اسے لے کر آپ کے آفس آ جاؤں۔“ ہیری نے موڈبانہ لبجے میں کہا۔

”ہاں۔ آ جاؤ“..... جیرٹو نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی اس نے کریڈل دبایا اور پھر پیس کے نیچے موجود بٹن پر لیں کر دیا۔

”لیں باس“..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موڈبانہ آواز سنائی دی۔

”ہیری آ رہا ہے۔ اسے میرے آفس بھجوادیں“..... جیرٹو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ہیری اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پکا میابی اور صرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے اندر داخل ہو کر بڑے موڈبانہ انداز میں سلام کیا۔

”آؤ ہیری۔ بیٹھو“..... جیرٹو نے زم لبجے میں کہا اور ہیری نے کوٹ کی اندر ونی جیب سے ایک بند پیکٹ نکالا اور اسے جیرٹو کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

”یہ فارمولے والی فلم ہے لیکن یہ توباقاعدہ پیکٹ بنایا گیا ہے۔“ جیرٹو نے پیکٹ اٹھا کر اسے الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیں باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے کوئی سروں کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا تھا جہاں سے بلیک سروں کے مارٹن نے اسے حاصل کر کے کنگ تک پہنچایا اور کنگ نے اسے دیے ہی رہنے دیا“..... ہیری نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تھیک ہے۔ اب تفصیل بتاؤ“..... جیرٹو نے فارمولہ میز کی درازکھول کر اس میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر دراز بند کر دی۔

”باس۔ میرا گروپ شارکلب کے باہر موجود تھا لیکن پھر اچاک میں معلوم ہوا کہ سمعتھ کار پوریشن کے ہائیڈن کا خصوصی گروپ بھی وہاں پہنچ گیا اور انہوں نے جس انداز میں شارکلب کے باہر پوزیشنیں سنجاہی تھیں اس سے میرا گروپ سمجھ گیا کہ وہ بھی اسی چکر میں ہیں۔ میرے گروپ کا انچارج روکسن ہائیڈن کے گروپ انچارج مائیک کو جانتا تھا جبکہ مائیک کے خیال کے مطابق میرا گروپ صرف مجری کا کام کرتا ہے اس لئے روکسن نے جب مائیک سے یہاں اس کی موجودگی کے بارے میں پوچھا تو اس نے پھر بھی یہی سمجھا کہ روکسن کی مجری کی وجہ سے معلومات حاصل کر رہا ہے۔ اس نے اسے بتا دیا کہ وہ یہاں ایک خصوصی مشن پر آیا ہے اور اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے کوئی سامنی فارمولہ حاصل کرنا ہے۔ اس پر روکسن کنفرم ہو گیا اور چونکہ مائیک اور اس کے چار ساتھی بہر حاصل روکسن اور اس کے ساتھیوں سے زیادہ تربیت یافتہ، فعال اور تیز تھے۔ اس لئے روکسن نے مجھے کاں کیا اور صورت حال بتائی تو میں نے روکسن کو ہدایت دے دی کہ وہ خاموشی سے پیچھے ہٹ جائے اور جب مائیک پاکیشیائی ایجنٹوں سے فارمولہ حاصل کر لے تو پھر اچاک ان پر ریڈ کر کے ان سے فارمولہ حاصل کر لیا جائے۔ چنانچہ روکسن نے ایسا ہی کیا۔ مائیک کو اطلاع مل چکی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تعداد پانچ ہے جن میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں اور یہ پانچوں ایکریکی بنے ہوئے ہیں۔ شاید اسے حلیمے بھی بتا دیے گئے تھے۔ وہ بار بار شاسمیز کاں رسیور کر رہا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد پانچ ایکریکی کلب سے باہر آئے۔ ایک عورت اور چار مرد۔ وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔ وہ کار لے کر کلب سے باہر نکلے تو مائیک نے اپنے ساتھیوں سمیت نیلے رنگ کی کار میں ان کا تعاقب شروع کر دیا۔

روکن نے بھی اپنے ساتھیوں سمیت اس کا تعاقب کیا۔ مائیک بڑے ماہر انداز میں تعاقب کر رہا تھا لیکن شاید اسے روکن کی طرف سے تعاقب کی کوئی توقع ہی نہ تھی۔ میرا گروپ بہر حال مگر انی کرنے اور مجری کرنے میں تو ماہر ہے اس لئے روکن اور اس کے ساتھی انہیں چیک نہ کر سکے۔ پاکیشیائی ایجنسٹوں کی کار اور مائیک کی کار ایک غیر آباد علاقے کی طرف مڑ گئیں۔ اس سڑک پر ٹرینیک خاصی کم تھی۔ پھر اچانک مائیک نے عجیب وار کیا۔ اس کی کار سے کوئی میزائل نما چیز نکلی اور ان پاکیشیائی ایجنسٹوں کی کار کے نیچے جا گئی اور خوفناک دھماکے کے ساتھ کار فضا میں چھپل کر قلا بازی کھاتی ہوئی سڑک کی دوسری سائیڈ پر جا گئی تو ٹرینیک رک گئی اور وہ لوگ کاروں سے اتر کر اس اٹھی ہوئی کار کی طرف بڑھنے لگے جبکہ مائیک اور اس کے ساتھی سب سے پہلے اس اٹھی ہوئی کار تک پہنچے اور انہوں نے اندر موجود شخصیوں اور بے ہوش افراد کو باہر نکالا۔ باقی افراد بھی ان کی مدد کرنے لگے۔ اچانک مائیک اور اس کے ساتھی انہیں چھوڑ کر واپس پلٹے اور اپنی کار میں بیٹھے گئے اور روکن سمجھ گیا کہ وہ فارمولہ حاصل کر جکے ہیں۔ مائیک نے کار آگے بڑھا دی۔ روکن نے اس کا چیچھا کیا اور پھر ایک غیر آباد علاقے میں اس نے کار کے ناٹروں پر فائر کی اور کار رک گئی۔ مائیک اور اس کے ساتھی باہر نکلے ہی تھے کہ روکن اور اس کے ساتھیوں نے ان پر فائر کھول دیا اور وہ سنبھلنے سے پہلے ہی ہلاک ہو گئے۔ روکن نے مائیک کی ٹلاشی لی تو اس کی جیب سے یہ پیکٹ مل گیا اور وہ یہ پیکٹ لے کر فوراً وہاں سے نکل آیا اور پھر اس نے یہ پیکٹ مجھ تک پہنچا دیا اور پوری رپورٹ بھی دے دی۔ میں نے انہیں کچھ عرصے کے لئے انڈر گراونڈ ہونے کا کہہ دیا ہے تاکہ اگر پولیس تک ان کے بارے میں معلومات پہنچ بھی جائیں تو وہ انہیں تلاش نہ کر سکے۔..... ہیری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ان پاکیشیائی ایجنسٹوں کا کیا ہوا؟..... جیرٹونے پوچھا۔

”روکن نے بتایا تھا کہ وہ جس انداز میں زخمی تھے شاید ہی نجح سکیں“..... ہیری نے جواب دیا۔

”لیکن یہ ہائیڈن کا گروپ کیوں اس فارمولے کے پیچھے تھا۔ کیا وہ بلیک سروس کے لئے کام کر رہا تھا“..... جیرٹونے کہا۔

”اوہ نہیں باس۔ بلیک سروس نے تو فارمولہ فروخت کر دیا اور رقم وصول کر لی ہے۔ اگر ان کی نیت خراب ہوتی تو وہ فارمولہ ہی واپس نہ کرتے اور ان پاکیشیائی ایجنسٹوں کو وہیں کلب کے اندر آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ پھر بلیک سروس کے اپنے گروپ ہیں، انہیں ہائیڈن کو ہائز کرنے کی کیا ضرورت تھی؟“..... ہیری نے جواب دیا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن پھر اور کون سی پارٹی اس فارمولے کے پیچھے تھی اور اسے کیسے یہ سب کچھ معلوم تھا کہ فارمولہ پاکیشیائی ایجنسٹ کس وقت اور کہاں سے حاصل کر رہیں؟“..... جیرٹونے کہا۔

”کیا یہ معلوم کرنا ضروری ہے باس؟“..... ہیری نے کہا۔

”ہاں۔ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ یہ کون لوگ ہیں اور ہم ان سے نہ سکیں ورنہ یہ لوگ لا محالہ ہمارے پیچھے بھی پڑ سکتے ہیں اور سنوان پاکیشیائی ایجنسٹوں کے بارے میں بھی معلوم کرو کہ ان کا کیا ہوا۔ اگر وہ زخمی ہیں تو انہیں بھی ہلاک کراؤ“..... جیرٹونے کہا۔

”باس۔ اس کے لئے ہائیڈن کواغواء کرنا پڑے گا اور اس پر تشدد کرنا ہو گا۔ پھر ہی وہ زبان کھولے گا ورنہ ویسے تو معلوم نہیں ہو سکتا“..... ہیری نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا ہائیڈن اب اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ ناسکو سے معاملات چھپائے۔ اس کی یہ جرأت۔ میں اس کو اس کے پورے گروپ سمیت تباہ کر دوں گا“..... جیرٹونے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا بن پر لیں کر دیا۔ ”لیں باس۔“ دوسری طرف سے ایک موڈ بانہ آوازنائی دی۔

”سمجھ کار پوریشن کے ہائیڈن سے میری بات کراؤ“..... جیرٹونے تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ ہیری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی نجٹھی تو جیرٹونے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر ساتھ ہی اس نے لا ڈی پسیکر کا بنن بھی پر لیں کر دیا۔ شاید وہ ہیری کو ہائیڈن سے ہونے والی بات چیت سنوانا چاہتا تھا۔

”لیں“.....جیرٹونے کہا۔

”ہائیڈن لائن پر ہے بس“.....دوسرا طرف سے پی اے کی مودبانت آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ جیرٹو بول رہا ہوں“.....جیرٹونے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں۔ ہائیڈن بول رہا ہوں“.....دوسرا طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہائیڈن۔ کیا اب تمہاری یہ جرأت ہو گئی ہے کہ تم ہمارے مال پر ہاتھ صاف کرو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ پاکیشیائی ایجنت جوفار مولا شار کلب سے حاصل کر رہے ہیں وہ ہماری ملکیت ہے۔ پھر تم نے اپنا گروپ وہاں کیوں بھیجا۔ بلو“.....جیرٹونے پھاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ مجھے تو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ مجھے تو ناسک دیا گیا تھا اور معاوضہ لے کر میں نے کام کی حامی بھری۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں اس کام میں ہاتھ ہی نہ ڈالتا۔ تو کیا میرے گروپ کو آپ کے آدمیوں نے ہلاک کیا ہے؟“.....ہائیڈن نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہا۔ ہم نے فارمولہ ان پاکیشیائی ایجنتوں سے حاصل کرنا تھا لیکن درمیان میں تمہارے آدمی کو دپڑے اس لئے مجبوراً ایسا کرنا پڑا۔ کس نے تمہیں ناسک دیا تھا؟“.....جیرٹونے تیز لمحے میں کہا۔

”ویسے تو شاید میں کبھی نہ بتاتا لیکن آپ سے نہیں چھپا سکتا۔ مجھے ناسک حکومت ساؤان کے ایجنت شارک نے دیا تھا“.....دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”تم نے یہ بات کر کے اپنی زندگی اور اپنے باقی گروپ کو بچالیا ہے۔ بہر حال تمہارے آدمیوں کی ہلاکت کا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا“.....جیرٹونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود ہٹن کو پر لیں کر دیا۔

”لیں بس“.....دوسرا طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”شارک سے میری بات کراؤ“.....جیرٹونے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ہونہہ۔ تو شارک نے یہ چکر چلا�ا تھا“.....جیرٹونے رسیور کو رکھ بڑاتے ہوئے کہا۔

”لیں بس۔ اس طرح وہ شاید بالا ہی بالا فارمولہ حاصل کرنا چاہتا تھا“.....ہیری نے کہا۔ اسی لمحے گھنٹی ایک بار پھر نجاحی تو جیرٹونے رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“.....جیرٹونے سخت لمحے میں کہا۔

”شارک لائن پر ہے بس“.....دوسرا طرف سے کہا گیا۔

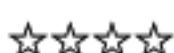
چونکہ لاڈر کا ہٹن پہلے ہی دبایا ہوا تھا اس لئے دوسرا طرف کی آواز ہیری کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

”ہیلو۔ جیرٹو بول رہا ہوں شارک۔ تم نے ہائیڈن کے گروپ کے ذریعے بالا ہی بالا سی ناپ فارمولہ اڑانے کی کوشش کی تھی۔ کیوں؟“.....جیرٹونے تیز لمحے میں کہا۔

”کوشش کرنا تو فرض ہوتا ہے جیرٹو۔ اب یہ اور بات کہ کوشش کامیاب ہوتی ہے یا نہیں؟“.....دوسرا طرف سے شارک کی آواز سنائی دی۔

”تمہارا تعلق چونکہ حکومت ساؤان سے ہے شارک اس لئے میں نے تمہاری یہ گستاخی معاف کر دی ہے لیکن آئندہ اگر تم نے ناسکو کے مقابل آنے کی کوشش کی تو کسی حقیر کیڑے کی طرح کچل دیئے جاؤ گے۔ سمجھئے“.....جیرٹونے انتہائی سخت لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”اس کے لئے یہ زرا کافی ہے کہ اب یہ فارمولہ حکومت ساؤان کسی قیمت پر بھی نہ خرید سکے گی۔ او کے تم جا سکتے ہو ہیری۔ تمہارا انعام پہنچ جائے گا“.....جیرٹونے کہا تو ہیری اٹھا اور سلام کر کے واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



عمران کے تاریک ذہن میں روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کامنٹر کی فلم کی طرح گھوم گیا۔ جب سر رکی آواز کے ساتھ ہی خوفناک دھماکہ ہوا تھا اور عمران کو ایک لمحے کے ہزاروں حسے کے لئے محسوس ہوا تھا جیسے وہ کار سیت فضا میں کسی پرنڈے کی طرح اڑتا چلا جا رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا اور اس نے لا شعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی تو اس کے جسم میں درد کی تیزی لہریں ہی دوڑتی چلی گئیں۔ البتہ اس کے جسم نے معمولی ہی حرکت کی تھی۔ اس نے سراہڑا و ھر گھمایا تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کسی ہسپتال کے بڑے سے وارڈ میں بستر پر موجود ہے۔ ساتھ والے بیڈز پر اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران کے اپنے جسم پر اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر سرخ رنگ کے کبل موجود تھے۔ وارڈ میں کئی نر سیسیں موجود تھیں جو اس کے ساتھیوں کو چیک کر رہی تھیں۔ عمران کے سارے ساتھیوں کی آنکھیں بند تھیں۔

”میں کہاں ہوں“..... عمران نے ایک نر کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کہا تو وہاں موجود تمام نر سیسیں بے اختیار چونک پڑیں۔

”اوہ۔ اس مریض کو بھی ہوش آگیا ہے۔ گذگاڑ“..... ایک نر نے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمران کے بیڈ کی طرف آئی۔

”میں کس ہسپتال میں ہوں سڑر“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سُنی ہسپتال میں۔ تم کافی دیر سے بے ہوش تھے اور ڈاکٹروں کی کوشش کے باوجود تمہیں ہوش نہ آ رہا تھا اس لئے تمہارا کیس سیر لیں ہوتا جا رہا تھا لیکن اب تمہیں ہوش آگیا ہے۔ اب تم خطرے سے باہر ہو۔ میں ڈاکٹر ریمنڈ کو پورٹ دے دوں“..... نر نے ہمدردانہ لبجھ میں کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک طرف بنے ہوئے چھوٹے سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جس پر فون موجود تھا جبکہ عمران دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا جس نے اس قدر خوفناک حادثے کے باوجود زندگی بخش دی تھی۔

”میرے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے“..... عمران نے نر کے واپس بیڈ کے پاس پہنچنے کے بعد کہا۔

”تم سیست سب شدید رُخْنی تھے لیکن اب یہ سب ٹھیک ہیں البتہ انہیں ریسٹ دینے کے لئے بے ہوشی کے نجکشن لگادیئے ہیں“..... نر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا جسم حرکت نہیں کر رہا۔ کیا ہوا ہے اسے“..... عمران نے کہا لیکن اسی لمحے ہال کا دروازہ کھلا اور ایک سفید بالوں والا ڈاکٹر تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

”تمہیں ہوش آگیا۔ اچھا ہوا۔ ورنہ ہم تو اب مایوس ہوتے جا رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ تمہیں سُنیش ہسپتال منتقل کر دیا جائے“..... ڈاکٹر نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کا معافانہ شروع کر دیا۔

”مجھے کتنے گھنے بعد ہوش آیا ہے ڈاکٹر ریمنڈ“..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ریمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم میرا نام کیسے جانتے ہو۔ میں تو تمہیں نہیں جانتا“..... ڈاکٹر نے کہا۔

”سڑر نے آپ کا نام لیا تھا“..... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر نے ایک طویل سانس لیا۔

”اوہ اچھا۔ بہر حال تمہاری اس بات سے ثابت ہو گیا ہے کہ تم ڈنی طور پر ہر لحاظ سے اوکے ہو۔ البتہ تمہیں چار روز بعد ہوش آیا ہے“..... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

”چار روز بعد۔ خاصا وقت گزر گیا ہے۔ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا“..... عمران نے کہا۔

”تم اور تمہارے ساتھی خاصے زخمی تھے اس لئے تمہارے جسم کلپ کر دیئے گئے تھے لیکن اب تم سب ٹھیک ہو۔ میں کلپ کھلوادیتا ہوں“..... ڈاکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نر سے کہا کہ وہ عمران کے کلپ کھول دے اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔

”ہمیں یہاں کس نے پہنچایا ہے“..... عمران نے نرس سے پوچھا۔

”وہاں سے گزرتے ہوئے شہریوں نے۔ پولیس کیس ہے۔ پولیس کے مطابق اس کار کے نیچے سوا بم فائر کیا گیا تھا جس کی وجہ سے تمہاری کار ہوا میں اچھل کر قلا بازی کھاتی ہوئی سائیڈ پر جا گری لیکن چونکہ بڑی اور مضبوط بادی کی کار تھی اس لئے تم لوگ نج گئے ورنہ شاید تمہاری ساری بُدیاں ٹوٹ جاتیں“..... نرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سو لوتو سورج کی از جی کو کہتے ہیں۔ یہ سوا بم کیا ہوتا ہے“..... عمران نے سُکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو بس یہ نام سنا ہوا ہے“..... نرس نے بھی سُکراتے ہوئے جواب دیا۔

”میرے ساتھی کب ہوش میں آئیں گے اور ہمیں یہاں سے کب رخصت ملے گی“..... عمران نے کہا۔

”اس کا فیصلہ تو ڈاکٹر رینڈھی کر سکتے ہیں۔ ویسے پولیس تم سے بیان لے گی۔ تمہارے ساتھیوں نے تو صرف اتنا بیان دیا ہے کہ وہ سب شارکلب میں تفریح کے لئے گئے تھے۔ وہاں سے واپس جا رہے تھے کہ اچانک دھماکہ ہوا اور پھر وہ بے ہوش ہو گئے“..... نرس نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کچھ دیر بعد ڈاکٹر رینڈھ دو پولیس آفسروں کے ساتھ واپس آیا۔ ان پولیس آفسروں نے رسمی سایہ بیان لیا اور پھر واپس چلے گئے۔ عمران کے اصرار پر ڈاکٹر رینڈھ نے انہیں ہسپتال سے رخصت ہونے کی منظوری دے دی۔

عمران کے ساتھیوں کو انکشون لگا کر ہوش میں لا یا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہسپتال کا لباس اتار کر اپنا لباس پہن کر ایک نیکی کے ذریعے اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ راؤ نامیں اسلوک رکھنا منوع نہ تھا اس لئے ان کے لباسوں میں موجود اسلوک کے بارے میں نہ ان سے پولیس نے کچھ پوچھا تھا اور نہ ہی ان کا اسلوک ضبط کیا گیا تھا اور یہ اسلوک ان کے لباسوں اور سامان کے ساتھ انہیں واپس کر دیا گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت بھی اسلوک ان کی جیبوں میں موجود تھا۔ کوئی پرچم کر عمران نے نیکی ڈرائیور کو کرایہ ادا کر کے بھیج دیا اور وہ سب کوئی میں داخل ہو گئے۔

”خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں نہیں زندگیاں دی ہیں ورنہ جس انداز میں کار پر بم مارا گیا تھا ہمارا نج چانا محال تھا“..... صدر نے کوئی میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔ وہ شاید ابھی ہم سے مزید کام لیتا چاہتا ہے“..... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”میں کافی بنا لاتی ہوں“..... جو لیانے ان کے شنگ رومن میں داخل ہوتے ہی کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔ اسے زیادہ چوٹیں نہ آئی تھیں اس لئے اس کی حالت ان سب کی نسبت زیادہ بہتر تھی۔

”عمران صاحب۔ یہ کاروائی کیا تھا سکو گروپ کی تھی؟“..... کیپشن ٹکلیل نے جواب دیا۔

”ظاہر ہے اور کون ایسا کر سکتا ہے۔ بلیک سروں نے تو فارمولہ فروخت کر دیا۔ وہ ایسی حرکت کیوں کرے گی“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن عمران صاحب انہوں نے صرف فارمولہ حاصل کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے حالانکہ وہ ہمیں وہاں سڑک پر نہ کہی ہسپتال میں بھی ہلاک کر سکتے تھے“..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ انہیں کرنا تو ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ اس طرح وہ ہم سے آسانی سے پیچھا چھڑا سکتے تھے“..... عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں پھیلی ہوئی تھیں۔

”عمران صاحب۔ ہمیں وہ فارمولہ فوری طور پر واپس لیتا ہو گا اور نہ اگر وہ کسی سپر پا اور کوفروخت کر دیا گیا تو خاصی مشکل ہو گی“..... کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”پہلے یہ تو معلوم ہو کہ فارمولہ کس کے پاس ہے۔ یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ یہ بات کس طرح معلوم کی جائے“..... عمران نے کہا اور پھر وہ اس طرح چونکہ پڑا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آگیا ہو۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پولیس کرنے شروع کر دیئے۔

”اگواڑی پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف آوازنائی دی۔

”شارکلب کا نمبر دیں“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

”تو آپ کیلارڈ سے یہ بات معلوم کرنا چاہتے ہیں لیکن کیا وہ بتا دے گا“..... صدر نے کہا۔

”اسے بتانا تو چاہئے کیونکہ اب اس کا کوئی انٹرست فارمولے میں باقی نہیں رہا“..... عمران نے اگواڑی آپ پریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پر لیں کرتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاڈر کا ٹین بھی پر لیں کر دیا۔ اسی لمحے جو لیکن کافی کی پیالیوں سے بھری ہوئی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی اور پھر اس نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھ دی اور ایک پیالی خود لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

”شارکلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آوازنائی دی۔

”کیلارڈ سے بات کرو۔ میں پاکیشیائی بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”پاکیشیائی۔ کیا مطلب“..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

”تم کیلارڈ تک یہ لفظ پہنچا دو۔ وہ خود ہی سمجھ جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ کیلارڈ بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد کیلارڈ کی آوازنائی دی۔

”میں پاکیشیائی علی عمران بول رہا ہوں۔ وہی پاکیشیائی جس نے آپ سے فارمولے کا سودا کیا تھا“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ مجھے ہیں۔ ویرگٹ۔ ویسے مجھے جو اطلاع ملی تھی اس کے مطابق تو آپ اس قدر رخی ہو گئے تھے کہ آپ کے بچنے کے امکانات کم تھے۔ بہر حال اچھا ہوا آپ مجھے ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں بچالیا۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اگر تم نے فارمولہ اہم سے اس انداز میں لینا تھا تو یہ ہی نہ دیتے۔ اس طرح ہماری جانوں سے کھیل کر فارمولہ واپس لینے کا کیا مطلب ہوا“..... عمران کا لمحہ بات کے آخر میں خاصا سرد پڑ گیا تھا اور اس کے ساتھی جو لاڈر پر بات چیت سن رہے تھے عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ پھر ان کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اس انداز میں کیلارڈ سے اصل بات اگلوانا چاہتا ہے۔

”اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مسٹر عمران۔ ہمیں کیا ضرورت تھی ایسا کرنے کی“..... کیلارڈ نے قدرے بوکھلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”دوسری کسی پارٹی کو اس انداز میں کام کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی“..... عمران کا لمحہ مزید سرد ہو گیا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اصل بات بتانا پڑے گی اور نہ آپ خواہ مخواہ بلیک سروس کے پیچھے پڑے رہے ہیں گے۔ آپ سے فارمولہ حاصل کرنے کے لئے شارکلب کے باہر دو پارٹیاں موجود تھیں۔ ایک پارٹی نا سکو کے مجری کرنے والے گروپ ہیری کے خاص آدمی تھے جبکہ دوسری پارٹی سمعتھ کار پوریشن کے ممبر ہائیڈن کا گروپ تھا۔ آپ کی کار پرسولو بم ہائیڈن کی پارٹی نے فائز کیا اور آپ سے وہ فارمولہ حاصل کر لیا لیکن نا سکو کے پارٹی ان کے پیچھے تھی۔ انہوں نے ان پر فائز کھول کر انہیں بلاک کر دیا اور فارمولے اڑے اور اب میری اگواڑی کے مطابق اب یہ فارمولہ نا سکو کے چیف جیئٹو کے پاس ہے“..... کیلارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”نا سکو کی حد تک تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے لیکن دوسری پارٹی کس کے لئے کام کر رہی تھی“..... عمران کے لمحے میں حقیقی حیرت تھی۔

”میری اگواڑی کے مطابق یہ پارٹی شارک نے ہائیڈن کی کیونکہ وہ یہ فارمولہ بالا بالا ہی اڑانا چاہتا تھا“..... کیلارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر ایسی بات ہے تو تم مجھے نا سکو کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دتا کہ میں وہاں جا کر ان سے فارمولہ واپس حاصل کر سکوں۔ اس طرح تم پر ہمارا شک ختم ہو سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”سوری مسر علی عمران۔ یہ ہمارے معابدے کے خلاف ہے۔“ کیلارڈ نے جواب دیا۔

”چلو پڑتے مت بتاؤ۔ جیرٹو کافون نمبر بتا دو۔ میں اس سے فون پر بات کروں گا۔ تمہارا حوالہ نہیں آئے گا۔“ ..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ فون نمبر میں بتا دیتا ہوں۔ یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ ناسکو خاصی بڑی اور خوفناک تعظیم ہے۔ اس لئے آپ کے لئے بہتر پہی ہے کہ آپ جیرٹو کو دس کروڑ ڈالر زدے کر اس سے فارمولہ حاصل کر لیں۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس اور کوئی صورت نہیں ہے۔“ ..... کیلارڈ نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

”تم نمبر بتاؤ۔ پہلے یہ کنفرم ہو جائے کہ اس کے پاس فامولا ہے بھی سہی یا نہیں۔“ ..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کیلارڈ نے نمبر بتا دیا۔

”اوکے۔“ ..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ ہٹالیا اور ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”انکواڑی پلیز۔“ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی مودبانت آواز سنائی دی اور عمران کے سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ نمبر تو کیلارڈ نے بتا دیا تھا پھر عمران نے انکواڑی کے نمبر کیوں پر لیں کئے تھے۔

”ملٹری ائیلیجن آفس سے کریڈل مائیکل بول رہا ہوں۔“ ..... عمران انتہائی سرد اور سخت لبجھ میں کہا۔

”لیں۔ حکم سر۔“ ..... دوسری طرف سے بولنے والی خاتون نے یکنہت بوکھلائے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”ایک فون نمبر نوٹ کرو اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ نمبر کس کا ہے اور کہاں نصب ہے۔ لیکن خیال رہے کہ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ حکومتی معاملہ ہے اس لئے کوئی غلطی تمہارے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔“ ..... عمران نے اسی طرح سرد اور سخت لبجھ میں کہا۔

”میں پوری طرح حتماً طرہ ہوں گی سر۔“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کیلارڈ کا بتایا ہوا نمبر بتا دیا۔

”ہولڈ کریں سر۔“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔“ ..... چند لمحوں بعد انکواڑی آپ پیر کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔“ ..... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سر۔ یہ نمبر میلکم فورڈ کے نام ہے اور ونٹر پیلس روڈ پر واقع سنوڈ اون کلب میں نصب ہے۔“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا اچھی طرح چیک کر لیا گیا ہے۔“ ..... عمران نے اسی طرح سرد لبجھ میں کہا۔

”لیں سر۔“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اس از ٹاپ سیکرٹ۔“ ..... عمران نے کہا۔

”لیں سر۔“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک بار کریڈل کو دبایا اور پھر ٹون آنے پاس نے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”سنوڈ اون کلب۔“ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

”میں پا کیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ناسکو کے چیف جیرٹو سے میری بات کراو۔ میں نے ان سے سودا کرتا ہے۔“ ..... عمران نے کہا۔

”پا کیشیا کیا مطلب۔“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مطلوب تمہارا بابس سمجھ جائے گا۔“ ..... عمران نے سرد لبجھ میں کہا۔

”ہولڈ کریں۔“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ جیرٹو بول رہا ہوں۔“ ..... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میں پا کیشیا ایجنسٹ علی عمران بول رہا ہوں مسٹر جیرٹو۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ٹاپ فارمولہ تمہارے پاس پہنچ چکا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم نے بھی بہر حال اس فارمولے کو فروخت کرنا ہے۔ پہلے ہم نے بلیک سروس سے دو کروڑ ڈالر زد میں اس کا سودا کیا تھا لیکن

ساڑاں حکومت کے ایجنسٹ نے ہم پر قاتلانہ حملہ کر اکر ہم سے فارمولہ حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن پھر تمہارے آدمیوں نے انہیں ہلاک کر کے فارمولہ حاصل کر لیا۔ ہم بھی خدا کے فضل و کرم سے بچ گئے ہیں لیکن ہم ناسکو سے مکر انہیں چاہتے ہیں اس لئے ہم تمہیں بھی دو کروڑ ڈالرز دینے کے لئے تیار ہیں۔ تم یہ فارمولہ میں فروخت کرو۔“..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تم کہاں سے بول رہے ہو۔“..... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو عمران نے اس کو بھی کانبر اور پتہ درست طور پر بتا دیا جہاں وہ موجود تھے۔

”ہونہے۔ تم نے اپنا پتہ درست بتایا ہے اس لئے مجھے یقین آگیا ہے کہ تم کوئی گہم نہیں کھیل رہے۔ لیکن میں کنگ کی طرح احمد نہیں ہوں کہ اتنا قیمتی فارمولہ صرف دو کروڑ ڈالرز میں فروخت کر دوں۔ گوم نے پہلے یہ فارمولہ میرے پینک لا کر سے چوری کیا تھا لیکن بہر حال میں اسے بھول سکتا ہوں لیکن اس فارمولے کے لئے تمہاری حکومت کو بھیس کروڑ ڈالرز اور خرچ کرنا پڑیں گے۔“ جیرٹونے تیز لبجے میں کہا۔

”ٹھنڈے ذہن سے میری بات پر غور کرو۔ حکومت چند افراد پر مشتمل نہیں ہوا کرتی۔ حکومت کے پاس بے شمار ایجنسیاں اور ایجنسیاں ہوتی ہیں۔ تم زیادہ سے زیادہ چند افراد کو ہلاک کر دو گے اور یہ فارمولہ کسی بھی دوسری حکومت کو زیادہ سے زیادہ تین چار کروڑ ڈالرز میں فروخت کر دو گے لیکن پاکیشیا حکومت بہر حال تمہارے پیچھے پڑی رہے گی اور تم اور تمہاری تنظیم کب تک لڑے گی جبکہ تم ہمارے ساتھ سودا کر کے رقم بھی کمالو گے اور تمہارا پیچھا بھی ہمیشہ کے لئے پاکیشیا حکومت سے چھوٹ جائے گا اس لئے میری آخری آفرسن لو۔ میں تمہیں سی ناپ فارمولے کے بد لئے تین کروڑ ڈالرز دے سکتا ہوں۔ ہاں یا نہ میں جواب دوتاکر میں حکومت پاکیشیا کو فون پر پورٹ دے دوں۔ پھر حکومت جانے اور تم جانو۔“..... عمران نے سرد لبجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہے۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن یہ رقم بے حد کم ہے۔ میری آخری آفرسن لو۔ دس کروڑ ڈالرز۔ اس سے ایک ڈالر بھی کم نہیں الوں گا۔ جہاں تک حکومت پاکیشیا کی ایجنسیوں کا تعلق ہے تو یہاں را گونا میں وہ ناسکو کا پچھنیں بگاڑ سکتے۔“ جیرٹونے تیز لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر تم یہی چاہتے ہو کہ تمہارے ہاتھ رقم بھی نہ آئے اور ناسکو مسلسل عذاب میں بٹلار ہے تو تمہاری مرضی۔ بہر حال میں آخری آفر لگا رہا ہو اور وہ ہے پانچ کروڑ ڈالرز۔ صرف ہاں یا نہ میں جواب دو۔ اس کے بعد معاملات کسی اور طریقے سے حل کئے جائیں گے۔“..... عمران کا لجہ یکخت سرد ہو گیا۔

”مجھے دھمکیاں مت دوایشیاں۔ میں اس لبجے میں بات سننے کا عادی نہیں ہوں۔ سمجھے اور میری بھی آخری آفرسن لو۔ دس کروڑ ڈالرز۔ اس سے ایک ڈالر بھی کم نہیں لوں گا اور یہ بھی سن لو کہ مجھے تمہارے بتانے سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ تم لوگ کس جگہ سے بات کر رہے ہو۔ میرے آدمیوں نے تمہاری رہائش گاہ کو گھیرے میں لے لیا ہے اور میرے ایک اشارے پر تمہاری یہ رہائش گاہ میز انکوں سے اڑائی جا سکتی ہے۔“..... جیرٹونے غصے کی شدت سے تقریباً چھپتے ہوئے کہا تو ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کا چہرے اس کی بات سن کر غصے کی شدت سے عنابی سا پڑ گیا۔ انکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ شاید جیرٹو کا یہ انداز اور دھمکیاں اس کے لئے ناقابل برداشت ہو گئیں تھیں لیکن عمران ہاتھ اٹھا کر اس انداز سے اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

”مجھے منظور ہے لیکن لین دین کہاں ہو گا اور تمہیں اس کے لئے ہمیں وقت دینا ہو گا۔“..... عمران نے بڑے ٹھنڈے لبجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”کتنا وقت لینا چاہتے ہو۔“ جیرٹونے بڑے فاتحانہ لبجے میں کہا۔

”صرف آٹھ گھنٹے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”آٹھ گھنٹوں کا مطلب ہے کہ تم آج رات کو یہ ڈیل کرنا چاہتے ہو۔“..... جیرٹونے کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ اب ہم جلد از جلد فارمولے کرو اپس جانا چاہتے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ رات کو دس بجے میرے آدمی تمہاری رہائش گاہ پر پہنچیں گے۔ تم نے انہیں رقم دینی ہے۔ رقم جب میرے پاس پہنچ

جائے گی تو تمہیں فارمولہ بھجوادیا جائے گا۔.....جیرٹو نے جواب دیا۔

”نہیں۔ اتنی بڑی رقم میں کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے تمہیں خود مجھ سے ڈیل کرنا ہوگی اور فارمولہ بھی ساتھ ہی دینا ہوگا۔ تم چاہو تو یہ ڈیل تمہاری مرضی کے کسی بھی مقام پر ہو سکتی ہے اور بے شک تمہارے آدمی ہماری تلاشی بھی لے سکتے ہیں۔ ہماری نیت صاف ہے اور ہم واقعی یہ ڈیل کرنا چاہتے ہیں۔“.....عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ رات کو دس بجے اسی فون نمبر پر رابطہ ہوگا اور تمہیں پروگرام کی اطلاع دے دی جائیگی۔“.....دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اوکے۔“.....عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”تم نے کیا بزدلانہ کام شروع کر دیئے ہیں۔ کیا مطلب ہوا ان باتوں کا۔ کیا ہم اب ان عام گھٹیا غندوں سے ڈیل کریں گے۔“.....عمران کے رسیور رکھتے ہی تو یہ بے اختیار پھٹ پڑا۔

”زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے تو یہ۔ میں پہلے ہر قیمت پر فارمولے کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔“.....عمران نے سرد لبجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب جو کچھ سوچ رہے ہیں درست سوچ رہے ہیں۔ یہ بدمعاش گروپ ہیں۔ ان کا مطبع نظر اس فامولے سے صرف دولت حاصل کرنا ہے اور ان کے اڈے نجانے کہاں کہاں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے ان سے لڑنا شروع کر دیا تو فارمولہ کسی بھی لمحے غائب ہو سکتا ہے۔ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے ان سے تو کسی بھی وقت نمثا جا سکتا ہے۔“.....کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”لیکن بعد میں عمران نے کہا ہے کہ اب بدمعاشوں سے لڑنے کا کیا فائدہ۔“.....تو یہ نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ تمہیں لڑنے کا پورا موقع ملے گا کیونکہ یہ جیرٹو دس کروڑ ڈالر لے کر بھی فارمولہ نہیں دے گا۔“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تو یہ کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔“.....جو لیا نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”یا انتہائی گھٹیا ناپ کے لوگ ہیں۔ کنگ نے فارمولہ اس لئے دیا تھا کہ فارمولہ نا سکو کا ہے اور نا سکو خاصا بڑا گروپ ہے اس لئے اگر فارمولہ فوری طور پر نہ کالا گیا تو نا سکو اور بلیک سروس کے درمیان مسلسل لڑائی شروع ہو جائے گی اس لئے اس نے دو کروڑ ڈالر ز کے عوض فارمولہ دے دیا لیکن اس جیرٹو کو ایسا کوئی خدا شہنشہ نہیں ہے۔ وہ بڑی آسانی سے دس کروڑ ڈالر ز بھی ہم سے وصول کر سکتا ہے اور ہمیں اپنے خیال کے مطابق ہلاک بھی کر سکتا ہے۔“.....عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم نے اسے کیوں یہ آفردی ہے۔“.....جو لیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ اب ہم سے دس کروڑ ڈالر ز وصول کرنے تک وہ کسی دوسرے سے اس فارمولے کا سو دا نہیں کرے گا۔“.....عمران نے جواب دیا اور سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم آخر اتنے تھنڈے دماغ سے یہ ساری باتیں کیسے سوچ لیتے ہو۔ تمہیں غصہ کیوں نہیں آتا۔“.....تو یہ نے کہا تو سب لوگ نہیں پڑے۔

”کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جو لیا کو غصہ دکھانے والا آدمی پسند نہیں ہے۔ کیوں جو لیا۔“.....عمران نے بڑے مقصوم سے لبجھ میں کہا۔

”مگر مجھے اس کریم طبیعت رکھنے والا آدمی تو بالکل بھی پسند نہیں ہے۔“.....جو لیا نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔



کنگ بلیک سروں کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی نجٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔  
”لیں“..... کنگ نے سرد لبجھ میں کہا۔

”کیلارڈ بول رہا ہوں باس“..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔  
”لیں۔ کیا بات ہے“..... کنگ نے اسی طرح سرد لبجھ میں کہا۔

”ایک اہم معاملہ ڈسکس کرنا ہے باس۔ آپ اجازت دیں تو میں خود آ جاؤں“..... دوسری طرف سے کیلارڈ نے موڈبانہ لبجھ میں کہا۔  
”کس پوائنٹ پر“..... کنگ نے چونک کر پوچھا۔

”فون پر بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ آپ اجازت دیں تو زبانی بات ہو جائے گی“..... دوسری طرف سے کیلارڈ نے موڈبانہ لبجھ میں کہا۔  
”اوے کے آ جاؤ“..... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشائی پر شلنیں نمودار ہو گئی تھیں کیونکہ کیلارڈ نے اس سے پہلے ایسی رازداری کم ہی بر تھی۔ کنگ نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور اپنے کسی آدمی کو کہا کہ وہ شارکلب اور ہیڈ کوارٹر کے درمیان راستہ کھول دے تاکہ کیلارڈ اس کے آفس پہنچ سکے اور پھر تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور کیلارڈ اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے موڈبانہ انداز میں سلام کیا۔

”بیٹھو کیلارڈ۔ کیا بات ہے۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی رازداری برتر ہے ہو۔ کیا کوئی ایسی خاص بات ہے“..... کنگ نے کہا۔  
”لیں باس“..... کیلارڈ نے جواب دیا اور میزی کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔

”ہاں۔ بلوک کیا بات ہے“..... کنگ نے آگے جھکتے ہوئے اشتیاق آمیز لبجھ میں کہا۔

”باس۔ سیٹاپ فارمولے کے بارے میں ایک اہم اطلاع ملی ہے“..... کیلارڈ نے کہا تو کنگ بے اختیار چپل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”سیٹاپ فارمولہ۔ لیکن وہ تو ہم پاکیشائی ایجنسیوں کو فروخت کرچکے ہیں۔ پھر اس بارے میں کیا اطلاع عمل سکتی ہے“..... کنگ نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”باس۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ان پاکیشائی ایجنسیوں پر کیا بیتی اور فارمولہ کہاں پہنچ گیا ہے“..... کیلارڈ نے کہا تو کنگ ایک بار پھر چونک پڑا  
”اوہ۔ تو کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے“..... کنگ نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا تو کیلارڈ نے فارمولے کے شارکلب سے باہر جانے سے لے کر ان پر ہونے والے حملوں کی تفصیل سمیت سب کچھ بتا دیا۔

”ہونہہ۔ تو شارک نے بالا ہی بالا فارمولہ اڑانے کی کوشش کی لیکن بقول تمہارے فارمولہ جیڑو کے پاس پہنچ گیا ہے تو اب کیا ہو گیا۔ ہم تو بہر حال اس کی قیمت وصول کرچکے ہیں اور اب اس فارمولے کے لئے جیڑو سے لڑنا سوائے حماقت کے اور کیا ہے“..... کنگ نے کہا۔

”باس۔ یہی سوچ کر میں بھی خاموش ہو گیا تھا لیکن اب ایک نئی بات سامنے آئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ پاکیشائی ایجنسی زخمی ہو کر ہلاک ہو چکے ہوں گے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وہ نجگ گئے ہیں۔ ہپتال سے فارغ ہو کر ان کے لیڈر علی عمران نے مجھے فون کیا۔ اس کا خیال تھا کہ میں نے ان کے خلاف سازش کی ہے جس کی وضاحت کے لئے میں نے اسے تمام تفصیل بتا دی جس پر اس نے مجھے سے ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس نے فون نمبر پوچھا تو میں نے بتا دیا کیونکہ فون نمبر سے وہ بہر حال ہیڈ کوارٹر ٹریلیں نہیں کر سکتا۔ لیکن میں سمجھ گیا کہ اب وہ فون نمبر پر جیڑو سے اس بارے میں بات کرے گا جتناچھ میں نے فوری طور پر ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے خاص آدمی سے رابطہ کیا اور اسے کہا کہ وہ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سے مجھے آگاہ کرے۔ پھر اس کی کال آئی اور اس نے بتایا کہ پاکیشائی ایجنسی علی عمران نے جیڑو سے دس کروڑ ڈالر میں فارمولے کا سودا کر لیا ہے اور آج رات دس بجے رقم اور فارمولے کا لین دین ہو گا لیکن جیڑو رقم بھی وصول کرنا چاہتا ہے اور فارمولہ بھی واپس نہیں دینا چاہتا اس لئے اس نے راگونا کے شمال مشرق میں واقع اپنے ایک ویران پوائنٹ پر اس لین دین کو مکمل

کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ خود وہاں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ جائے گا اور رقم لے کر فارمولائن پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دے گا۔ اس کے بعد اس کے آدمی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو راستے میں ہلاک کر کے فارمولائن سے حاصل کر لیں گے۔ اس طرح وہ دس کروڑ ڈالرز کی خطیر رقم بھی وصول کر لے گا اور فارمولابھی اسے واپس مل جائے گا اور پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور اس پر اس سلسلے میں کوئی الزام بھی نہ آئے گا۔ وہ اس لیں دین کی باقاعدہ فلم بنائے گا جس کا بندوبست اس پوائنٹ پر جسے جیرٹو پیش ایکس پوائنٹ کہتا ہے پہلے سے ہے تاکہ بعد میں اگر پاکیشیائی حکومت احتجاج کرے یا مزید پاکیشیائی ایجنٹ آئیں تو انہیں یہ فلم دکھا کر مطمئن کیا جاسکے اور پھر وہ فارمولاشارک کو یا کسی بھی ملک کو فروخت کر کے مزید رقم کمالے گا۔ کیلارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ واقعی جیرٹو اس قسم کے دھوکے دینے کا ماہر ہے لیکن ہمارا اس سے کیا تعلق بن گیا ہے۔ یہ بتاؤ۔“..... کنگ نے کہا۔

”باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہ فارمولائن حاصل کر لیں۔“ کیلارڈ نے کہا تو کنگ نے اختیار اچھل پڑا۔

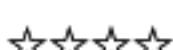
”اوہ۔ وہ کیسے۔ کیا مطلب؟“..... کنگ نے حرمت بھرے لبھ میں کہا۔

”باس۔ جیرٹو کو اس بات کا خیال تک نہ ہو گا کہ ہمیں بھی اس بارے میں کچھ علم ہو سکتا ہے۔ یہ پیش ایکس پوائنٹ اس کا خفیہ ترین پوائنٹ ہے لیکن جیرٹو کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہمارے آدمی کو اس بارے میں تفصیل کا علم تھا اس لئے اس نے مجھے اس کے محل وقوع کے بارے میں بتا دیا ہے۔ یہ پوائنٹ شہر سے دور ایک علیحدہ علاقے میں ہے اور بظاہر ایک متروک شدہ زرعی فارم ہے۔ یہ پوائنٹ میں روڈ سے ہٹ کر تقریباً چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور اس ساری سڑک کے گرد اور اس پوائنٹ کے گرد قدیم اور گھنے درخت ہیں۔ جیرٹو نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے بڑی ذہانت سے پلان بنایا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ انتہائی چونکا ہوں اس لئے اس نے اپنے آدمی اس پوائنٹ کے گرد تعینات کرنے کی بجائے میں روڈ سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تعینات کیے ہیں۔ یہ لوگ درختوں میں چھپے ہوئے ہوں گے اور پاکیشیائی ایجنٹ ظاہر ہے اتنا طویل فاصلہ بغیر کسی رکاوٹ کے طے کر لینے کے بعد مطمئن ہو چکے ہوں گے اس لئے جب ان پر اچانک حملہ ہو گا تو وہ آسانی سے مارے جا سکیں گے۔ پھر ان کی لاشیں بھی غائب کر دی جائیں گی اور فارمولائن اپس جیرٹو کے پاس پہنچ جائے گا اور میں نے جو پلان سوچا ہے اس کے مطابق اپنے آدمی ساتھ لے کر وہاں پہلے پہنچ جاؤں گا۔ جب جیرٹو رقم لے کر واپس چلا جائے گا تو اس کے آدمی وہاں پہنچیں گے تو ہم خاموشی سے انہیں ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی ہلاک کر دیں گے اور فارمولائن حاصل کر کے ان کی لاشیں غائب کر دیں گے۔ اس کے بعد جیرٹو خود ہی پاگلوں کی طرح کھونج لگاتا پھرے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے کہاں غائب ہو گئے اور ظاہر ہے وہ ان تک پہنچ ہی نہ سکے گا اس لئے وہ بھی سوچ گا کہ یہ لوگ پراسرار انداز میں راگونا سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور فارمولابھی لے گئے ہیں جبکہ ہم فارمولاخاموشی سے شارک کے ہاتھ مزید رقم لے کر فروخت کر دیں گے۔ چونکہ شارک پہلے ہی بالا بالا فارمولائن کی کوشش کر چکا ہے اس لئے وہ لا حالہ اس سودے کو جیرٹو سے خفیہ رکھے گا اور ویسے بھی جیرٹو دس کروڑ ڈالرز کی خطیر رقم وصول کر چکا ہو گا اس لئے وہ زیادہ چھان بین میں نہیں پڑے گا اور ہم اس فارمولے سے مزید رقم آسانی سے کمالیں گے۔“ کیلارڈ نے اپنا پلان تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ سوچ لو کہ اگر معاملہ الٹ گیا تو ناسکوا اور بلیک سروس کے درمیان مستقل لڑائی شروع ہو جائے گی۔“..... کنگ نے کہا۔

”آپ قطعاً بے فکر رہیں باس۔ میں نے سب سوچ لیا ہے۔ نتیجہ وہی نکلے گا جو میں نے آپ کو بتایا ہے۔ مجھے صرف آپ کی طرف سے اجازت کی ضرورت تھی۔“..... کیلارڈ نے انتہائی باعتماد لبھ میں کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے اس لئے تمہیں اس آپریشن کی پوری اجازت ہے لیکن شارک سے فوری طور پر رابطہ نہ کرنا۔ جب جیرٹو تھک ہار کر خاموش ہو جائے گا تو پھر شارک سے بات ہو سکتی ہے۔“..... کنگ نے کہا اور کیلارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



دو کاریں خاصی تیز رفتاری سے راگونا شہر سے باہر کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے جانے والی کار میں دو مقامی آدمی تھے جبکہ پچھلی کار میں عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ آگے جانے والی کار عمران اور اس کے ساتھیوں کی راہنمائی کر رہی تھی۔ جیرٹو نے رقم اور فارمولہ کے لین دین کے لئے شہر سے باہر اپنا کوئی خاص پاؤ اسٹ مخت کیا تھا جسے وہ پیش ایکس پاؤ اسٹ کہہ رہا تھا اور اس نے دو آدمی عمران کی رہائش گاہ پر بھجوائے تھے کہ وہ انہیں اس پاؤ اسٹ پر پہنچا دیں گے۔ جیرٹو اپنے ساتھیوں سمیت خود وہاں پہنچ گا اور ان سے رقم لے کر فارمولہ ان کے حوالے کر کے واپس چلا جائے گا اور عمران نے بغیر کسی حیل و جلت کے اس کی یہ بات مان لی تھی اس لئے اب وہ سب کار میں سوار اس پیش ایکس پاؤ اسٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ مجھے جیرٹو کی نیت میں فرق محسوس ہو رہا ہے“..... اچانک عقیبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ جو لیا اپنی حفاظت کر سکتی ہے“..... عمران نے جواب دیا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”بکواس مت کیا کرو۔ سمجھو ورنہ منہ توڑ دوں گی۔ صدر کا یہ مطلب نہیں تھا“..... جولیا نے پہنکارتے ہوئے لبھ میں کہا۔

”اچھا تو اب تمہیں صدر کا مطلب پیشگی سمجھیں آنے لگ گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ پھر تو مجھے آئندہ چیف کی منت کرنا پڑے گی کہ جب بھی وہ صدر کو بھیجا کرے ساتھ صالوں کو بھی ضرور بھیج دیا کرے“..... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ میرا مطلب تھا کہ جیرٹو ہمیں ہلاک کرنا چاہتا ہے“..... صدر نے فوراً ہی بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے مزید ایسی باتیں کرنے سے نہیں رکنا اور جولیا کا غصہ اور جھنجھلا ہست بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

”اگر وہ ہمیں ہلاک کرنا چاہتا تو وہ اس رہائش گاہ میں بھی کر سکتا تھا۔ اس کے لئے اسے اتنی دور ہمیں لے جانے کی کیا ضرورت تھی؟“..... عمران نے جواب دیا۔

”اس کا خیال ہوا گا کہ وہ اپنے پاؤ اسٹ پر زیادہ آسانی سے یہ کاروائی کر لے گا“..... صدر نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ کر دیکھے کاروائی۔ تو نویر ہمارے ساتھ ہے۔ پھر ہمیں کیا ذر ہو سکتا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”میری مانو تو تم اسے ایک ڈال بھی مت دو۔ میں خود فارمولہ اس جیرٹو سے حاصل کر لوں گا“..... تو نویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے اور بھیتیت مسلمان ہمیں معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہئے“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن اگر جیرٹو نے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو پھر“..... صدر نے کہا۔

”تو پھر وہ اس کی سزا بھی خود ہی بھجن گا“..... عمران نے سپاٹ سے لبھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم ہر لحاظ سے محتاط رہیں“..... صدر نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ ہم بدمعاشوں کے ایک گروپ سے ڈینگ کر رہے ہیں۔ یہ لوگ کسی بھی لمحے کچھ بھی کر سکتے ہیں اور ہم نے بہر حال فارمولہ حاصل کرنا ہے“..... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سرہادیئے۔

”عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ لوگ کہاں کاروائی کر سکتے ہیں“..... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپن ٹکلیں نے کہا۔

”یہ گھنیا درجے کے بدمعاشوں ہیں اس لئے یہ بھی چوڑی پلانگ میں نہیں پڑیں گے۔ بہر حال یہ بات طے ہے کہ یہ کاروائی رقم کی وصولی کے بعد ہی ہو سکتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہاں ہمارے پہنچتے ہی وہاں کسی بھی ذریعے سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں اور پھر ہم سے رقم لے کر

”ہمیں بے ہوشی کے دوران ہی بلاک کر دیں“..... جو لیا نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے تنوری کے پاس جو بیگ ہے اس میں ان گولیوں کا پیکٹ موجود ہے جنہیں کھانے کے بعد دو گھنٹے تک ہم پر بے ہوشی کی کوئی گیس یا نجکشناں نہیں کرے گا“..... عمران نے کہا۔

”تو کیا۔ یہ گولیاں ہم وہاں جا کر کھائیں ان کے سامنے“..... جو لیا نے حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا وقہ زیادہ سے زیادہ ہمارے کام آئے۔ نجاتے یہ پوائنٹ کتنے فاصلے پر ہوں“..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کاریں مسلسل ایک دوسرے کے آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں اور اب وہ شہر سے کافی فاصلے پر آپکے تھے کہ اچانک آگے جانے والی کار نے دائیں ہاتھ پر مڑنے کا اٹھ لیکر دینا شروع کر دیا اور اس کی رفتار بھی کم ہونے لگی تو عمران نے بھی رفتار کم کر دی اور اٹھ لیکر دینا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں دائیں طرف ایک پختہ سڑک پر مڑ گئیں جس کے دونوں طرف گھنٹے درخت تھے۔ اس سڑک پر بھی تقریباً چھ سات کلومیٹر سفر کے بعد وہ ایک قدیم اور بظاہر شکستہ نظر آنے والے زرعی فارم کی عمارت تک پہنچ گئے۔ یہ عمارت ایک وسیع احاطے میں بنی ہوئی تھی اور اس احاطے میں بھی قدیم دور کے گھنٹے اور چوڑے درخت کثرت سے موجود تھے۔ آگے والی کار عمارت کے سامنے جا کر کچھ گئی اور اس میں سوار دونوں افراد کار سے باہر نکل آئے۔ عمران نے بھی کار ان کے پیچھے لے جا کر روکی اور پھر وہ سب بھی کار سے نیچے اتر آئے۔ صدر اور تنوری کے ہاتھوں میں بیگ تھے۔

”آئیے جناب“..... ان میں سے ایک نے موڈ بانہ لبھ میں کھا اور عمارت کی اندر وہی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی چلتے ہوئے ان کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ پھر وہ ایک خاصے بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں خاصے قدیم دور کا فرنچیز موجود تھا لیکن یہ فرنچیز صاف سہرا تھا جیسے اس کی باقاعدہ صفائی کی گئی ہو۔

”یہاں الماری میں شراب کی بوتلیں موجود ہیں جناب۔ آپ اپنی مرضی کی شراب پی سکتے ہیں“..... انہیں اندر لے آنے والے نے کہا۔

”ہم شراب نہیں پیتے۔ البتہ ہمیں پانی چاہیے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پانی کی بوتلیں نچلے خانے میں پڑی ہیں“..... اسی آدمی نے قدرے قدرے حیرت بھرے لبھ میں کھا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ایک سائیڈ پر موجود بڑی سی الماری کھول دی۔ اس میں واقعی تین خانوں میں ہر قسم کی شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں جبکہ نچلے خانے میں منزل واٹر کی پیکٹ بوتلیں بھی موجود تھیں۔ شاید شراب میں ملانے کے لئے انہیں وہاں رکھا گیا تھا۔

”تمہارا بس کب آئے گا“..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہمیں بس کو آپ کے یہاں پہنچنے کی اطلاع دینا ہوگی۔ پھر بس یہاں کے لئے روانہ ہو گا لیکن پہلے تم ہمیں وہ رقم دکھاؤ تاکہ ہم بس کو پہتا سکیں کہ رقم موجود ہے“..... ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔

”انہیں رقم دکھاؤ“..... عمران نے صدر سے ہاتھ میں موجود بڑا سا بریف کیس میز پر رکھ کر اسے کھول دیا۔ بریف کیس ڈالروں کی گذیوں سے بھرا ہوا تھا۔

”اگر چاہو تو بیٹھ کر باقاعدہ گنتی کرو“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ان کی تعداد بیتاری ہے کہ رقم پوری ہوگی“..... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاڈ پسیکر کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”راکی بول رہا ہوں باس۔ پیشل ایکس پوائٹ سے“..... اس آدمی نے دوسری طرف سے رسیور اٹھتے ہی کہا۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے“..... دوسری طرف سے جیرٹو کی چیختی ہوئی مخصوص آواز سنائی دی۔

”مہمان۔ پیشل ایکس پوائٹ پر پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے رقم بھی چیک کر لی ہے۔ رقم موجود ہے“..... راکی نے موڈبانج میں جواب دیا۔

”اوکے۔ ہم پہنچ رہے ہیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو راکی نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

”آپ لوگ یہاں باس سے ملاقات کریں گے۔ ہمیں اجازت دیں“..... راکی نے رسیور کھکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہاں کوئی آدمی نہیں رہتا“..... عمران نے کہا۔

یہاں دو آدمی رہتے تھے لیکن آپ کی وجہ سے انہیں پہلے ہی یہاں سے بھجوادیا گیا ہے۔ باس مکمل رازداری چاہتے ہیں“..... راکی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ دوسرا آدمی خاموشی سے اس کے پیچھے مڑا اور پھر ان کی کار تیزی سے احاطے سے باہر نکل کر میں روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

”صفدر اور تنور۔ تم باہر جا کر چینگ کرو جبکہ کیپٹن ٹکلیل یہاں رہے گا۔ میں اور جولیا اس پوائٹ کی تلاشی لیں گے“..... عمران نے

کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس سے بچنے والی گولیاں کھالینی چاہیں“..... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے۔ مجھے اس کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ حالانکہ میں نے پانی کے بارے میں پوچھا بھی خاص طور پر اسی لئے تھا۔ عمران نے کہا اور پھر تنور نے اپنے ہاتھ میں موجود بیگ کھولا اور اس میں سے گولیوں کا پیکٹ نکال کر اس نے باہر رکھ دیا جبکہ جولیا نے الماری کھول کر اس میں سے پانی کی ایک بڑی سی بولٹ اٹھائی اور ساتھ پڑا ہوا گلاس اٹھا کر اس نے دونوں کو میز پر رکھ دیا۔ پھر سب نے باری باری دو دو گولیاں کھا کر پانی پی لیا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں اسلحہ وغیرہ سن بھال لینا چاہیے“..... صفر نے کہا۔

”پہلے ہم چیک کر لیں کہ اس پوائٹ میں آخرالیسی کیا خوبی ہے کہ جیرٹو نے رقم اور فارمولہ کے لین دین کے لئے اسے منتخب کیا ہے اور پھر ہمیں خاص طور پر یہاں اکیلے کیوں چھوڑا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بارودی اسلحہ زیر و کرنے کیلئے یہاں کوئی خاص انتظامات ہوں“..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر صفر اور تنور یہ رونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”اس کمرے میں فلم بنانے والا خصوصی لینز تو موجود ہے“..... عمران نے چھٹ کے درمیان بننے ہوئے بظاہر ایک لائٹ شیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ہاں واقعی۔ لیکن فلم کیوں بنائی جائے گی“..... جولیا نے جیران ہو کر کہا۔

”اس لئے تاکہ بعد میں آنے والے پاکیشی ایجنسٹوں یا پاکیشی حکومت کو بتایا جائے کہ لین دین فتحر ہوا ہے“..... عمران نے مکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ کرسی پر بیٹھا کیپٹن ٹکلیل بھی چونک پڑا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ یہ لوگ بے ایمانی پر تھے ہوئے ہیں۔ پھر تو“..... جولیا نے کہا۔

”ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہر حال یہ صرف میرا آئیڈی یا ہے“..... عمران نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اس پوری عمارت کی تلاشی لی جاسکے۔ جولیا بھی اس کے پیچھے چل گئی۔ جبکہ کیپٹن ٹکلیل رقم کی حفاظت کے لئے وہیں موجود رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفر اور تنور اندر داخل ہوئے۔

”باہر کوئی نہیں ہے۔ ہم نے دور دور تک چینگ کر لی ہے“..... صفر نے کہا۔

”کتنی دور تک“.....کیپٹن ٹکلیل نے پوچھا۔

”کافی فاصلے تک۔ باہر واقعی کوئی نہیں ہے۔“ صدر کی بجائے تنور نے کہا اور اسی لمحے عمران اور جولیا بھی اندر داخل ہوئے۔

”نیچے تہہ خانوں میں اسلحہ موجود ہے لیکن یہ عام اسلحہ ہے اور یہ بھی عام سا پوائنٹ ہے جیسے اکثر مجرم گروپوں کے پواخت ہوتے ہیں۔ البتہ فلم بنانے والے کیسرہ جدید ترین ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اسے ابھی حال ہی میں یہاں نصب کیا گیا ہے۔“.....عمران نے کہا تو صدر اور تنور فلم اور کیسرے کے الفاظ سن کر چونک پڑے تو عمران نے انہیں چھٹ میں موجود لائٹ شیڈ کے بارے میں بتایا۔

”لیکن اسکی وجہ“.....صدر نے کہا۔

”وجہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ باہر حال یہ ہے کیسرہ ہی۔ باہر حال تم بتاؤ باہر کی کیا پوزیشن ہے۔“.....عمران نے کہا۔

”باہر دوڑ دور تک کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔“.....صدر نے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے کہ اس کیسرے کو توڑ دیا جائے۔“.....تنور نے کہا۔

”ابھی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے آن ہی نہ کریں اور اس کے ٹوٹنے سے وہ لوگ مٹکوں ہو گئے تو فارمولہ بھی رسک میں پڑ جائے گا۔“.....عمران نے کہا۔

”فارمولہ ساتھ لے آئیں گے۔ اسے ویسے بھی ہم حاصل کر چکے ہوں گے۔“.....تنور نے کہا۔

”پہلے فارمولہ جائے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“.....عمران نے فیصلہ کن لجھے میں کہا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ایک کار کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران اور جولیا دونوں باہر احاطے والے حصے میں آگئے جبکہ ان کے باقی ساتھی وہیں اندر ہی رہ گئے۔ چند لمحوں بعد سیاہ رنگ کی بڑی سی کار عمارت کے سامنے آ کر کر گئی اور اس میں سے چار آدمی باہر نکل آئے جن میں سے ایک اپنے انداز سے ہی جیڑوںگ رہا تھا۔

”میرا نام جیڑو ہے۔“.....اس آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا جبکہ ایک آدمی کار کے ساتھ کھڑا رہا اور باقی دو آدمی جیڑو کے ساتھ آگے بڑھا تھے۔

”میرا نام عمران ہے اور یہ میری ساتھی ہے مار گریٹ۔“.....عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”رقم اندر ہے۔“.....جیڑو نے بے چین سے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ آؤ۔“.....عمران نے واپس مرتے ہوئے کہا اور پھر وہ بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوئے۔ جیڑو کے ساتھ اس کے دونوں آدمی بھی تھے۔

”کہاں ہے رقم۔“.....جیڑو نے ایک بار پھر بے چین سے لجھے میں کہا۔

”پہلے تم فارمولے کے بارے میں ہماری تسلی کرو۔ رقم کے بارے میں تمہارے آدمی پہلے ہی تسلی کر چکے ہیں۔“.....عمران نے خلک لجھے میں کہا تو جیڑو نے جیب میں ہاتھوں کرو ہی پیکٹ باہر نکال لیا جو اس سے پہلے کیلاڑ نے عمران کو دیا تھا۔ یہ وہی پیکٹ تھا جو عمران نے خود بنا کر کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا کے لئے بک کرایا تھا۔ جیڑو نے بھی اسے نہ کھولا تھا۔

”میرا خیال ہے کہ تم نے پیکٹ کھول لیا ہو گا اس لئے میں اپنے ساتھ پرو جیکٹ لے آیا تھا کہ فلم کو چیک کر سکوں لیکن پیکٹ ویسے ہی بند ہے اس لئے اب اسے چیک کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔“.....عمران نے پیکٹ کو الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ ہے رقم۔ سنبھال لو۔“.....عمران نے پیکٹ کو اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے میز پر موجود اس بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس میں رقم موجود تھی اور جیڑو کسی ایسے موصوم بچے کی طرح بیگ پر جھپٹا جیسے کافی عرصے بعد بچے کو اپنا پسندیدہ کھلونا ملا ہو۔ اس نے بیگ کھولا اور گذیاں نکال کر باہر میز پر رکھنے لگا۔ پھر اس نے باقاعدہ گذیاں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

عمران کے ساتھ کھڑا ہو گیا جبکہ جولیا، توریا اور کیپن ٹکلیں دوسری طرف سے باہر نکلے تھے اور ظاہر ہے وہ دوسری طرف موجود ہوں گے۔

”پہلے یہ بتا دو کہ تمہارا تعلق جیرٹو سے یا کسی اور سے“، عمران نے بڑے مطمئن لمحے میں کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ورنہ میں فائز کھول دوں گا اور پھر فارمولہ تمہاری لاش سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے“..... اس آدمی نے انتہائی کرخت لمحے میں کہا۔

”تو تم لوگوں کا خیال ہے کہ فارمولہ ہم جیب میں ڈال کر چل پڑے ہوں گے۔ ہمیں پہلے سے اندازہ تھا کہ ایسی کوئی کارروائی رقم لینے کے بعد ہمارے ساتھ ہو سکتی ہے“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ کیا فارمولہ تم زرعی فارم میں چھوڑ آئے ہو؟“ اس آدمی نے چونک کر کہا۔ اس کے لمحے میں بے چینی تھی۔

”تم پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ میں جانتا چاہتا ہوں کہ تمہارا تعلق کس سے ہے تاکہ میں اندازہ کر سکوں کہ تمہیں مزید کتنی رقم دے کربات ختم کی جاسکتی ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”ہمارا تعلق ایسے گروپ سے ہے جسے تم نہیں جانتے اور ہمیں رقم نہیں فارمولہ چاہیے“..... اس آدمی نے جواب دیا۔

”فارمولے کیلئے تمہیں ہمارے ساتھ واپس جانا ہو گا اور نہ تم قیامت تک فارمولہ تلاش نہ کر سکو گے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے ہم پر فائز کھولنے کی حماقت کی تو پھر تم کبھی بھی فارمولہ حاصل نہ کر سکو گے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم لوگ کار سے ہٹ کر ہماری طرف منہ کر کے قطار میں کھڑے ہو جاؤ“..... اس آدمی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”اوکے۔ جیسا تم چاہو“..... عمران نے مطمئن لمحے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر آگے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ مسلسل سر پر رکھے ہوئے تھے۔ صدر نے بھی اس کی پیروی کی جبکہ دوسری طرف سے جولیا، توریا اور کیپن ٹکلیں بھی عمران اور صدر کی طرح چلتے ہوئے آگے بڑھے اور پھر وہ سب ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہو گئے۔ ان سب کے چہرے سستے ہوئے تھے۔ توریکا چہرے غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ شاید عمران کی وجہ سے خاموش تھا۔

”ان کی تلاشی لو“..... اس آدمی نے اپنے ان ساتھیوں سے کہا جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں موجود تھے۔

”تلاشی ہماری لے سکتے ہو لیکن ہمارے ساتھ خاتون بھی ہے اسے ہاتھ مت لگانا ورنہ معاملہ بگڑ جائے گا“..... عمران نے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے جسم یا لخت مزید تن گئے کیونکہ وہ عمران کا اشارہ سمجھ گئے تھے۔

”اس عورت کی تلاشی علیحدہ لی جائے گی۔ ابھی ان چاروں کی تلاشی لو لیکن محتاط رہنا“..... اس آدمی نے کہا۔

”اور صرف تلاشی لینا۔ گدگدیاں مت نکالنا ورنہ میں دوڑ کر تمہارے باس کے پاس پہنچ جاؤں گا۔ میں گدگدیوں سے الرجک ہوں“..... عمران نے بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”زیادہ بکواس مت کرو۔ خاموش رہو“..... باس نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”ارے پھر گدگدی۔ میں کہہ دیتا ہوں“..... اچانک عمران کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی جیسے کمان تیر سے لکھتا ہے اس طرح عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے سامنے موجود چار مسلح افراد پر ٹوٹ پڑے۔ اس کے ساتھ ہی مشین پسل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چینوں سے ماحول گونج اٹھا۔ عمران اس آدمی پر جھپٹا تھا جو اس سے بات چیت کر رہا تھا۔ اس نے ایک لمحے میں اسے اٹھا کر زمین پر اس انداز میں پٹھ دیا تھا کہ اس کی گردن میں مخصوص بل آگیا اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا جبکہ باقی ساتھیوں نے باقی تین افراد کو ان کے سنبھلنے سے پہلے انہیں پوری قوت سے دھکے دے کر اچھال دیا تھا۔ ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل گئیں تھیں۔ ایک بار پھر مشین پسل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ماحول انسانی چینوں سے گونج اٹھا۔ وہ تینوں ختم ہو چکے تھے اور یہ فائز نگ صدر نے کی تھی جس نے دوڑتے ہوئے مشین پسل نکال لیا تھا۔

”ٹھیک ہے“..... تھوڑی دیر بعد جیرٹونے مطمئن لبجے میں کہا اور رقم کو واپس بیگ میں ڈال کر اس نے بیگ بند کیا اور اسے اٹھا کر پانے ایک آدمی کی طرف بڑھا دیا۔

”ایک منٹ جیرٹو“..... عمران نے کہا تو جیرٹو ایک جھٹکے سے مڑا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے خصوصی طور پر اس دور راز پوائنٹ کو اس لیں دین کے لئے کیوں منتخب کیا ہے جبکہ یہ لیں دین تو شہر میں کسی جگہ بھی ہو سکتا تھا“..... عمران نے کہا۔

”یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے سمجھے۔ میں نے جو مناسب سمجھا ہے وہی کیا ہے“..... جیرٹونے قدر سخت لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ یہ بتاؤ کہ یہاں خفیرہ کمرب نصب کرانے اور لیں دین کی باقاعدہ فلم بنانے کی کیا ضرورت تھی“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”صرف اس لئے کہ کل کو حکومت پا کیشیا یہ نہ کہہ سکے کہ اسے فارمولائٹیں ملا“..... جیرٹونے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی خاموشی سے واپس مڑ گئے اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بیرونی احاطے میں آگئے۔ عمران بھی اپنے ساتھیوں سمیت ان کے پیچھے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد جیرٹو کی کارٹیارٹ ہو کر مڑی اور پھر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی احاطے سے باہر نکل کر میں روڈ کی طرف بڑھتی چل گئی۔

”عمران صاحب۔ چیک کر لیں ایسا نہ ہو کہ پیکٹ کے اندر فارمولات تبدیل کرو دیا گیا“..... صدر نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ پیکٹ کو کھولا ہی نہیں گیا۔ اس پر میری مخصوص نشانیاں موجود ہیں“..... عمران نے مطمئن لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اب کیا پروگرام ہے۔ فارمولات تولی گیا ہے“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کچھ دریکھہ جاؤ۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گز بڑھ ضرور ہے جو نظر نہیں آ رہی“..... عمران نے کہا۔

”محض تو مجھے بھی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لیکن گز بڑھ کہاں ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ تو واقعی واپس چلے گئے ہیں“..... جولیا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمارے خلاف راستے میں کہیں نہ کہیں پکنگ کی گئی ہو گی“..... صدر نے کہا۔

”جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اب یہاں سے تو چلیں“..... تنویر نے اکتائے ہوئے لبجے میں کہا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے۔ لیکن بہر حال ہمیں محتاط رہنا ہو گا“..... عمران نے کہا اور پھر وہ سب دوسرا بیگ اٹھا کر اپنی کار میں لے آئے اور دوسرے لمحے کا رتیز رفتاری سے احاطے سے نکل کر واپس میں روڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ شروع شروع میں تو وہ لوگ بے حد چوکنار ہے لیکن جب زرعی فارم سے وہ کافی فاصلے پر پہنچ گئے تو ان کے اعصاب خود، بخود ڈھیلے پڑ گئے۔ میں روڈ اس زرعی فارم سے سات آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر تھا اس لئے انہیں میں روڈ تک پہنچتے پہنچتے تقریباً نصف گھنٹہ لگ گیا لیکن ابھی میں روڈ تھوڑے فاصلے پر ہی تھا کہ اچاک عمران نے پوری قوت سے بریک لگائے اور ٹائر ایک طویل چیخ مار کر سڑک پر جم سے گئے۔ کار ایک زور دار جھٹکے سے رک گئی تھی کیونکہ سڑک پر ایک بڑا سارہ خت سڑک کی چوڑائی میں گرا ہوا تھا۔

”خبردار۔ ہاتھ اٹھا کر باہر آ جاؤ اور نہ ایک لمحے میں ہلاک کر دیئے جاؤ گے“..... اسی لمحے ایک چینی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کی ساتھ ہی دونوں اطراف کے درختوں کی اوٹ سے چار چار مشین گنوں سے مسلح افراد سامنے آگئے۔

”لو بھی جو خطرہ ہمارے اعصاب پر سوار تھا وہ سامنے آئی گیا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اسی اطمینان سے کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ باہر آتے ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر سر پر کھلنے البتہ اس نے اپنی پشت کار سے لگا کر کھی تھی۔

”وہ فارمولہ کہاں ہے جو تم نے جیرٹو سے حاصل کیا ہے۔“ ایک آدمی نے بڑے سخت لبجے میں کہا۔ عقبی سیٹ سے صدر بھی باہر نکل کر

انہیں اپنے عقب میں موجود افراد کی طرف سے کوئی فکر نہ تھی کیونکہ وہ پہلے ہی اپنے عقب میں ہونے والی فائرنگ اور انسانی چینوں کی آوازیں سن چکے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ فائرنگ جولیا نے کی ہو گی۔ ظاہر ہے تلاشی لینے کے لئے ان لوگوں نے اپنی مشین گٹسیں کاندھوں سے لٹکائی ہوں گی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے اچانک دوڑپڑنے کی وجہ سے وہ سنچل ہی نہ سکتے تھے۔ ادھر عمران نے بھلی کی سی تیزی سے جھک کر اس آدمی کے سراور گروں پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں جھک کا دیا اور پھر اس نے سیدھا کھڑا ہو کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”گذ جولیا۔ تم نے بروقت کارروائی کی ہے۔“..... عمران نے مرکر مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تمہارا اشارہ سمجھ گئی تھی۔“..... جولیا نے صرت بھرے لبجے میں کہا۔

”ارے ارے۔ تو نیر کے سامنے تو یہ بات مت کرو ورنہ ابھی میری لاش بھی ان کے پاس پڑی ہوئی نظر آ رہی ہو گی۔“..... عمران نے سبھے ہوئے لبجے میں کہا تو باقی ساتھیوں کے سامنے ہوئے چہرے بے اختیار نارمل ہو گئے۔

”عمران صاحب۔ کیا یہ جیرو گروپ ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”دیکھو۔ اب اسی سے معلوم کرنا ہو گا۔ تم لوگ ادھر ادھر پھیل کر چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے دوسرا ساتھی کہیں اور ہوں اور فائرنگ کی آوازیں سن کر اچانک ہمارے سروں پر نہ پہنچ جائیں۔“..... عمران نے کہا صدر، تو نیر اور کیپن ٹکلیں سر ہلاتے ہوئے مڑے اور پھر آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ جولیا وہیں عمران کے ساتھ ہی کھڑی رہی۔ عمران نے جھک کر اس آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا کھڑا ہو کر اس نے اپنا پیر اس کی گروں کی سائیڈ پر رکھ دیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کا پیر آہستہ سے مخصوص انداز میں گھوما تو اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سستا ہوا جس ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا اور اس کے منہ سے بے اختیار خرخراہٹ کی تیز آوازیں نکلنے لگ گئیں۔

”کیا نام ہے تمہارا اور کس گروپ سے تمہارا تعلق ہے۔“..... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

”ہٹالو۔ پیر ہٹالو۔ مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں۔“..... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔ اس کے لبجے میں انتہائی بے چارگی سی تھی۔

”بولو۔ جواب دو ورنہ۔“..... عمران نے پیر کو اور پیچھے کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے پیر ہٹایا نہیں تھا۔

”مم۔ مم۔ میرا نام را سکر ہے۔ میرا تعلق بلیک سروں سے ہے۔ مجھے یہاں بس کیلارڈ نے بھیجا تھا۔“..... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اور جولیا دونوں کے چہروں پر را سکر کی بات سن کر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیلارڈ یا بلیک سروں کافار مولے سے کیا تعلق اور انہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہاں کیا کارروائی ہو رہی ہے۔“..... عمران نے سرد لبجے میں کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو کیلارڈ نے حکم دیا تھا کہ میں اپنے ساتھیوں اور یہاں پہنچوں اور یہاں اگر پہلے سے کچھ لوگ موجود ہوں تو انہیں ہلاک کر دوں اور پھر تمہاری کار روک کر تم سے فارمولہ حاصل کروں۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ تم لوگ پاکیشیائی انجمنت ہو اس لئے میں انہا وہند کارروائی نہ کروں ورنہ فارمولہ غائب بھی ہو سکتا ہے۔ پھر میں یہاں پہنچا تو یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اس لئے ہم یہاں چھپ گئے تاکہ تم سے فارمولہ حاصل کیا جاسکے۔“..... را سکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم فارمولہ حاصل کر کے کیا کرتے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”میں فارمولہ حاصل کر کے شارکلب جا کر کیلارڈ کے حوالے کر دیتا۔“..... را سکر نے جواب دیا۔ اسی لمحے صدر واپس آگیا۔

”عمران صاحب۔ یہاں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔“..... صدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اوے۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔“..... عمران پیر ہتھے ہوئے کہا تو راسکر تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”م۔ م۔ مجھے چھوڑ دو۔ پلیز۔“..... راسکر نے خوفزدہ سے لجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جاؤ۔“..... عمران نے کہا اور راسکر تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ یکخت جولیا کے ہاتھ میں موجود مشین پٹل سے تڑپاہٹ کی آوازیں نکلیں اور راسکر چیخ مار کر اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

”ارے یہ چھوٹی مچھلی تھی۔ خواہ مخواہ گولیاں ضائع کیں۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” مجرموں پر حرم کھانے کی عادت تمہیں کب سے پڑ گئی ہے۔ میں چیف کو پورٹ کروں گی ورنہ تمہاری یہ عادت کسی روز ہم سب کو لے بیٹھنے گی۔“..... جولیا نے غصیلے لجھے میں کہا۔

”میں نے ایک ڈاکٹر کا مضمون پڑھا تھا کہ مجرم دراصل مريض کے طور پر ٹریٹ کیا جائے۔ اب تم خود بتاؤ کہ مريضوں کو گولی ماری جاتی ہے۔“..... عمران نے مڑکرواپس کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”مس جولیا درست کہہ رہی ہیں عمران صاحب۔ میں بھی کافی عرصے سے محسوس کر رہا ہوں کہ آپ میں مجرموں پر حرم کھانے کی عادت پڑتی جا رہی ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”ارے ارے۔ مجرم خود تو نہیں بن جاتے۔ انہیں معاشرہ مجرم ہناتا ہے اس لئے اصل میں تو معاشرے کو ٹھیک کرنا چاہئے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہم نے ٹھیکنہیں لے رکھا معاشرے کو ٹھیک کرنے کا۔ اب کیا پروگرام ہے۔“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”راسکر نے جو کچھ بتایا ہے اس کا مطلب ہے کہ بلیک سروس کو اس ساری کارروائی کا پہلے سے علم تھا کہ جیز ٹو دس کروڑ ڈالر لے کر فارمولہ واپس کر رہا ہے۔ اس پر انہوں نے دوبارہ فارمولہ حاصل کرنا چاہا وہ اسکے پیچھے پھر پاگل ہو رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔ اس دوران کیپن ٹکلیں اور تنور یہ بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔

”پاگل تو ہونا ہی ہے تم جو اتنی بڑی بڑی رقمیں انہیں دیتے چلے آ رہے ہو۔“..... تنور نے بگڑے ہوئے لجھے میں کہا۔

”ارے ارے تم سب نے آج کیا میرے خلاف محاذ بنا لیا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب چلو یہاں سے اور فارمولہ پا کیشیاں سفارت خانے کے حوالے کر دتا کہ سفارتی بیگ کے ذریعے یہ پا کیشیاں پہنچ جائے۔ اس کے بعد ان دونوں تنظیموں سے حساب کتاب بھی چکانا ہے۔“..... جولیا نے اس طرح تحکمانہ لجھے میں کہا جسے مشن کی اصل لیڈر روہی ہو۔

”حساب کتاب۔ کیا مطلب۔ وہ رقمات پا کیشیا کی نہیں تھیں اس لئے کیا حساب کتاب۔“..... عمران نے چونکہ کہا جبکہ اس دوران کیپن ٹکلیں نے مڑک پر پڑے ہوئے درخت کو دھکیل کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔

”یہ رقمات ان مجرموں کی بجائے یہاں کے کسی خیراتی ادارے کو بھی دی جاسکتی ہیں ورنہ ان رقمات سے یہ مجرم مزید جرام کریں گے اور اس طرح ان کے جرام کا گناہ ہمارے کھاتے میں پڑتا رہے گا۔“..... جولیا نے کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ یہ بات تم نے پہلے کیوں نہیں بتائی۔ اوہ۔ یہ تو واقعی صدقہ جاریہ کی طرح گناہ جاریہ والا سلسہ بن جائے گا۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔“..... عمران نے پریشان سے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار شارٹ کر دی۔ باقی ساتھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔

”تم کسی کی سنتے ہی نہیں ہو۔ تمہیں کیا بتایا جائے۔“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ارے وہ تو میں اس لئے نہیں سنتا کہ باقی ساری عمر سنتا ہی تو ہے اس لئے چلو جتنا عرصہ نہیں سنتا وہ فائدے میں ہی جائے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو تیزی سے ٹرن دے کر اسے واپس زرعی فارم کی طرف موڑ دیا۔

”کیا مطلب۔ تم واپس کیوں جا رہے ہو؟..... جولیا نے حیرت سے کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ”تم خود ہی تو کہہ رہی ہو کہ حساب کتاب چکانا ہے،“ عمران نے بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا۔ ”تو اس کے لئے واپس جانے کی کیا ضرورت ہے؟..... جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ ”جہاں حساب کتاب ہوا ہے وہیں چکایا جا سکتا ہے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ حساب کتاب تو زرعی فارم میں ہوا اور اسے چکایا شہر کی کسی دوسری جگہ پر جائے؟..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ کی اس طرح واپسی نے واقعی ہمیں حیران کر دیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے؟..... صدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اتنی آسانی سے جولیا کو وہ کچھ نہیں بتائے گا جو وہ جانتا چاہتی ہے اور جولیا کی چھنچلاہٹ بڑھ کر غصے میں تبدیل ہو جائے گی۔

”خاص ہی نہیں بلکہ خاص الخاص“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب کو فارمولے پر شک پڑ گیا ہے؟..... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپشن شکیل نے کہا تو نہ صرف باقی ساتھی بلکہ خود عمران بھی کیپشن شکیل کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ”کیا۔ کیا مطلب۔ فارمولے پر شک۔ کیا کہہ رہے ہو؟..... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میرا خیال ہے یہ، کیونکہ ان لوگوں نے جس انداز میں حملہ کیا ہے اور ان کا تعلق جس طرح بتایا گیا ہے کہ بلیک سروس سے ہے اور اس آدمی نے بتایا ہے کہ انہیں بھی بتایا گیا تھا کہ ناسکو کے آدمی یہاں چھپے ہوں گے لیکن وہ یہاں موجود نہیں تھے۔ اس کے بعد عمران صاحب کی زرعی فارم واپسی سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں جا کر پروجیکٹ پر فارمولہ اچیک کرنا چاہیے۔“..... کیپشن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن تمہیں پوری تفصیل کس نے بتائی۔ میرے ساتھ تو جولیا ہی تھی۔ تم تو باقی ساتھیوں کے ساتھ گھوم پھر رہے تھے“..... عمران نے کہا۔ ”میں نے بتایا تھا انہیں“..... جولیا نے کہا۔

”لیکن ان باتوں سے یہ نتیجہ کیسے اخذ کر لیا تم نے؟..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ناسکو کے چیف جیئن نے پہلے بھی پلانگ بنائی تھی کہ ہمیں اصل فارمولہ دیا جائے اور پھر یہاں جب ہم پہنچیں تو اس کے آدمی ہمیں ہلاک کر کے ہم سے فارمولے جائیں۔ اس نے یہ دور راز زرعی فارم بھی اسی لئے منتخب کیا اور اتنے فاصلے کے بعد حملہ کا مطلب ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے زرعی فارم میں بے حد چوکنا ہوں گے اور ارڈر کے علاقے کو بھی چیک کر لیں گے لیکن انسانی نفیات کے مطابق پانچ چھوٹے کلومیٹر کا فاصلہ طے ہو جانے کے بعد ہم مطمئن ہو چکے ہوں گے اور ایسے وقت میں ہمیں آسانی سے ختم کیا جاسکتا ہے اور اس نے پلانگ بھی بھی بنائی ہو گئی۔ ایسی تنظیموں کے آدمی ایک دوسرے کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہوتے ہیں اس لئے یہ پلانگ بلیک سروس کے کنگ یا کیلارڈ تک پہنچ گئی اور اس نے فارمولہ حاصل کر کے اس سے مزید رقم کمانے کے لئے اپنے آدمی بھیج دیئے لیکن شاید عین وقت پر کسی بھی وجہ سے جیئن کا ارادہ تبدیل ہو گیا اور اس نے اصل کی بجائے جعلی فارمولہ یا جعلی پیکٹ ہمارے حوالے کر دیا۔ اس طرح اب اسے ہم پر حملہ کرنے کی ضرورت ہی نہ رہی اسی لئے اس نے فلم بھی بنائی تھی کہ فلم کے مطابق عمران صاحب نے بھی بھی بھی کہ فارمولہ اصل اور اب اس نئی پچونیشن کی وجہ سے عمران صاحب کو اس فارمولے پر شک پڑا ہے۔ پروجیکٹ گو گیک میں موجود ہے۔ لیکن یہ پروجیکٹ بھلی سے چلتا ہے اس لئے اس چینگ کے لئے قریب ترین اور مناسب ترین جگہ بھی زرعی فارم ہی ہو سکتا ہے۔“..... کیپشن شکیل نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیوں عمران۔ کیا کیپشن شکیل کا خیال درست ہے؟..... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اب حقیقتاً مجھے کیپشن شکیل کے ذہن سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ شاید اس نے ایسا کوئی خاص علم حاصل کر لیا ہے کہ یہ بغیر کسی کے

ذہن کو چیک کئے اور بغیر اسے محسوس کرائے اس کے ذہن میں ابھر آنے والے تمام خیالات اس قدر وضاحت سے پڑھ لیتا ہے۔ جو کچھ کیپن شکلیں نے کہا ہے میں نے واقعی سب کچھ سوچ کر واپس جانے کا فیصلہ کیا ہے۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ عمران کی موت کا وقت قریب آچکا ہے۔“ اچاک تو نوری نے کہا تو سب لوگ اچھے جیسے کار میں کوئی خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔

”یہ کیا بکواس ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔“..... جولیا نے یکخت غراتے ہوئے لبجھ میں کہا۔ باقی سب ساتھی بھی اس طرح نوری کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں نوری کے دماغی توازن پر شک پڑ گیا ہو۔

”کیپن شکلیں۔ تم میرے ذہن کا تجزیہ تو کرتے ہو۔ اب نوری کے ذہن کا تجزیہ بھی کر کے بتاؤ کہ اس نے یہ فقرہ کیوں اور کس پیرائے میں کہا ہے۔“..... عمران نے سُکراتے ہوئے کہا۔

”میری سمجھ میں واقعی نوری کی بات نہیں آئی۔“..... کیپن شکلیں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہارا علم صرف میرے ذہن کے پڑھنے تک محدود ہے۔ بہر حال میں بتاویتا ہوں کہ نوری یہ بات کس پیرائے میں کی ہے جس طرح تم نے میرے ذہن کا تجزیہ کر کے نتیجہ نکالا ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی میرے جیسا دماغ دیا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ میں خوش قسمتی سے ٹیک کا لیڈر بنادیا گیا ہوں جبکہ تم لیڈر نہیں ہو۔ اگر لیڈر بن جاؤ تو تمہارا ذہن بھی میری طرح فوری انداز میں کام کر سکتا ہے اور نوری کی اس بات کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ میرا مقابل سامنے لے آیا ہے اس لئے اب میری چھٹی ہونے والی ہے۔ کیوں نوری۔ میں نے درست کہا ہے۔“..... عمران نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ میرا واقعی سب کی مطلب تھا لیکن اب اپنا فقرہ واپس لیتا ہوں۔“..... نوری نے جواب دیا تو سب لوگ ایک بار پھر چونک پڑے۔

”کیوں۔ کیا ہوا ہے۔“..... اس بار عمران نے کہا۔ اس کے لبجھ میں بھی حیرت تھی۔

”اگر کیپن شکلیں تمہاری طرح میری بات کا مطلب سمجھ جاتا تو مجھے اس بات پر یقین آ جاتا۔ اب ایسا نہیں ہے کیونکہ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ کیپن شکلیں کا ذہن ابھی تمہارے ذہن سے بہت پیچھے ہے۔“..... نوری نے کہا۔

”اللہ کرے کیپن شکلیں کا ذہن ہمیشہ پیچھے ہی رہے۔“..... جولیا نے خلوص بھرے لبجھ میں کہا تو سب بے اختیار نہیں پڑے۔ اس دوران کا رزق فارم کے احاطے میں داخل ہو کر عمارت کے سامنے رک گئی تھی۔

”جولیا تم بیگ لے کر اندر میرے ساتھ آؤ جبکہ باقی ساتھی اوہرا دھر پھیل کر گمراہی کریں گے کیونکہ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا اور کار سے نیچے اتر آیا۔ جولیا سمیت باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ نوری نے عقبی طرف پڑا ہوا بیگ اٹھا کر جولیا کے حوالے کیا اور جولیا بیگ لے کر عمران کے پیچھے عمارت کی اندر وہی طرف بڑھ گئی۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی روپا لوگ کری پڑی بیٹھے ہوئے شارک نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھالیا۔

”شارک بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ایک نسوائی آوازنائی دی تو شارک بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”شارک بول رہا ہوں“..... اس نے ایک بار پھر اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

”جیرٹ بول رہا ہوں شارک۔ کیا تم سی ناپ فارمولہ خریدنے کے لئے تیار ہو یا نہیں“..... دوسری طرف سے ٹاسکو کے چیف جیرٹو کی آواز سنائی دی۔

”میں نے سنا ہے کہ تم نے یہ فارمولہ دس کروڑ ڈالر میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو فروخت کر دیا ہے۔ پھر یہ آفر کیوں کر رہے ہو؟“..... شارک نے بر اسمانہ بھاتے ہوئے کہا۔

”میں تمہاری طرح احمد نہیں ہوں شارک۔ میرا نام جیرٹ ہے جیرٹ۔ میں نے ان پاکیشیائیوں سے دس کروڑ ڈالر بھی وصول کر لئے ہیں اور فارمولہ بھی میرے پاس ہے“..... دوسری طرف سے جیرٹ نے کہا تو شارک بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا مطلب ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ لوگ اتنی آسانی سے تو مار کھانے والے نہیں ہوتے۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہوتے ہیں“..... شارک نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”ایک تو حکومت کے ایجنٹوں کو اس بات کا خواہ مخواہ زعم ہوتا ہے کہ وہ تربیت یافتہ ہیں اور دوسرے وہ سب سے غفلت۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتاتا ہوں کہ میں نے کیا کیا ہے تاکہ تمہاری تسلی ہو سکے“..... جیرٹ نے طنزیہ لبھے میں کہا۔

”اچھا۔ پھر تو واقعی میرے لئے یہ انتہائی حیرت انگیزیات ہے۔“ شارک نے کہا تو جیرٹ نے اسے ڈیل کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

”میرے پاس یہ فارمولہ دوبارہ پہنچا ہے۔ دونوں بار یہ ایک ہی پیکٹ میں بندھا اور میں نے دیکھا کہ پیکٹ پر ایسی جگہوں پر مخصوص نشانات بنائے گئے تھے جہاں سے اس پیکٹ کو کھولا جاسکتا تھا۔ ان نشانات کو دیکھ کر میرے ذہن میں ایک تجویز آگئی۔ میں نے ایک ماہ سے ایسے ہی نشانات علیحدہ تیار کرائے اور پھر اس پیکٹ کو کھول کر اس میں موجود مائیکروفلم کی ڈبیہ نکال کر اس کی جگہ ایک سادہ ڈبیہ رکھ دی اور پھر اسی طرح کے پیکنگ کاغذ کے ذریعے اس کو دوبارہ پیک کر دیا گیا اور مخصوص جگہوں پر وہ مخصوص نشانات بھی بنادیئے گئے اور اس انداز میں کہ وہ کسی صورت بھی مغلوب نہ ہو سکے۔ اس ایشیائی نے جس کا نام عمران تھا اس پیکٹ کو غور سے دیکھا اور انہی نشانات کی موجودگی کی وجہ سے وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے پیکٹ کو کھولے بغیر قبول کر لیا۔ اس طرح میں نے دس کروڑ ڈالر بھی وصول کر لئے اور فارمولہ بھی میرے پاس ہے اور وہ احمد جسے تم تربیت یافتہ کہہ رہے ہے، ہو سادہ مائیکروفلم لئے پاکیشی پکنچ جائے گا۔“..... جیرٹ نے مزے لے کر مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہاں جا کر جب اصل بات سامنے آئے گی تو وہ دوبارہ آجائے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ معاملات زیادہ بگڑ جائیں“..... شارک نے کہا۔

”میں نے اس لین دین کی باقاعدہ فلم بنائی ہے جس میں آوازیں بھی باقاعدہ نیپ شدہ ہیں۔ میں یہ فلم ثبوت کے طور پر پیش کر دوں گا اور کہوں گا کہ یہ ایجنٹ خود غدار ہے۔ اس نے خود ہی فارمولہ تبدیل کر لیا ہے اور ایجنٹ تو بہر حال غداری کرتے ہی رہتے ہیں“..... جیرٹ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن اب تم کتنی رقم ڈیماند کرو گے؟“..... شارک نے کہا۔

”میں یہ فارمولہ باقی ملکوں کو بھی فروخت کر سکتا تھا لیکن تمہیں میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تم نے پہلے اس فارمولے کو بالائی بالا اڑانے کی کوشش کی تھی۔ گویہ آدمیوں نے تمہارے ہائرشدہ آدمیوں کا خاتمہ کر کے فارمولہ مجھے پہنچا دیا اور مجھے تمہاری اس کوشش پر بے حد غصہ آیا تھا لیکن اب مجھے احساس ہوا کہ تم نے بہر حال اپنے طور خاصی دلیری سے کام لیا تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمہیں یہ فارمولہ انعام کے طور پر دے دیا جائے۔

تاکہ تم اپنی حکومت پر اپنی کارکردگی کی دھاک بٹھا سکو،..... جیرٹونے کہا۔

”انعام کے طور پر کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تھا ری بات“۔ شارک نے انتہائی حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”وہ کروڑا الرز کا مال اگر تمہیں دو کروڑا الرز میں مل جائے تو یہ کوئی قیمت تو نہ ہوئی۔ انعام ہی ہوا“..... جیرٹو ہنستے ہوئے جواب دیا۔

”لیکن دو کروڑا الرز کی ادائیگی کے بعد میری دھاک کیسے حکومت ساؤان پر بیٹھ جائے گی“..... شارک نے منہ بھاتے ہوئے کہا۔

”تم انہیں کہہ سکتے ہو کہ تم نے پا کیشیائی ایجنت سے اسے دو کروڑا الرز میں خرید لیا ہے جبکہ پا کیشیائی ایجنت نے اس کے دو کروڑا الرز ادا کئے ہیں اس طرح تمہاری دھاک تھا ری حکومت پر یقیناً بیٹھ جائے گی“..... جیرٹو نے کہا تو شارک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ جیرٹو کی اس بات سے سمجھ گیا تھا کہ وہ کیوں فارمولہ اسے فروخت کرنا چاہتا ہے تاکہ بعد میں وہ خود ہی یہ اطلاع حکومت پا کیشیائی تک پہنچا سکے کہ اس کے ایجنت نے یہ فارمولہ دو کروڑا الرز میں شارک کو فروخت کیا ہے۔

”تم دو کروڑا الرز صول کر چکے ہو اس لئے اب میں اس کے ایک کروڑا الرز دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں“..... شارک نے کہا۔

”نہیں۔ دو کروڑا الرز بھی صرف تمہارے لئے ہیں ورنہ دوسروں کے لئے تو ہی سابقہ رقم ہے“..... جیرٹو نے کہا۔

”لیکن جس طرح تم نے پا کیشیائی ایجنتوں سے فراڈ کیا ہے اس طرح تم میرے ساتھ بھی کر سکتے ہو“..... شارک نے کہا۔

”تم آدھی رقم پہلے دے دو اور فارمولہ اپنے ملک بھجوادو۔ وہاں سے جب ماہرین اس کی تصدیق کر دیں کہ یہ اصل ہے تو پھر تم آدھی رقم دے دینا“..... جیرٹو نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے لیکن ایک کروڑا الرز کی رقم مجھے حکومت سے صول کرنے میں کچھ وقت تو بہر حال الگ ہی جائے گا“۔ شارک نے کہا۔

”میں زیادہ سے زیادہ آج رات دس بجے تک انتظار کروں گا اس کے بعد معابدہ ختم“..... جیرٹو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر سو دا ہو گیا۔ میں سفارت خانے کے ذریعے رقم منگوا تا ہوں۔ لیکن اب تم سے رابطہ کیسے ہو گا“۔ شارک نے کہا۔

”میری خصوصی فریکونی نوٹ کر لو اس پر رابطہ کر سکتے ہو“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیرٹو نے خصوصی فریکونی بتا دی۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے“..... شارک نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور شارک نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر نجٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھا۔

”شارک بول رہا ہوں“..... شارک نے سپاٹ لبھے میں کہا۔

”کیلارڈ بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے بلیک سروں کے نمبر کیلارڈ کی آواز سنائی دی تو شارک بے اختیار چوک پڑا۔

”اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے“..... شارک نے کہا۔

”سی ناپ فارمولہ خریدنے میں انٹرنسڈ ہو یا نہیں“..... دوسری طرف سے کیلارڈ نے کہا تو شارک محاورہ نہیں بلکہ حقیقتاً کری پر بے اختیار اچھل پڑا۔

”سی ناپ فارمولہ۔ کیا مطلب۔ وہ تمہارے پاس کہاں ہے۔ تم نے تو اسے پا کیشیائی ایجنت کو فروخت کر دیا تھا اور وہاں سے وہ جیرٹو کے پاس پہنچ گیا ہے“..... شارک نے کہا۔

”ہاں اور جیرٹو نے وہ کروڑا الرز میں اسے پا کیشیائی ایجنتوں کو فروخت کر دیا لیکن پا کیشیائی ایجنتوں سے یہ فارمولہ اب بلیک سروں کے پاس پہنچ چکا ہے“..... کیلارڈ نے کہا۔

”وہ کیسے۔ کیا پا کیشیائی ایجنتوں نے اسے تمہارے پاس فروخت کر دیا ہے“..... شارک نے کہا۔

”نہیں۔ انہیں ہلاک کر کے ان سے یہ فارمولہ حاصل کیا گیا ہے“..... کیلارڈ نے جواب دیا۔

”تم نے اب اسے چیک کیا ہے“..... شارک نے قدرے طنزیہ لبھے میں کہا۔

”میں نے کیا چیک کرنا ہے۔ وہ وہی فارمولہ ہے جو جیرٹو نے انہیں فروخت کیا ہے۔“.....کیلارڈ نے جواب دیا۔

”تو پھر پہلے اسے چیک کرو۔ وہ فارمولہ انہیں ہے بلکہ سادہ فلم کی ڈبی ہے۔ فارمولہ جیرٹو کے پاس ہے۔“.....شارک نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات۔“.....کیلارڈ کے لمحے میں بے پناہ حیرت تھی۔

”اس میں سمجھ میں نہ آنے والی کوں سی بات ہے۔ کہہ تو رہا ہوں کہ اصل فارمولہ تمہارے پاس نہیں ہے اس پیکٹ میں فارمولے کی جگہ سادہ مائیکروفلم ہے۔ تم چیک کرو۔“.....شارک نے کہا۔

”ابھی فارمولہ میرے پاس نہیں پہنچا لیکن بہر حال وہ کسی بھی لمحے پہنچ سکتا ہے لیکن تم یہ بات کس بنیاد پر کر رہے ہو۔“.....کیلارڈ نے کہا۔

”اس بنیاد پر کہ جیرٹو تمہارے فون آنے سے چند لمحے قبل اس کا سودا مجھ سے کیا ہے۔ اس نے مجھے خود بتایا ہے کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں سے دس کروڑ ارب روپے کے انہیں سادہ فلم دے دی ہے اور اب اس نے مجھ سے اس کا سودا کیا ہے۔“.....شارک نے کہا۔

”اوہ۔ اس نے یقیناً تم سے غلط بیانی کی ہے۔ وہ اب تم سے بھی رقم وصول کرنا چاہتا ہے۔“.....دوسرا طرف سے کہا گیا تو شارک ایک بار پھر چھل پڑا۔

”اوہ۔ تم اتنے یقین سے کیے کہہ سکتے ہو۔“.....شارک نے کہا۔

”اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو اسے کیا ضرورت تھی اپنے پوائنٹ سے چھکلو میٹر کے فاصلے پر اپنے آدمی تعینات کرنے کی کہ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے ان سے یہ فارمولہ حاصل کریں۔“.....کیلارڈ نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کھل کر بات کرو کیلارڈ۔“.....شارک نے کہا۔

”ایک شرط ہے۔ تم اسے کچھ نہیں بتاؤ گے۔“.....کیلارڈ نے کہا۔

”وعدہ رہا۔ ویسے بھی تم میری عادت جانتے ہو۔“.....شارک نے کہا تو کیلارڈ نے اسے جیرٹو کی ساری منصوبہ بندی تفصیل سے بتا دی جو اس کے ہیڈکوارٹر میں موجود اس کے خاص آدمی نے بتائی تھی۔

”لیکن پھر تمہارے پاس یہ فارمولہ کیسے پہنچ جائے گا۔“.....شارک نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

”میرے آدمی وہاں پہنچیں گے اور وہ ناسکو کے آدمیوں کو ہلاک کر کے پھر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کریں گے اور ان سے فارمولہ حاصل کر کے مجھ تک پہنچا دیں گے۔“.....کیلارڈ نے کہا۔

”اوہ۔ یہ بات ہے تو پھر پہلے فارمولہ چیک کرو۔ اگر یہ اصل فارمولہ ہوا تو مجھے فون کرنا۔ میں تمہیں اس کی معقول قیمت دوں گا۔“.....شارک نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔“.....کیلارڈ نے کہا اور شارک نے رسپور کھدیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ جیرٹو اس طرح مجھ سے انتقام لینا چاہتا ہے۔“.....شارک نے بڑا تھا ہوئے کہا۔ گو کیلارڈ کے فون آنے سے پہلے وہ فوری طور پر سڑاں کے سفیر سے رابطہ کر کے اس سے رقم کی بات کرنا چاہتا تھا لیکن اب اس نے یہ فیصلہ تبدیل کر دیا تھا تاکہ پہلے یہ بات کنفرم ہو جائے کہ اصل فارمولہ اس کے پاس ہے اس لئے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہ کی۔☆

☆☆☆☆

عمران نے کمرے میں پہنچ کر فارمولے والا پیکٹ جیب سے نکلا اور اسے ایک بار غور سے دیکھنے لگا۔ جولیا اس کے ساتھ خاموش کھڑی تھی جبکہ باقی ساتھی باہر نگرانی پر مامور تھے۔

”لگتا تو یہ ٹھیک ہے لیکن“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اگر ٹھیک ہے تو پھر چیک کرنے کی کیا ضرورت ہے؟“..... جولیا نے کہا۔

”اب چیک کرنا ضروری ہو گیا ہے کیونکہ جیروکی طرف سے پہلے پروگرام سے ہٹ جانا بتا رہا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہوا ہے ورنہ وہ لازماً پہلے پروگرام کے مطابق باہر اپنے آدمی تعینات کر دیتا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کے کارکے اندر استر میں موجود ایک باریک بھل والا استر اس نکلا اور اس کی مدد سے اس نے پیکٹ کی ایک سائیڈ کوکٹ دیا۔ چند لمحوں بعد پیکٹ میں سے فارمولے کی ڈبیا باہر آگئی۔ عمران نے میز پر موجود بیگ کھولا اور اس میں موجود مائیکروفلم پروجیکٹر کاں کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر اس کی لیڈ دیوار میں موجود بیکلی کی ساکٹ میں لگا کر اس نے مائیکروفلم کی ڈبیا کھول کر اندر سے مائیکروفلم نکالی اور اسے پروجیکٹر کے مخصوص خانے میں ڈال کر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ جدید پروجیکٹر کے اندر بنی ہوئی چھوٹی سی سیکرین روشن ہو گئی اور اس پر روشنی کے جھمکے سے ہونے شروع ہو گئے۔ عمران نے ایک اور بیٹن پر لیں کیا اور پھر ہاتھ ہٹالئے۔ اس کی اور جولیا دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اب سکرین کھل طور پر روشن ہو چکی تھی لیکن اس پر کسی قسم کے حروف نہ ابھر رہے تھے۔ عمران نے فلم چلنے کے بارے میں نمبر ز نظاہر کرنے والے خانے کو دیکھا تو اس کے ہونٹ بے اختیار بھیجن گئے۔ اس خانے میں نمبر مسلسل آگے بڑھ رہے تھے لیکن سکرین خالی تھی۔

”یہ کیا مطلب ہوا۔ فلم چل کیوں نہیں رہی؟“..... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”فلم تو چل رہی ہے۔ یہ نمبر بتا رہے ہیں کہ آدمی فلم چل چکی ہے؟“..... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

”پھر فارمولہ سکرین پر کیوں نہیں آ رہا؟“..... جولیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”فلم میں فارمولہ موجود ہو تو سکرین پر آئے۔ یہ فلم سادہ ہے۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ پیکٹ پر موجود تمہاری لگائی ہوئی نشانیاں درست ہیں اور پیکٹ کھولا ہی نہیں گیا۔ پھر۔“..... جولیا نے کہا۔

”یا تو اسے کھولے بغیر کسی اور انداز میں فلم تبدیل کر دی گئی ہے یا پھر اسے اس انداز میں کھولا اور پھر بند کیا گیا ہے کہ میری نظریں بھی دھوکہ کھا گئی ہیں۔ تیری کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پروجیکٹر آف کر دیا۔

”پھر اب کیا ہو گا؟“..... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔“..... عمران نے لیڈ کو دیوار میں موجود ساکٹ سے علیحدہ کر کے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم پھر دھوکہ کھا گے۔ حیرت ہے۔“..... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار بنس پڑا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ میں دھوکہ نہیں کھا سکتا۔“..... عمران نے پروجیکٹر کو لپیٹ کر واپس بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔

”اب تک تو میرا یہی خیال تھا کہ تم جیسے آدمی کو دھوکہ دینا ناممکن ہے۔“..... جولیا نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں اس قدر چالاک اور عیار ہوں کہ مجھے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔“..... عمران نے بیگ کی زپ بند کر کے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

”چالاکی اور عیاری کی بات نہیں ہے۔ عقلمندی اور ہوشیاری کی بات ہے۔“..... جولیا نے جواب دیا۔

”اگر میں عقلمند اور ہوشیار ہوتا تو کیا اس طرح اب تک کنوارہ ہی پھر رہا ہوتا کیونکہ اس دنیا میں جو اتنا عقلمند ہو جانے کے باوجود کنوارہ رہ جائے اسے سادہ لوح ہی کہا جاسکتا ہے۔“..... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”اور جو خود ہی کنوارہ رہنے کا فیصلہ کر لے اسے کیا کہا جاسکتا ہے۔“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بے چارہ۔“..... عمران نے بڑے معصوم سے لمحے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تم واقعی بے چارے ہو اور بے چارے ہی رہو گے۔“..... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں کرے سے نکل کر باہر برآمدے میں پہنچ گئے۔

”بے چاروں کی ٹیم کا لیڈر بے چارہ ہی بن سکتا ہے۔ کیوں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ کا مودہ بتا رہا ہے کہ معاملات درست ہیں۔“..... ایک سائیڈ سے صدر نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”ابھی تک تو درست ہیں لیکن کسی بھی وقت بگز سکتے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔“..... صدر نے حیران ہو کر کہا۔

”ابھی تمہیں جولیا نہستی اور مسکراتی ہوئی نظر آرہی ہے اس لئے معاملات درست ہیں لیکن کسی بھی وقت اس کا ہاتھ اس کی طرف بڑھ سکتا ہے اور اس وقت معاملات بگز جائیں گے اس لئے تو میں تنور کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ کہاں ہے تاکہ جب معاملات بگزیں تو وہ انہیں برداشت کر سکے۔“..... عمران نے احاطے میں پہنچ کر کارکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”میرا مطلب فارمولے سے تھا۔ اس کا کیا ہوا۔“..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”عمران وہو کہا گیا ہے۔ پیکٹ میں سادہ فلم ہے۔“..... جولیا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار اچھل پڑا۔

”سادہ فلم۔ اور۔ لیکن عمران صاحب تو کہہ رہے تھے کہ انہوں نے پیکٹ کی خصوص نشانیاں چیک کر لی ہیں۔“..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جیرنوں اس سے زیادہ چالاک اور ہوشیار ثابت ہوا ہے۔“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کی پہنچ فکلیل اور تنور بھی کارکے پاس پہنچ گئے اور جب انہیں معلوم ہوا کہ فلم سادہ تکلیل تو تنور کا چہرہ بے اختیار بگز گیا۔

”اب تک بارہ کروڑ ڈالرز دے چکے ہو تم ان گھنیا بدمعاشوں کو اور نتیجہ کیا لکھا ہے سادہ فلم۔“..... تنور نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”ہاں عمران صاحب۔ تنور کی بات درست ہے۔ اس بار آپ کی ساری منصوبہ بندی غلط ثابت ہوئی ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”چلو شکر ہے اب تو کسی کو میری سادہ لوگی پر یقین آجائے گا اور پھر خزانہ بہار میں بدل جائے گی ورنہ عقلمندی تو میرے لئے واقعی بلاجے جان بن گئی تھی۔“..... عمران نے کارکی عقبی دروازہ کھول کر بیگ عقبی سیٹ کے پیچھے رکھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں فوری طور پر اس جیرنو پر ہاتھ ڈالنا ہو گا ورنہ اب اس کی حتی الوع کوشش ہو گی کہ وہ فارمولہ فروخت کر دے۔“..... کی پہنچ فکلیل نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی کرنا ہو گا۔ بہر حال یہاں سے چلو۔“..... عمران نے ڈرائیور نگ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈرائیور نگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر اور باقی ساتھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تو عمران نے کارموڑ کر احاطے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دی۔

”اب کیا ہم ناٹسکو کے ہیڈ کوارٹر ز Jar ہے ہیں۔“..... جولیا نے کہا۔

”نبیں۔ وہ ایک تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے چاہے یہ تنظیم بدمعاشوں کی ہی کیوں نہ ہو۔ بہر حال تنظیم ہی ہے اور دوسری بات یہ ہے اور کہ ہم نے ہر قیمت پر پہلے فارمولہ حاصل کرنا ہے کیونکہ ابھی ہم زخمی ہیں اور پوری طرح فٹ نبیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ یہ فارمولہ ایک چھوٹی سی ڈبیہ میں بند ہے۔

اور اسے کسی بھی جگہ کسی بھی کلب میں کسی بھی لارک میں کسی بھی سیف میں رکھا جاسکتا ہے اور ضروری نہیں کہ یہ فارمولہ ناسکو کے ہیڈ کوارٹر کے سیف میں ہی رکھا گیا ہو۔..... عمران نے اس بار سخیدہ لبجھ میں کہا۔

”اوہ واقعی۔ لیکن پھر فارمولہ کیسے حاصل ہوگا؟..... جولیا نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”جس طرح فارمولہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ رقم دے کر۔..... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم پھر بدمعاشوں کو رقم دینے کی سوچ رہے ہو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا تم واقعی احمق ہو گئے ہو؟..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنوری نے کہا۔

”میں نے کہا ہے میں پہلے فارمولہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد دی ہوئی ساری رقم الگوانی جاسکتی ہے ورنہ فارمولہ ہمیشہ کے لئے بھی غائب ہو سکتا ہے اور ہم چاہے را گونا کے تمام بدمعاش ہلاک کر دیں ہمارے ہاتھ پر کچھ نہیں آئے گا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کے لئے آپ نے ظاہر ہے کہ کوئی پلانگ تو سوچی ہو گی۔..... صدر نے کہا۔

”ہا۔ ایک پلان میرے ذہن میں آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ساڑاں حکومت کے نمائندے شارک پر ہاتھ رکھا جائے پھر ہی فارمولہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب نے درست سوچا ہے۔ جیڑوں کروڑا الرزکی بھاری رقم بھی حاصل کر چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہمارے ساتھ فراڈ بھی کر لیا ہے اس لئے اب وہ کوشش کرے گا کہ فارمولہ کسی ایسی حکومت کے ایجنت کے پاس کم رقم میں فوری فروخت کر دے جس سے اسے فوری رقم بھی مل سکے۔..... کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”یہ تو ضروری نہیں کہ وہ ایجنت شارک ہی ہو۔ اسرا میں کا بھی تو کوئی ایجنت ہو سکتا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”میں نے یہ نہیں کہا کہ جیڑو، شارک کو ہی فارمولہ فروخت کرے گا۔ میں نے کہا ہے کہ شارک کے ذریعے فارمولہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن کس طرح۔ کیا شارک فارمولہ حاصل کر کے ہمیں دے دے گا؟..... جولیا نے کہا۔

”اگر شارک کا قدو مقامت ہم میں سے کسی سے ملتا جلتا ہوا تو پھر تو شارک واقعی پابند ہو جائے گا اور نہ پھر اسے مجبور کیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس بار سب نے سوائے تنوری کے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی پلانگ سے متفق ہو گئے ہوں البتہ تنوری خاموش بیٹھا ہوا تھا اس کا چہرہ دیسی ہی گزر اہوا تھا۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ شارک کہاں مل سکے گا؟..... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”ہا۔ میں نے معلوم کر لیا تھا کہ وہ شارک ہوٹل کا مالک اور منیر ہے اور اس کا اٹھنا بیٹھنا شارک ہوٹل میں ہی ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی شارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”لیں۔ شارک بول رہا ہوں“.....شارک نے ایسے مخصوص لمحے میں کہا۔

”کیلارڈ بول رہا ہوں شارک۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تمہیں بتا سکوں کہ فارمولہ ہمارے ہاتھ نہیں لگ سکا۔“..... دوسری طرف سے بلیک سروس کے کیلارڈ کی آواز سنائی دی تو شارک بے اختیار چونک پڑا۔

”کیوں۔ کیا ہوا ہے؟..... شارک نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ جیڑو نے اپنا پلان یعنی آخری لمحات میں بدل دیا تھا جس کا علم مجھے نہ ہو سکا۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ہمارے آدمیوں کی لاشیں وہاں سے ملی ہیں اور نہ وہاں پا کیشیائیوں کی لاشیں ہیں اور نہ ہی ٹاسکو کے آدمیوں کی۔ اس سے میں نے یہی تیجہ نکالا ہے کہ جیڑو نے غلط فارمولہ پا کیشیائیوں کے حوالے کیا اور ان سے رقم لے لی۔ اس لئے اس نے اپنے آدمیوں کو وہاں تعینات کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی اور اس لئے اس نے تمہیں فارمولہ خریدنے کی آفر کی ہے۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”چیڑوایسا ہی آدمی ہے۔ مجھے پہلے سے بھی خیال تھا لیکن تمہاری بات سن کر میں شک میں پڑ گیا تھا۔ بہر حال تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب دس بجے سے پہلے مجھے کم از کم ایک کروڑا الرز کا بندوبست کرنا پڑے گا تا کہ فارمولہ اخیر یدا جائے“.....شارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ تمہاری قسم میں تھا اس لئے تم ہی اسے حاصل کرو گے۔ مجھے تو ان بے چارے پا کیشیائی اینجنٹوں کی قسم پر افسوس ہو رہا ہے کہ انہوں نے پہلے مجھے دو کروڑ ڈالرز ادا کئے پھر انہوں نے جیڑو کو دس کروڑ ڈالرز ادا کئے لیکن فارمولا پھر بھی انہیں نہ مل سکا“..... کیلا روڈ نے منتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ تو قسمت کی بات ہے۔ میں تو سیلے واقعی ما یوس ہو گیا تھا"..... شارک نے بھی ہستے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ وش یو گڈ لک“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سنارک نے رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب اتنی جلدی سفارت خانے والے ایک کروڑ ڈالر زکا بندوبست نہ کر سکیں گے کیونکہ انہیں بہر حال حکومت ساؤان کے اعلیٰ افران سے منظوری وغیرہ لینے کی طویل کارروائی کرنا پڑے گی اور جیڑو کے مزاج کے بارے میں بھی وہ جانتا تھا کہ اگر دس بجے تک اس نے ایک کروڑ ڈالر زکا دانہ کئے تو پھر وہ فارمولہ فروخت کرنے سے ہی انکار کر دے گا اس لئے وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ فوری طور پر ایک کروڑ ڈالر زکا سے حاصل کرے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے رسیور اٹھا لیا اور نمبر یو ایس کرنے شروع کر دیئے۔

”پیراگون کمپنی“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”شارک ہوٹل سے شارک بول رہا ہوں۔ مارٹی سے بات کراؤ۔“ شارک نے کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”هیلو۔ مارٹی بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

”مارٹی۔ میں شارک بول رہا ہوں۔ مجھے ایک کروڑ ڈالر زنقدیا اتنی رقم کا گارڈنڈ چیک چاہئے۔ دو تین روز میں رقم بھی واپس کر دی جائے گی اور منافع بھی ادا کر دیا جائے گا۔“.....شارک نے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ہم دس فیصد منافع پر کام کرتے ہیں۔ اگر تمہیں منظور ہے تو بات ہو سکتی ہے۔“..... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لجھے میں کہا گیا۔

”مجھے منظور ہے لیکن رقم مجھے فوری چاہئے“..... شارک نے کہا۔

”اوکے۔ چونکہ تم خود یہ رقم لے رہے ہو اس لئے کسی گارنٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں گارنڈ چیک بھیج رہا ہوں۔ میرا آدمی آرہا ہے اس کا نام میکملن ہے اسے رسید دے دینا اور یہ بھی بتا دوں کہ وعدے کے مطابق اگر ادا بیگن نہ ہوگی تو منافع بڑھنا شروع ہو جائے گا۔“..... مارٹی نے اسی طرح سپاٹ اور کار و باری لجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ تم میکملن کو بھیج دو۔“..... شارک نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کٹی نمبر پر لیس کر دیئے۔

”چیلیس بول رہی ہوں کاڈنٹر سے۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

”شارک بول رہا ہوں چیلیس۔ ابھی پیرا گون کمپنی کا آدمی میکملن آئے گا۔ اسے فوراً میرے آفس بھجوادینا میں انتظار کر رہا ہوں۔“..... شارک نے کہا۔

”لیں باس۔“..... دوسری طرف سے موڈبانہ لجھے میں کہا گیا تو شارک نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لاگ رینچ کا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے آن کیا اور اس پر جیرٹو کی بتائی ہوئی فریکوننسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ شارک کا لانگ۔ اوور۔“..... فریکوننسی ایڈ جسٹ کر کے شارک نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”لیں۔ جیرٹو بول رہا ہوں۔ اوور۔“..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیرٹو کی آواز سنائی دی۔

”میں نے ایک کروڑ ڈالر زکے گارنڈ چیک کا بندوبست کر لیا ہے جیرٹو۔ اوور۔“..... شارک نے کہا۔

”کیا رقم تم تک پہنچ چکی ہے۔ اوور۔“..... جیرٹو نے چونک کر پوچھا۔

”ابھی دس بارہ منٹ میں پہنچ جائے گی۔ اوور۔“..... شارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر میں اپنا آدمی فارمولے کے بھیج دیتا ہوں۔ اسے چیک دے دینا اور باقی رقم کا چیک بھی ایک ہفتے کے اندر اندر مجھے مل جانا چاہیے۔ اوور۔“..... جیرٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ لیکن خیال رکھنا۔ کوئی دھوکہ نہ کرنا ورنہ معاملات بے حد خراب ہو جائیں گے۔ اوور۔“..... شارک نے کہا۔

”تم سے دھوکہ کر کے میں نے کیا لیتا ہے۔ تمہیں اصل فارمولے میں جائے گا۔ اوور۔“..... دوسری طرف سے جیرٹو نے ہستے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ کیا نام ہے تمہارے آدمی کا۔ اوور۔“..... شارک نے کہا۔

”میرا خاص آدمی ہے ایڈورڈ فشر۔ تم بھی اسے جانتے ہو۔ وہ آئے گا فارمولے کر۔ اوور۔“..... جیرٹو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں۔ کب تک پہنچ جائے گا۔ اوور۔“..... شارک نے کہا۔

”ایک گھنٹے تک پہنچ جائے گا۔ اوور۔“..... جیرٹو نے کہا۔

”ایک گھنٹے تک۔ اتنی دیر۔ اوور۔“..... شارک نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”وہ میرے ساتھ ہے اور اس وقت را گوتا سے کافی دور ایک خاص علاقے میں موجود ہوں۔ اس لئے اسے یہاں سے تم تک پہنچنے میں

ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ اور، ..... جیر نے کہا۔

”کیا تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے راگونا سے باہر چلے گئے تھے۔ اور، ..... شارک نے حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”آنندہ ایسی بات سوچنا بھی نہ۔ میں پاکیشیائی ایجنٹوں سے ڈروں گا۔ ویسے بھی وہ اطمینان سے پاکیشیا واپس چلے جائیں گے۔ مجھے ان سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں ایک اہم کام کی وجہ سے یہاں آیا ہوں اور فارماولے کی اہمیت کے پیش نظر وہ میرے پاس ہے۔ اور ایندھ آں، ..... دوسری طرف سے غصیلے لبھ میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسیمیز آف کیا اور اسے واپس دراز میں رکھ کر اس نے دراز بند کر دی۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اسے اطلاع ملی کہ پیرا گون کمپنی کا آدمی میکملن پہنچ گیا ہے تو اس نے اسے آفس میں بلالیا اور پھر تھوڑی دیر بعد میکملن آفس میں آیا۔ اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر شارک کی طرف بڑھا دیا۔

”بیٹھو میکملن، ..... شارک نے لفافہ لیتے ہوئے کہا تو میکملن میز کی دوسری طرف موجود کری پر بیٹھ گیا۔ شارک نے لفافہ کھولا اور اندر موجود چیک نکال کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ یہ واقعی ایک کروڑ ڈالر زکا گارڈن چیک تھا۔ اس نے اطمینان بھرے انداز میں لمبا سانس لیا اور پھر چیک کو لفافہ میں ڈال کر اس نے لفافہ میز کی دراز میں رکھ دیا۔

”اس کی رسید دے دیں، ..... میکملن نے کہا تو شارک نے اثبات میں سر ہلا کیا اور پھر میز پر پڑے ہوئے اپنے ہوٹل کے پیڈ کو اپنی طرف کھسکایا۔ اس نے قلمدان سے قلم نکالا اور پھر رسید لکھ کر اس نے نیچے نہ صرف اپنے دستخط کر دیئے بلکہ مخصوص مہر بھی لگادی اور پھر رسید کا گاند پیڈ سے علیحدہ کر کے اس نے میکملن کی طرف بڑھا دیا۔ میکملن نے ایک نظر رسید کو دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور اٹھ کر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ اب شارک کو ایڈورڈ فشر کا انتظار تھا کہ وہ اس سے فارمولہ حاصل کر سکے۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور فتح مندی کے آثار نمایاں تھے۔



عمران نے کارشارک ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اسے ایک طرف بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں رنگ برجی اور جدید ماڈل کی کاریں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ کار ایک سائیکل پروک کروہ سب نیچے اتر آئے۔

”ہم نے کوئی ہنگامہ نہیں کرنا۔ سمجھے۔ کیونکہ ایسی اطلاعات بہت دور تک اور فوری پہنچ جاتی ہیں۔ اگر ہنگامے کی اطلاع جیزٹک پہنچ گئی تو پھر ہمارا سارا پلان ختم ہو جائے گا۔“..... عمران نے ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے آہستہ سے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”لیکن کیا شارک آسانی سے کام پر تیار ہو جائے گا۔“..... صدر نے کہا۔

”دیکھو۔ فی الحال اس سے ملاقات تو ہو۔“..... عمران نے گول مول سے لبھ میں جواب دیا اور پھر وہ ہوٹل کے ہال میں داخل ہو گئے۔ یہاں خاص اشخاص تھاں کین شور و غل نہیں تھا۔ ہال کی سجاوٹ اور وہاں موجود افراد کو دیکھ کر صاف معلوم ہوا جاتا تھا کہ یہ ہوٹل جرام پیش افراد کا اڈا نہیں ہے بلکہ متوسط اور شریف لوگوں کا ہوٹل ہے۔ ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے تین نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے دو دیپر زکوسروں دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک سامنے فون رکھے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی کاؤنٹر کے قریب پہنچا اس لڑکی نے چونک کران کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”لیں سر۔“..... لڑکی نے کار و بار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم ناراک سے آئے ہیں اور شارک سے ملنا ہے ایک بنسٹاک کے سلسلے میں۔“..... عمران نے بڑے مہذبانہ لیکن خالصتاً ایکریمی لبھ میں کہا۔

”کیا آپ کی ملاقات بس سے طے ہے۔“..... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

”طے تو نہیں ہے لیکن طے ہو سکتی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کا ایک نوٹ ٹکال کر اس لڑکی کی طرف اچھال دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اچھا نہیں ہے۔“..... لڑکی نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے واقعی انتہائی چاکدستی سے نوٹ لے کر اسے کاؤنٹر کے نیچے غائب کر دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ کاؤنٹر کی دوسری لڑکیوں کو شاید اس کا احساس تک نہ ہو سکتا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور چند نمبر پر لیں کر دیئے۔

”کاؤنٹر سے چیلیس بول رہی ہوں باس۔“..... لڑکی نے مہذبانہ لبھ میں کہا۔

”باس۔ ناراک سے ایک خاتون اور چار مرد تشریف لائے ہیں۔ وہ آپ سے کسی بڑے بنسٹاک کے سلسلے میں معاملات طے کرنا چاہتے ہیں۔“..... چیلیس نے مہذبانہ لبھ میں کہا۔

”لیں سر۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ خالصتاً کار و بار افراد ہیں۔“..... چیلیس نے کہا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے کہا اور رسیور کھکھ کر اس نے ایک طرف کھڑے ایک نوجوان کو اشارے سے بلا یا۔

”انہیں باس کے آفس تک پہنچا دو اور مسٹر مائیکل آپ دس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لیں گے۔“..... چیلیس نے پہلے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نوجوان کی طرف مڑ گیا۔

”آئیے جناب۔“..... اس نوجوان نے کہا اور سائیکل پر بنی ہوئی ایک رہداری کی طرف مڑ گیا۔ رہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک باور دی آدمی سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ انہیں آتا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”مس چیلیسی نے بھیجا ہے انہیں۔ باس سے بات کرنے کے لئے“۔ اس نوجوان نے اس باور دی آدمی سے کہا۔

”لیں سر۔ تشریف لے جائیں سر“..... اس باور دی نوجوان نے موڈ بانڈ انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کر کے خود ہی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

”شکریہ“..... عمران نے چپڑا اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاص ایڈا کمرہ تھا جسے انہائی بہترین انداز میں سجا لیا گیا تھا۔ ایک طرف بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے روپا لوگ چیزیں پر ایک ایک بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ادھیزر عمر تھا اور اس کے جسم پر شرقی رنگ کا سوت تھا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی انھوں کر کھڑا ہو گیا۔

”میرا نام شارک ہے۔ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں“۔ اس ادھیزر نے سب سے آگے موجود عمران کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا تے ہوئے کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں“..... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ میز کی دوسری طرف موجود کری پر بیٹھ گیا جبکہ عمران کے ساتھی سائیڈ پر بڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے شارک سے مصافحہ کیا تھا۔ شارک بھی واپس کری پر بیٹھ گیا۔ ”جی فرمائیے مسٹر مائیکل“..... شارک نے کاروباری انداز میں کہا۔

”ناسکو کے چیف جیرو سے ایک سائزی فارمولہ خریدنا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو اور تمہیں تمہارا منہ ماں گا کمیشن نقد دے سکتے ہیں“..... عمران نے بڑے سادہ سے لبجھ میں کہا تو شارک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکخت شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ اب بڑے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

”یا آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیسا فارمولہ اور کون جیرو“۔ شارک نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”مسٹر شارک۔ ہمارا تعلق کافرستان سے ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ آپ حکومت ساؤان کے ایجنسٹ ہیں اور ساؤان کے لئے آپ نا سکو کے چیف جیرو سے سی ناپ فارمولہ خریدنا چاہتے تھے لیکن جیرو اس کے لئے بھاری رقم طلب کر رہا ہے۔ جو رقم حکومت ساؤان ادا نہیں کرنا چاہتی جبکہ حکومت کافرستان اس سلسلے میں بھاری رقم ادا کرنے کے لئے تیار ہے اور آپ کو اس کا معقول معاوضہ بھی دیا جا سکتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”آپ بھی تو ایکری بھی ہیں اس کے باوجود آپ ساؤان کے لئے کام کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی کافرستان کے لئے کام کرتے ہیں“۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لبجھ میں کہا۔

”اوہ اچھا۔ لیکن آپ کو میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا“۔ شارک نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایسی باتیں ایجنٹوں سے چھپی نہیں رہ سکتیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر آپ کو یہ اطلاع بھی مل جانی چاہیے تھی کہ جیرو نے یہ فارمولہ دس کروڑ ڈالر میں پاکیشی ایجنٹوں کو فروخت کر دیا ہے“۔ شارک نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ کیا واقعی“..... عمران نے بڑے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”ہاں میں درست کہہ رہا ہوں“..... شارک نے جواب دیا۔

”ویری سیڈ۔ ورنہ ہم جیرو کو دس کروڑ ڈالر میشن کے طور پر دینے کے لئے تیار ہو کر آئے تھے۔ نجیگ ہے بہر حال اب کیا کیا جاسکتا ہے“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انھوں کر کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے تھے۔

”کیا آپ واقعی اتنی رقم اس فارمولے کے لئے خرچ کر سکتے ہیں“..... شارک نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ کہا تھا اور اس نے اتنی بھاری رقم کا سن کر شارک کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک بھی دیکھ لی تھی۔

”ہاں۔ حکومت کافرستان تو اس سے بھی زیادہ رقم خرچ کر سکتی تھی لیکن اب تو بہر حال یہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے“..... عمران نے کہا۔  
”بیٹھیں“..... شارک نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اب صرف وقت ضائع ہو گا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں اجازت دیں“..... عمران نے کہا۔  
”آپ بیٹھیں تو سہی۔ ہو سکتا ہے آپ کا کام ہو جائے“۔ شارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ اوه۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر ہمیں اور کیا چاہئے“۔ عمران نے سرست بھرے لبھے میں کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ واپس کری پر بیٹھ گیا۔  
پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر آپ کمیشن کے طور پر مجھے پانچ کروڑ اربزے سکیں تو آپ کا کام ہو سکتا ہے“..... شارک نے کہا۔  
”نہیں سوری۔ اتنی بڑی کمیشن کیسے دی جاسکتی ہے“۔ عمران نے کہا۔

”سوچ لیں اور دوسری بات یہ کہ آپ اس ساری رقم کا گارڈل چیک مجھے دکھائیں۔ اس کے بعد بات آگے بڑھ سکے گی“۔ شارک نے کہا۔  
”جب آپ خود کہہ رہے ہیں کہ جیرٹو دس کروڑ اربزے کے عوض فارمولہ پاکیشیائی اینجنیوں کو فروخت کر چکا ہے تو پھر اس سلسلے میں مزید آپ کیا  
کر سکتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”آپ کو فارمولہ چاہئے۔ پاکیشیائی اینجنیوں کو کیا فروخت ہوا ہے اور کیا نہیں اس بات کو چھوڑیں“..... شارک نے کہا۔  
”ٹھیک ہے ہمیں واقعی فارمولہ چاہئے لیکن اصل“..... عمران نے کہا۔

”اصل ہی ملے گا۔ اس بات کی فکر مت کریں۔ پہلے رقم شوکریں“..... شارک نے کہا۔

جب ہم خود چل کر آپ کے پاس آئے ہیں اور ہم نے آپ کو خود ہی آفر کی ہے تو اس بارے میں آپ کو کسی الجھن میں نہیں پڑنا چاہئے۔  
گارڈل چیک بک ہمارے پاس موجود ہے البتہ آپ پہلے مجھے بتائیں کہ آپ یہ فارمولہ کیسے حاصل کریں گے۔ ہمیں مطمئن کریں“۔ عمران نے کہا۔  
”فارمولہ ابھی پہنچ جائے گا۔ اس بات کی فکر نہ کریں“۔ شارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہاں پہنچ جائے گا ابھی۔ کیا مطلب“..... عمران نے ایسے لجھے میں کہا جیسے اسے شارک کی بات پر سرے سے ہی یقین ہی نہ آ رہا ہو۔  
”اصل بات یہ ہے کہ جیرٹو نے پاکیشیائی اینجنیوں سے فراڈ کیا ہے اس نے انہیں نعلیٰ فارمولے کے ران سے دس کروڑ اربزے کو مصروف کر لئے  
ہیں اور خود وہ راگونا سے باہر کسی خفیہ مقام پر شفت ہو گیا ہے۔ اس نے مجھ سے بات کی ہے کہ میں حکومت ساڑاں کے لئے یہ فارمولہ خرید لوں۔  
میں نے اس سے سودا کر لیا ہے۔ کتنے میں کیا ہے اس سے آپ کو کوئی دلچسپی نہیں ہوئی چاہئے۔ جو رقم میں نے جیرٹو کو دینی ہے اس کا بندوبست فوری طور  
پر مجھے اپنے ذرائع سے کرنا پڑا ہے اس لئے حکومت ساڑاں کو ابھی تک اس بات کا علم ہی نہیں ہے کہ میں جیرٹو سے فارمولے کا سودا کر چکا ہوں۔ جیرٹو کا  
خاص آدمی ابھی یہاں پہنچنے والا ہے وہ اصل فارمولہ مجھے دے گا اور میں رقم اسے دے دوں گا۔ اس کے بعد میں اس فارمولے کا مالک ہوں۔ اب یہ  
میری مرضی ہے کہ میں اسے حکومت ساڑاں کو فروخت کروں یا آپ کو۔ اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر آپ مجھے ساری رقم شوکر دیں تو میں یہ فارمولہ  
آپ کو دے سکتا ہوں“۔ شارک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہو گی کہ جس طرح جیرٹو نے پہلے بقول آپ کے پاکیشیائی اینجنیوں کے ساتھ فراڈ کیا ہے اسی طرح اب وہ آپ  
سے بھی فراڈ نہیں کرے گا اور اصل فارمولہ ہی آپ کو بھجوائے گا“..... عمران نے کہا۔  
”اس بات کی میں آپ کو گارنٹی دوں گا“..... شارک نے کہا۔

”ہمارے پاس پرو جیکٹر موجود ہے۔ باہر ہماری کار میں موجود ہے۔ ہم اسی لئے اسے ساتھ لے آئے تھے کہ اگر یہ فارمولے جائے تو اسے  
چیک کیا جاسکے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میرا ساتھی پرو جیکٹر لے آئے۔ ہم یہاں آپ کے آفس میں اسے چیک کریں گے۔ اگر یہ اصل ہوا تو آپ کو  
گارڈل چیک دے کر اور فارمولے کر ہم چلے جائیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس سودے کا کسی کو علم نہیں ہو گا کیونکہ حکومت کافرستان بھی اسے خفیہ رکھنا  
چاہتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ تو سائنسی فارمولہ ہے۔ اسے آپ کیسے چیک کریں گے؟“۔ شارک نے حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”ہمیں اس بارے میں باقاعدہ بریفینگ دی گئی ہے تاکہ ہم غلط چیز نہ خرید لیں،“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔“۔ شارک نے کہا۔

”رجڑو تم جا کر کار سے بیگ لے آؤ“..... عمران نے صدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیں بس“..... صدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”آپ کوں نے بتایا ہے کہ میں فارمولہ خریدنے میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟“..... شارک نے صدر کے باہر جانے کے بعد کہا۔

”میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ایسی خبریں ہم جیسے لوگوں تک بہر حال پہنچ جاتی ہیں“..... عمران نے کہا تو شارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انٹرکام کی گھنٹی نجاحی اور شارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں“..... شارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے بھجوادو“..... شارک نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور کھوڑ دیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا لیکن جیسے ہی اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر پڑیں وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ یہ تو“..... آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لبھ میں کہا۔ یہ جیرو کا خاص آدمی ایڈورڈ فشر تھا۔

”یہ میرے مہمان ہیں۔ تم لے آئے ہو مال“..... شارک نے اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی کہا۔

”یہ پاکیشیائی ایجنت ہیں۔ یہ“..... ایڈورڈ فشر نے حیرت بھرے لبھ میں کہا تو شارک بے اختیار اچھل پڑا۔

”پاکیشیائی ایجنت۔ کیا مطلب ایڈورڈ؟“..... شارک کے لبھ میں شدید ترین حیرت تھی۔

”مرسا یڈورڈ۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے“..... عمران نے بڑے سادہ سے لبھ میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم فارمولے آئے ہو یا نہیں۔ یہ بتاؤ“..... شارک نے کہا تو ایڈورڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”ہاں۔ لیکن اب مجھے پہلے چیف سے بات کرنا ہوگی۔ یہ پاکیشیائی ایجنت ہیں۔ میں چیف کے ساتھ ان کے پاس گیا تھا۔ یہ وہی ہیں۔ میں پھر آؤں گا“..... ایڈورڈ نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ یہ خفتہ چختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ یہ کاروائی تنویر نے کی تھی۔ نیچے گر کر ایڈورڈ بھل کی سی تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ تنویر کی لات گھومی اور ایڈورڈ ایک بار پھر چختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات حرکت میں آئی اور ایڈورڈ کے پہلو میں پڑنے والی بھر پور ضرب نے اسے دوبارہ اٹھنے کے قابل نہ چھوڑا۔ یہ سب کچھ جیسے پلک جھکنے میں ہی ہو گیا تھا۔ جو لیا اٹھ کر ایک سائیڈ پر ہو گئی تھی۔

”یہ۔ تم نے کیا کیا۔ یہ جیرو کا خاص آدمی ہے۔ وہ تو مجھے اور میرے ہوٹل کو میزائلوں سے اڑا دے گا۔ نکل جاؤ تم۔ میں تم سے کوئی سودا نہیں کر سکتا“..... اچانک شارک نے چھٹنے ہوئے لبھ میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں اب ایک بھاری ریوال نظر آ رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران کا جسم پارے کی طرح تڑپا اور دوسرے لمحے شارک کا جسم کسی گیند کی طرح ہوا میں اڑتا ہوا دروازے کی ساتھ والی دیوار سے ایک دھماکے سے جا گکرایا اور اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے کرہ گونج اٹھا اور شارک دیوار سے نکلا کر نیچے گرا تو وہ کسی مردہ چھکلی کی طرح بے حس و حرکت پڑا رہ گیا۔

”کیا۔ کیا ہوا بس؟“..... اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور باہر موجود باور دی چپڑا سی چیختا ہوا اندر داخل ہوا لیکن دروازے کے ساتھ کھڑے کیپشن شکیل کا بازو گھوما اور باور دی آدمی بھی شارک کی طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ تنویر کی لات گھومی اور وہ آدمی ایک بار پھر چیخ مار کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے ایڈورڈ کی طرف بڑھا اور اس نے اس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد عمران اس کی جیب سے ایک پیکٹ بر آمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

”صفر کو دیکھو۔ وہ آرہا ہوگا اور تم باہر کا بھی خیال رکھو۔ میرا خیال ہے کہ یہ فارمولہ ہے لیکن اب ہم اسے چیک کر کے ہی جائیں گے۔“..... عمران نے کہا اور کیپٹن ٹکلیل تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

”واقعی اب چیلنج ضروری ہے۔“..... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد صدر بیگ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی البتہ کیپٹن ٹکلیل اندر نہ آیا تھا۔ وہ شاید باہر ہی پہرہ داری کے لئے رک گیا تھا۔

”یہ کیا ہو گیا؟“..... صدر نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”جولیا۔ جلدی سے پرو جیکٹر نکال اس کی لیڈ ایکٹر ایک ساکٹ میں لگاؤ۔ جلدی کرو۔ کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے صدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے جولیا سے کہا تو جولیا بجلی کی تیزی سے حرکت میں آگئی۔ اس نے بیگ میں سے پرو جیکٹر نکال کر میز پر رکھا۔ اس کی تار سائیڈ دیوار میں موجود ساکٹ میں لگادی تو عمران آگے گئے بڑھا۔ وہ اس دوران پیکٹ کھول کر اس میں موجود مائیکروفلم روں نکال چکا تھا۔ اس نے مائیکروفلم پرو جیکٹر میں ڈالی اور پھر خود ہی پرو جیکٹر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر حروف ابھرنے شروع ہو گئے اور عمران کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات ابھر آئے جو بڑے غور سے ان الفاظ کو دیکھ رہا تھا۔

”یہ اصل سی ناپ فارمولہ ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پرو جیکٹر سے فلم نکالی اور اسے واپس پیکٹ میں ڈال کر اس نے پیکٹ اپنی جیب میں ڈال لیا۔

”جولیا۔ پرو جیکٹر کو بیگ میں بند کر دو۔“..... عمران نے جولیا سے کہا اور خود وہ مرکر میز کی عقبی طرف موجود کری کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر پہلے شارک بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے میز کی درازیں کھول کر انہیں چیک کرنا شروع کر دیا تو اپرواںی درازی میں اسے ایک لفاف نظر آگیا۔ اس نے لفاف اٹھا کر کھولا تو اس میں ایک کروڑ ڈالر زکا گارنٹی چیک موجود تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے چیک لفافے میں ڈال کر لفافہ جیب میں ڈال لیا۔ باقی درازوں میں ہوئے سلسلے کے کاغذات بھرے ہوئے تھے۔ عمران واپس آگیا۔

”اس ایڈورڈ کو اٹھا کر صوفے پر ڈالا اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں کر دو۔“..... عمران نے صدر سے کہا۔

”تم اس سے اب کیا پوچھ چکھ کرنا چاہتے ہو۔ ان دونوں کو ختم کر واور نکل چلو۔ فارمولہ تو مل ہی گیا ہے۔“..... تنوری نے کہا۔

”میں نے بارہ کروڑ ڈالر زخراج کئے ہیں۔ وہ واپس نہیں لیں۔ دو کروڑ ڈالر زبلیک سروس سے اور دس کروڑ ڈالر زٹا سکو سے۔“..... عمران نے کہا۔

”نی اخال یہاں سے چلیں عمران صاحب۔ رقم کے بارے میں بعد میں دیکھا جائے گا۔ ہم نے ابھی اس فارمولے کو محفوظ کرنا ہے اور یہاں کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”اچھا۔ تمہاری مرضی۔ ٹھیک ہے۔ ان دونوں کا خاتمہ کر دوا اور چلو۔“..... عمران نے اس انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا جیسے وہ ان کی مرضی کا پابند ہوا اور اس کے ساتھ ہی تنوری اور صدر دونوں قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے شارک اور ایڈورڈ پر جھک گئے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سیدھے ہوئے تو وہ دونوں ان کے ہاتھوں گرد نہیں تڑوا کر ہلاک ہو چکے تھے۔ تنوری سیدھا ہو کر اس باور دی آدمی کی طرف بڑھنے لگا۔

”نہیں۔ یہ بے چارہ ملازم ہے۔ اسے زندہ رہنے دو۔“..... عمران نے تنوری سے کہا۔

”یہ ہمارے حلئے سب کو بتا دے گا اس لئے اس کی موت ضروری ہے۔“..... تنوری نے کہا۔

”حلئے توہاں میں موجود افراد بھی بتا دیں گے۔ اسے چھوڑ دوا اور نکل چلو۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ کیپٹن ٹکلیل باہر موجود تھا۔

”آؤ۔“..... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ہاں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار اپنی اس رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں سے وہ جیرٹو سے فارمولہ لینے کی غرض سے روانہ ہوئے تھے۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے جیرٹونے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھالیا۔ وہ اس وقت نا سکو کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا۔

”لیں“..... جیرٹونے تیز لبجھے میں کہا۔

”ہنری کی کال ہے بس۔ شارک ہوٹل سے“..... دوسری طرف سے ایک موڈ بانہ آواز سنائی دی تو جیرٹو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ شارک ہوٹل میں اس نے ایڈورڈ فشر کوئی ناپ فارمولادے کر بھیجا تھا تاکہ وہ شارک سے ایک کروڑ ڈالر میں گارندھ چیک لے آئے اور فارمولادے دے آئے اور اس وقت وہ ایڈورڈ کی والپی کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ اس نے ہنری کی کال کا سن کروہ اختیار چونک پڑا تھا۔

”ہنری کیوں کال کر رہا ہے۔ وہ ایڈورڈ فشر کیوں نہیں آیا وہاں سے“..... جیرٹونے غصیلے لبجھے میں کہا۔

”میں کیا کہہ سکتی ہوں بس“..... دوسری طرف سے اس کی پرشنل سیکرٹری نے موڈ بانہ لبجھے میں کہا۔

”کراوبات“..... جیرٹونے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہیلو بس۔ میں ہنری بول رہا ہوں۔ شارک ہوٹل سے“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لبجھے موڈ بانہ تھا۔

”ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے“..... جیرٹونے سخت لبجھے میں کہا۔

”ایڈورڈ فشر کو ہلاک کر دیا گیا ہے بس“..... دوسری طرف سے ہنری نے کہا تو جیرٹو اس طرح اچھلا جیسے اچاک کری کی سیٹ میں کائٹ نکل آئے ہوں۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا“..... جیرٹونے حلق کے بل چیختنے ہوئے کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں بس۔ اسے شارک کے آفس میں گرون توڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے“..... دوسری طرف سے ہنری نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا شارک نے ایسا کیا ہے۔ کیا اس کی اتنی جرأت ہو سکتی ہے“..... جیرٹونے کاٹ کھانے والے لبجھے میں کہا۔

”شارک تو خود ہلاک ہو چکا ہے بس“..... دوسری طرف سے ہنری نے جواب دیا تو جیرٹو کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ“..... جیرٹونے کہا۔

”باس۔ میں شارک کے ہوٹل کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میں نے وہاں پولیس کی گاڑیاں دیکھیں۔ چونکہ شارک ہوٹل میں پہلے کبھی اس قسم کی سرگرمی نظر نہ آئی تھی اس لئے میں جیران ہوا اور پھر کار اندر لے گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ شارک کے آفس سے شارک اور ایڈورڈ فشر کی لاشیں ملی ہیں۔ ان دونوں کو گرد نیں توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ آفس سے شارک کے آفس کا انڈنڈ بھی بے ہوشی کے عالم میں ملا ہے۔ اسے جب ہوش میں لایا گیا تو اس نے پولیس کو بیان دیا کہ چارا یکری بی مردا اور ایک ایکری بی عورت شارک سے ملنے آئے تھے۔ انہیں کاؤنٹر پر موجود کاؤنٹر گرل چیلیسی نے ایک سپروائزر کے ساتھ بھیجا تھا۔ یہ پانچوں آفس میں چلے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد ان سے ایک ایکری بی مردا آفس سے نکل کر ہاں کی طرف چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایڈورڈ فشر آگیا اور وہ بھی آفس میں چلا گیا۔ پھر اس نے اچاک اندر سے دھما کہ اور انسانی چیخ کی آواز سنی تو اسے گڑ بڑ کا احساس ہوا اور وہ دروازہ کھول کر اندر گیا تو اس کو ضرب لگائی گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ کاؤنٹر گرل چیلیسی نے بھی پولیس کو بیان دیا ہے۔ اس کے مطابق چارا یکری بی مردا اور ایک ایکری بی عورت کاؤنٹر پر آئے اور انہوں نے اسے کہا کہ وہ ناراک سے آئے ہیں اور شارک سے ایک بڑے سودے کی بات کرنا چاہتے ہیں جس پر اس نے شارک کو فون کیا تو اس نے انہیں آفس بھیجنے کا کہہ دیا۔ جس پر اس نے سپروائزر کے ذریعے انہیں آفس میں بھیج دیا اور پھر اس نے ان میں سے ایک آدمی کو ہاں سے باہر جاتے دیکھا۔ چند لمحوں بعد ایڈورڈ فشر کاؤنٹر پر آیا تو اس نے شارک کو فون کر کے اطلاع دی۔ شارک نے اسے بھی آفس میں بھیجنے کا کہا تو اس نے ایڈورڈ فشر کو بھی اندر بھیج دیا۔ کچھ دیر بعد ہاں سے باہر جانے والا ایک بیگ اٹھائے والیں آیا اور آفس میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ چاروں ایکری بی مردا اور ایک ایکری بی عورت آفس سے نکل کر ہاں میں پہنچا اور پھر ہوٹل سے باہر چلے گئے۔ اس کے پھر دیر بعد جب اس نے شارک سے

فون پر بات کرنے کی کوشش کی تو وہاں سے کال ہی رسیونہ کی گئی جس پر اس نے سپروائزر کو معلوم کرنے آفس بھیجا۔ وہاں سے اطلاع ملی کہ آفس میں شارک اور ایڈورڈ فشر کی لائیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ آفس ائٹنٹ بے ہوٹی کے عالم میں اندر موجود ہے۔ اس نے پولیس کو ان پانچوں ایکریمیوں کے حلقے بھی بتا دیئے ہیں۔ پارکنگ بواٹے نے بھی پولیس کو ان ایکریمیوں کی کار کی تفصیل اور ان کے بارے میں بتایا ہے۔.....ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ شارک اور ایڈورڈ فشر کو ان ایکریمیوں نے ہلاک کیا ہے۔.....جیرٹونے کہا۔

”لیں باس۔ سب کا اور پولیس کا بھی یہی خیال ہے۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ایڈورڈ کی لاش کہاں ہے۔.....جیرٹونے پوچھا۔

”ابھی وہ شارک کے آفس میں ہی موجود ہے۔ پولیس وہاں کام کر رہی ہے۔.....ہنری نے جواب دیا۔

”وہاں پولیس کا انچارچ کون ہے۔.....جیرٹونے پوچھا۔

”پولیس کمشنر خود پہنچا ہوا ہے باس۔ شارک کے تعلقات بہت اونچی سطح پر تھے۔.....ہنری نے جواب دیا۔

”پولیس چیف سے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے۔ جاؤ اور مجھ سے اس کی بات کراؤ۔.....جیرٹونے کہا۔

”لیں باس۔.....دوسرا طرف سے کہا گیا تو جیرٹونے رسیور رکھ دیا۔

”یا ایکریمی کون ہو سکتے ہیں۔ یہ سب کیا چکر ہو سکتا ہے۔“ جیرٹونے ہر بڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نجٹھی تو اس نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔.....جیرٹونے کہا۔

”پولیس کمشنر سے بات کریں باس۔.....دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ میں جیرٹو بول رہا ہوں۔.....جیرٹونے کہا۔

”لیں۔ راکسن بول رہا ہوں جیرٹو۔ پولیس چیف کمشنر۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایڈورڈ فشر تمہارا خاص آدمی تھا لیکن وہ وہاں کیا کر رہا تھا۔.....پولیس چیف نے کہا۔

”یا انکوارری تم کرتے رہنا۔ پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے آدمیوں نے ایڈورڈ فشر کے لباس کی تلاشی لی ہے۔.....جیرٹونے کہا۔

”نبیں۔ ابھی تو رکسی کار رائیاں ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد لاشوں کو یہاں سے لے جایا جائے گا۔ تلاشی کا کام تو بعد میں ہو گا۔ کیوں۔.....پولیس کمشنر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرے آدمی ہنری نے ایڈورڈ فشر کی تلاشی لینی ہے۔ اسکے پاس میری ایک اہم چیز موجود ہے۔ اسے ساتھ لے جاؤ۔.....جیرٹونے کہا۔

”کیا چیز ہے۔.....پولیس چیف نے چونک کر پوچھا۔

”زیادہ تجسس اچھا نہیں ہوا کرتا راکسن اس لئے تجسس میں مت پڑا اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرو ورنہ تم جانتے ہو کہ تم چند جھوں بعد پولیس چیف کمشنر سے عام آدمی بنائے جاسکتے ہو۔ ویسے بے فکر رہو تمہارا انعام پہنچ جائے گا۔.....جیرٹونے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔.....پولیس چیف نے جواب دیا۔

”ہنری سے بات کراؤ میری۔.....جیرٹونے کہا۔

”لیں باس۔ میں ہنری بول رہا ہوں۔.....چند جھوں بعد ہنری کی آواز سنائی دی۔

”ہنری۔ ایڈورڈ فشر کی تلاشی لو۔ اس کی جیب میں ایک پیکٹ ہو گا سرخ رنگ کا۔ اس کے اندر ایک مائیکروفلم ہے۔ وہ پیکٹ تم نے احتیاط سے لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچا ہے۔ انتہائی احتیاط سے۔ وہ انتہائی قیمتی پیکٹ ہے۔.....جیرٹونے کہا۔

”لیں باس۔.....دوسرا طرف سے جواب دیا۔

”جلدی پہنچو۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں“..... جیرٹونے کہا اور اس کے ساتھی اس نے رسیور کھو دیا۔

”یہ ایکری بی کون ہو سکتے ہیں اور انہوں نے کیوں شارک اور ایڈورڈ فشر کو ہلاک کیا ہے“..... جیرٹونے رسیور کھو کر ایک بار پھر بڑی بڑاتے ہوئے کہا لیکن کافی دیر تک سوچنے کے باوجود اسے اس بات کا اطمینان بخش جواب نہ مل سکا۔ وہ ابھی اس پواخت پر مزید سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں“..... جیرٹونے کہا۔

”ہنری کی کال ہے بآس“..... دوسری طرف سے اس کی پرستی سے کہا۔

”کراو بات“..... جیرٹونے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہنرل بول رہا ہوں بآس“..... چند لمحوں بعد ہنری کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے“..... جیرٹونے کہا۔

”بآس۔ ایڈورڈ فشر کی جیب میں وہ پیکٹ موجود نہیں ہے۔ ویسے اس کی جیبوں میں عام ساتھام سامان موجود ہے مگر وہ پیکٹ موجود نہیں ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہاب کیا حکم ہے“..... ہنری نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پیکٹ شارک کو دے چکا تھا جب اسے ہلاک کیا گیا۔ تم شارک کی تلاشی لو۔ اس کے آفس کی تلاشی لو۔ وہ پیکٹ وہاں موجود ہوگا۔ اسے لے کر جلدی سے میرے پاس پہنچو“..... جیرٹونے کہا۔

”لیں بآس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیرٹونے ایک بار پھر رسیور کھو دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ایک بار پھر ہنری کی کال آگئی۔

”مل گیا پیکٹ“..... جیرٹونے پوچھا۔

”نو بآس۔ میں نے وہاں کی مکمل اور تفصیلی تلاشی لے لی ہے لیکن پیکٹ موجود نہیں ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیرٹونے کو ایسے محosoں ہوا جیسے ہنری نے اس کے سر پر ہتھوڑا امداد دیا ہو۔

”کیا کھدر ہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا کھدر ہے ہو۔ کہاں گیا وہ پیکٹ۔ یہ کیسے ممکن ہے“..... جیرٹونے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”بآس۔ ہو سکتا ہے کہ پیکٹ وہی ایکری بی لے گئے ہوں“..... ہنری نے جواب دیا تو جیرٹو بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ایسے ہی ہوا ہوگا۔ ان کے حلئے کیا ہیں۔ مجھے بتاؤ۔ میں انہیں پاتال سے بھی کھینچ لاؤں گا“..... جیرٹونے طلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”جب پارکنگ بوانے ان کے حلئے بتا رہا تھا تو میں وہاں موجود تھا۔ وہ حلئے میں بتا دیتا ہوں“..... ہنری نے کہا۔

”جلدی بتاؤ اور تفصیل سے“..... جیرٹونے کاٹ کھانے والے لجھے میں کہا اور دوسری طرف سے ہنری نے حلئے بتانے شروع کر دیے۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو پاکیشیائی ایجنٹوں کے حلئے ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کاروائی پاکیشیائی ایجنٹوں نے کی ہے اور وہی اصل فارمولہ لے گئے ہیں لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ان کے پاس نقل فارمولہ ہے اور اصل فارمولہ ایڈورڈ فشر شارک کے پاس لے جا رہا ہے۔ ہونہے۔ تو یہ بات ہے۔ صحیح ہے اب ان کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے“..... جیرٹونے کہا اور اس کے ساتھی اس نے کریڈل کوتین بار دبا کر چھوڑ دیا۔

”لیں بآس“..... دوسری طرف سے پرستی سے کہا۔

”آر علڈ سے میری بات کراو۔ جلدی اور فوراً“..... جیرٹونے چیختے ہوئے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھی اس نے رسیور کریڈل پر چلت دیا۔

”اوہ۔ تو یہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی واردات ہے۔ ویری بیٹھ۔ انہوں نے ایڈورڈ کو ہلاک کر کے اور فارمولہ اڑا کر ناسکو کو چینچ کیا ہے اور اب انہیں اس کی سزا بھگتا پڑے گی۔ عبرتاک سزا۔ ایسی سزا کہ ان کی رو جیں بھی صدیوں تک ماتم کرتی رہیں گی“..... جیرٹونے انتہائی غصیلے انداز میں بڑی بڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو جیرٹونے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں“..... جیرٹونے پھاڑ کھانے والے لبجے میں کہا۔

”آر علڈ بول رہا ہوں بس“..... دوسری طرف سے ایک موڈ بانہ آواز سنائی دی۔

”آر علڈ۔ تم نے پا کیشیائی ایجنٹوں کی رہائش گاہ چیک کی تھی جہاں سے انہوں نے مجھے کال کیا تھا“..... جیرٹونے کہا۔

”لیں بس“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا تفصیل ہے اس کی جلدی بتاؤ“..... جیرٹونے کہا۔

”باس۔ وہ ہائشن کالوں کی کوئی نمبر اٹھا رہے میں موجود تھے۔ وہاں سے انہوں نے فون کیا تھا“..... آر علڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے“..... جیرٹونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے دو تین بار کریڈل کو دبا کر چھوڑ دیا۔

”لیں بس“..... دوسری طرف سے اس کی پرستیل سیکرٹری کی موڈ بانہ آواز سنائی دی۔

”راجر سے بات کراؤ۔ فوراً“..... جیرٹونے تیز لبجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں کی گھنٹی نجاح تھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا۔

”لیں“..... جیرٹونے تیز لبجے میں کہا۔

”راجر بول رہا ہوں بس“..... دوسری طرف سے ایک موڈ بانہ آواز سنائی دی۔

”راجرا پنے گروپ کو لے کر فوراً ہائشن کالوں کی کوئی نمبر اٹھا رہ پہنچو۔ وہاں پا کیشیائی ایجنٹ ایکر بی بی روپ میں موجود ہوں گے۔ تم نے اس کوئی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے اور پھر اندر جا کر چیک کرنا ہے کہ وہاں کتنے افراد ہیں۔ ان سب کی تلاشی لینا۔ اگر وہاں سے سرخ رنگ کا پیکٹ تمہیں مل جائے تو پھر ان بے ہوش افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دینا اور اگر پیکٹ نہ ملے تو پھر مجھے وہیں سے فون کر کے مجھ سے مزید ہدایات لے لینا۔ جلدی جاؤ اور تیزی سے کام کرو“..... جیرٹونے تیز لبجے میں کہا۔

”لیں بس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیرٹونے رسیور رکھ دیا۔ پھر طویل انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بجی تو اس نے چھپت کر رسیور اٹھایا۔

”لیں“..... جیرٹونے کہا۔

”راجر بول رہا ہوں بس۔ ہائشن کالوں کی کوئی نمبر اٹھا رہے سے۔ کوئی میں ایک ایکر بی بی عورت اور چارا۔ ایکر بی بی مرد موجود ہیں لیکن ان کے پاس سے سرخ رنگ کا پیکٹ نہیں مل سکا۔ میں نے پوری کوئی اور ان کے سامان کی بھی تلاشی لی ہے لیکن ایسا پیکٹ کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے“..... راجر نے موڈ بانہ لبجے میں کہا۔

”کیا تم نے اچھی طرح سے تلاشی لی ہے“..... جیرٹونے ہونٹ کا شتے ہوئے کہا۔

”لیں بس۔ آپ جانتے تو ہیں کہ میں کس انداز میں کام کرتا ہوں“..... راجر نے جواب دیا۔

”ہونہے۔ ان سب کو اسی بے ہوٹی کے عالم میں ہیڈ کوارٹر لے آؤ اور بلیک روم میں جارج کے حوالے کر دو۔ میں ان کی روحوں سے بھی اگلوں گا کہ فارمولہ کہاں ہے“..... جیرٹونے کہا۔

”لیں بس۔ دوسری طرف سے راجر نے کہا اور جیرٹونے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اسے دو تین بار کریڈل کو پر لیں کیا۔

”لیں بس“..... دوسری طرف سے پرستیل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”معلوم کرو کہ ایئر پورٹ پر چیف کشمزا آفیسر اس وقت کون ہے اور اس سے میری بات کراؤ“..... جیرٹونے تیز لبجے میں کہا۔

”لیں بس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیرٹونے رسیور رکھ کر انڈر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پر لیں کر دیئے۔

”جارج بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ایک کرخت اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

”جیرو بول رہا ہوں جارج“.....جیرو نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں باس۔ حکم باس“.....جارج کا لہجہ یکخت مودبانہ ہو گیا۔

”راجر چارا یکر بی بی مردوں اور ایک ایکر بی بی عورت کو لے کر ہیڈ کوارٹر آ رہا ہے۔ یہ پانچوں بے ہوش ہیں۔ انہیں راؤز والی کرسیوں میں جکڑ دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا۔ میں خود ان سے آ کر بات کروں گا“.....جیرو نے کہا۔

”لیں باس۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر جیرو نے انٹر کام کا رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور جیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھالیا۔

”لیں باس“.....جیرو نے تیز لمحے میں کہا۔

”باس۔ ائیر پورٹ پر چیف کشمزا آفیسر انھوں ہے۔ بات کریں۔ وہ لائن پر ہے“.....پرنسل سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ جیرو بول رہا ہوں“.....جیرو نے کہا۔

”لیں۔ انھوں بول رہا ہوں چیف کشمزا آفیسر“.....دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”مرٹر انھوں۔ میری پرنسل سیکرٹری نے تم سے میرا تفصیلی تعارف کرایا ہے یا نہیں“.....جیرو نے کہا۔

”لیں سر۔ میں تو دیے بھی آپ کا خادم ہوں۔ حکم کریں“.....دوسری طرف سے کہا گیا

”سنو۔ اگر تم نے میرے احکامات کی تعییل کی تو تمہیں اتنا نعام ملے گا کہ تم کیا تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں بھی لارڈ بن کر زندگی گزاریں گی“.....جیرو نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں جناب۔ یہ آپ کی مہربانی ہو گی“.....کشمزا آفیسر نے کہا۔

”پاکیشیا کے لئے کوریئر سروس کے ذریعے جو مال یہاں سے بک کرایا جاتا ہے کیا تم اسے چیک کرتے ہو؟“.....جیرو نے کہا۔

”لیں سر۔ پاکیشیا کے لئے کیا جہاں کے لئے بھی مال بک کرایا جائے وہ باقاعدہ چیک ہوتا ہے“.....کشمزا آفیسر نے جواب دیا۔

”تو سنو۔ پاکیشیا کے لئے کسی بھی کوریئر سروس کے ذریعے جو مال بھی بک ہوا سے میرا آدمی چیک کرے گا۔ میرا ایک پیکٹ چوری ہوا ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسے کسی کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوایا جاتا ہے“.....جیرو نے کہا۔

”یہاں سے براہ راست تو پاکیشیا کے لئے کوئی فلاٹ نہیں جاتی جناب۔ البتہ یہاں سے مال کشم کے بعد لگنٹن بھجوایا جاتا ہے اور وہاں سے پاکیشیا بھجوایا جاتا ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں پاکیشیا کے لئے بک ہونے والی آئنڈر کو علیحدہ رکھوادوں گا تاکہ آپ کا آدمی چیک کر سکے۔ آپ کا آدمی کب ائیر پورٹ پہنچ گا۔ کشمزا آفیسر نے کہا۔

”وہ جلد ہی تم تک پہنچ جائے گا۔ اس کا نام ڈیک ہے۔ وہ ائیر پورٹ پر ہی کام کرتا ہے۔ میں اسے حکم دے دیتا ہوں“.....جیرو نے مطمئن لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں جانتا ہوں ڈیک کو۔ آپ بے فکر ہیں۔ آپ کے حکم کی تعییل ہو گی“.....دوسری طرف سے کہا گیا تو جیرو نے او کے کہہ کر کریڈل دبادیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے کریڈل کو دو تین پار دبادیا۔

”لیں باس“.....پرنسل سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”ائیر پورٹ پر موجود ڈیک سے میری بات کراؤ“.....جیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے زیادہ سے زیادہ بھی کیا ہو گا کہ فارمولہ اسی کو کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوادیا ہو گا اور اگر نہیں بھجوایا اور کسی لا کر میں یا کسی بھی دوسری جگہ رکھا ہوا ہے تو وہ ان ایجنٹوں سے یہاں ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں آسانی سے سب کچھ اگلوالے گا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔



عمران اپنے ساتھیوں سمیت شارک ہوٹل سے نکل کر سیدھا اپنی رہائشی کوٹھی میں پہنچا اور پھر اس نے تنوری کو کار اس کا لوٹی سے کچھ فاصلے پر کسی پارکنگ میں چھوڑ آنے کا کہا اور تنوری کا رلے کر چلا گیا تو عمران نے اپنے علاوہ اپنے سب ساتھیوں کا دوسرا میک اپ کیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ شارک اور ایڈورڈ کی لاشیں جلد دستیاب ہو جائیں گی اور پھر پولیس نے نہ صرف ان کے حلقے معلوم کر لینے ہیں بلکہ پارکنگ سے انہیں کار کے بارے میں بھی تمام تفصیلات معلوم ہو جانی ہیں۔

”عمران صاحب۔ کار پولیس کے ہاتھ لگ گئی تو اس سے وہ اس ادارے تک پہنچ جائے گی جس سے آپ نے یہ کوٹھی اور کار لی ہے اس طرح انہیں آسانی سے اس کوٹھی کے بارے میں معلومات مل جائیں گی۔“..... صدر نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ میں صرف تنوری کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوں تاکہ اس کامیک اپ کر کے ہم یہاں سے کسی اور جگہ شفت ہو جائیں۔“..... عمران نے اثبات میں صرہلاتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس فارمولے کا کیا کرنا ہے۔ ظاہر ہے ٹاسکو کا آدمی ایڈورڈ بھی وہاں مارا گیا ہے اور شارک بھی اور جب انہیں فارمولہ انہیں ملا تو لا محالہ جیرٹو نے ہماری تلاش شروع کر دیئی ہے اس لئے ہمیں بہر حال اس فارمولے کے بارے میں پہلے سوچنا چاہئے۔“..... صدر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہم یہاں سے سیدھے ایئر پورٹ پہنچیں اور وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ٹکشن ٹکل جائیں۔ پھر ہمیں پرواہیں ہو گی کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اور کیا انہیں۔“..... جولیا نے کہا۔

”جیرٹو نے سب سے پہلے ایئر پورٹ ہی آدمی بھیجنے ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔  
”تو کیا ہوا۔ ہم مختلف میک اپ میں ہیں۔“..... جولیا نے کہا۔

”اگر وہاں تفصیلی تلاشی لی گئی اور فلم دستیاب ہو گئی تب۔“..... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔  
”پھر تم نے کیا سوچا ہے۔“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جولیا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں اسے کوئی سروس کے ذریعے بھجوادینا چاہئے۔“..... صدر نے کہا۔

”نہیں۔ کوئی سروس پر اگر ٹاسکو کا نہیں تو بلیک سروس کا بہر حال ہو لڑ موجود ہے اور فارمولہ ایک بار پھر بلیک سروس کے ہاتھ لگ سکتا ہے۔“  
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال تبل کی آواز سنائی دی۔

”تنوری ہو گا۔“..... صدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا یہ ورنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر اور تنوری دونوں اندر داخل ہوئے۔

”کیپشن ٹکلیل تم تنوری کامیک اپ کرو رہا۔ اگر میں نے اس کامیک اپ کیا تو تنوری کو شکایت ہو گی۔“..... عمران نے کیپشن ٹکلیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”شکایت ہو گی۔ کیوں۔“..... جولیا نے حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”اس لئے کہ میں نے بہر حال اپنے رقیب رو سفید کو رو سیاہ ہی بنانا ہے۔“..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں تو جب بنوں گا سو بنوں گا تم تو پہلے سے ہی بننے ہوئے ہو۔“..... تنوری نے بھی خلاف موقع مسکراتے ہوئے جواب دیا کیونکہ عمران نے میک اپ میں قدرے سانو لے رنگ کا ایکر بھی تھا۔ یہ مخلوط نسل کارنگ تھا جواب ایکری میا میں عام نظر آتا تھا اور تنوری نے اسی وجہ سے عمران پر چوٹ کی تھی اور شاید اسی وجہ سے عمران کی بات پر اس کا موڑ خراب نہ ہوا تھا۔

”یہی تواصل بات تھی جو تم نہیں سمجھ سکے اور تم نے دیکھا نہیں کہ جولیا سفید فام ایکر بھیں ہے اور سفید فام ایکر بھی لڑکیاں اس رنگ کی دیواری

ہوتی ہیں اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ شاید اس طرح بہار آجائے اور تمہارا میک اپ بھی اس انداز میں کر کے میں اپنا بنانا یا سکوپ تو ختم نہیں کر سکتا تھا۔..... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”مجھے تو اس میک اپ میں تم انتہائی برے لگ رہے ہو۔“ جولیا نے شرات بھرے لجھے میں کہا جبکہ کیپٹن شکلیل تنور کو اس دوران ساتھ لے کر دوسرے کرے میں چلا گیا تاکہ اس کا میک اپ تبدیل کر سکے۔

”ارے ارے کہیں میں نے تمہارے چہرے کے میک اپ کے ساتھ ساتھ تمہاری آنکھوں کے لیز تو نہیں بدل دیئے۔“..... عمران نے پریشان ہو کر کہا اور اس بار جولیا بھی صدر کے ساتھ ہی ہنس پڑی۔

”آپ نے بتایا نہیں عمران صاحب کہ آپ کا پروگرام کیا ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”ہا۔ اب بہتر ہے کہ میں اپنا پروگرام بتاؤں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ فارمولہ کو ریسروس کے ذریعے نہیں بھیجا جا سکتا ہے ورنہ اگر ناکونہیں تو بلیک سروس کی تحویل میں پہنچ سکتا ہے اور یہاں چونکہ سفارت خانہ نہیں ہے اس لئے سفارت خانے کے ذریعے بھی فارمولہ یہاں سے باہر نہیں بھجوایا جا سکتا۔ چارڑڑ طیارے یا عام طیارے سے جانے میں بھی خدشات موجود ہیں کہ کسی بھی ذریعے سے اگر تلاشی لے لی گئی اور فارمولہ اضطر کر لیا گیا تو ہم وہاں کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ طیارے سے ہٹ کر ٹرین یا بس کے ذریعے بھی یہاں سے نکلا جا سکتا ہے لیکن وہاں بھی ناکوکے آدمیوں کے حملے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پورے شہر میں ناکوکے آدمی ہماری تلاش میں ہو سکتے ہیں۔ ان سب باتوں کو سامنے رکھ کر میرے ذہن میں فارمولے کی خاافتہ کا ایک ہی پلان آتا ہے کہ ہم اس فارمولے کو اس کوٹھی میں کسی جگہ چھپا کر خود طیارے کے ذریعے یہاں سے چلے جائیں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہاں تلاشی لی بھی گئی تب بھی ہمیں کوئی فکر نہ ہوگی اور پھر ہم میں سے کوئی بھی اکیلا کسی بھی میک اپ میں آ کر خاموشی سے یہاں سے فارمولہ لے کر جا سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم علیحدہ علیحدہ فلاست سے یہاں سے نکل جائیں اور فارمولہ کسی ایک کے پاس ہو۔ ظاہر ہے ان لوگوں کی نظروں میں تو گروپ ملکوک ہو گا۔ اکیلا آدمی تو نہیں ہو سکتا۔“..... صدر نے کہا۔

”یہ ناکوک اور بلیک سروس دونوں یہاں خاصی با اشتراکیں نظر آتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ایک پورٹ پر ہر آدمی کی تلاشی لی جائے اور ماں یکرو قلم بڑی آسانی سے چیک کی جاسکتی ہے۔ البتہ اس قسم کی تلاشی زیادہ عرصے نہیں لی جاسکتی ہے اس لئے دو تین روز بعد آسانی سے ہم فارمولہ کا کل کر لے جائیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”پلان تو ٹھیک ہے لیکن اس طرح فارمولہ بہر حال رسک میں رہے گا۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے اور ہمیں بہر حال یہ رسک نہیں لینا چاہئے۔“..... جولیا نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ ویسے بھی مجھے یقین ہے کہ عمران صاحب اس فارمولے کو ایسی جگہ چھپا جائیں گے کہ وہاں کسی کا خیال تک نہ جائے گا اور میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے۔“..... صدر نے کہا۔

”اگر تم بھی عمران کی حمایت کر رہے ہو تو ٹھیک ہے۔“..... جولیا نے کہا۔

”تو پھر تنور اور کیپٹن شکلیل کی واپسی تک میں یہ کام کر داں گوں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

”پہلی بار میں نے عمران کو اس قسم کا پلان بناتے دیکھا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ ایجنت بھی نہیں ہے عام سے بدمعاش ہیں۔“..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب کے ذہن میں ایسے خدشات ہوں جن کا ذکر کرنا انہوں نے مناسب نہ سمجھا ہو۔“..... صدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے تنور اور کیپٹن شکلیل بھی واپس آگئے۔ تنور کا میک اپ تبدیل ہو چکا تھا۔

”ہاں“..... اس آدمی نے اسی طرح کرخت لبجھ میں جولیا کی ناک سے شیشی ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ صدر اس دوران ہوش میں آچکا تھا لیکن وہ خاموش تھا۔

”ہمارے میک اپ بھی صاف کر دیے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے خدشات درست تھے“..... صدر نے اس آدمی کے باہر جاتے ہی کہا۔

”یہ ہم کہاں ہیں“..... اسی لمحے تویر کی آواز سنائی دی اور صدر نے اسے جواب دے دیا جبکہ عمران اس دوران راذز کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ وہ چونکہ سائیڈ پر تھا جس کے صرف ایک طرف کری تھی دوسرا سائیڈ خالی تھی اس لئے عمران اپنی ناگ موز کر عقبی طرف لے گیا اور پھر معمولی سی کوشش کے بعد اس کا پیرو کری کے عقبی پائے پر آسانی سے پہنچ گیا۔ اسے اس بٹن کی تلاش تھی جس کے ذریعے وہ راذز کو ہٹا سکتا تھا لیکن باوجود پوری کوشش کے اسے بٹن نہ مل رہا تھا۔

”ان راذز کا ستم سامنے سوچ بورڈ پر ہے عمران صاحب“۔ صدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کرناگ واپس موز لی اور اس کی نظریں دروازے کے ساتھ موجود سوچ بیٹن پر پڑ گئیں۔ وہاں ایسے کوئی بٹن نظر نہ آرہے تھے جیسے کہ راذز ستم کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔

”تم نے کیسے اندازہ کیا ہے۔ بٹن سوچ بیٹن پر نظر نہیں آرہے“..... عمران نے گردن موز کر صدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرا بھر ایک تار سے نکلا یا ہے“..... صدر نے کہا۔

”اوہ۔ تو پھر اس تار کو توڑ دو۔ جلدی کرو۔ ان لوگوں کے آنے سے پہلے ہمیں آزاد ہو جانا چاہئے“..... عمران نے کہا۔

”میں کوشش تو کر رہا ہوں لیکن نجات یہ تار کس میٹریل سے بنی ہوئی ہے۔ ٹوٹ ہی نہیں رہی“..... صدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کرے کا دروازہ کھلا اور جیڑو اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔ جیڑو سے پہلے چونکہ وہ مل چکے تھے اس لئے وہ اسے پہنچانے تھے۔ جیڑو کے چہرے پر انہائی سختی طاری تھی۔ وہ کچھ فاصلے پر پڑی ہوئی کری پر بیٹھ گیا جبکہ وہ آدمی اس کے عقب میں موڈ بانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

”تم نے دیکھ لیا پا کیشیاں ایجنٹو کہ تم مجھ سے فک کرنہیں جاسکتے۔ تم نے میرے خاص آدمی ایڈورڈ فشر کو ہلاک کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے لیکن میں اس صورت میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں کہ تم وہ فارمولہ میرے حوالے کر دو جو تم نے ایڈورڈ فشر سے یا شارک سے حاصل کیا ہے“..... جیڑو نے انہیلی خشک لبجھ میں کہا۔

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو جیڑو۔ تم نے خود ہی ہم سے دھوکہ کیا ہے کہ ہم سے دس کروڑ ڈالرز بھی لے لئے اور ہمیں سادہ فلم روپ دے دیا اور تم کہہ رہے ہو کہ فارمولہ ہمارے پاس ہے اور تم نے ہمیں یہاں کیوں جکڑ رکھا ہے“..... عمران نے کہا۔

”گوتم نے میک اپ تبدیل کرنے تھے لیکن بہر حال تم اسی کوٹھی میں تھے جہاں سے تم نے مجھے پہلے کال کیا تھا اور تمہارے ان تبدیل شدہ میک اپ کی وجہ سے مجھے تمہارے چہرے بے ہوشی کے عالم میں میک اپ واشر کے ذریعے چیک کرنا پڑے اور یہ بھی سن لوک جو کہ تم نے استعمال کی تھی وہ پولیس کو ایک پارکنگ سے مل گئی ہے اور اس کا رکے ذریعے وہ اس کمپنی تک پہنچ گئے جس نے تمہیں کار اور کوٹھی دی تھی۔ گوپلیس کو تم کوٹھی پر نہ مل سکے کیونکہ اس دوران تمہیں بے ہوش کر کے یہاں شفت کیا جا چکا تھا لیکن میں بہر حال اس اطلاع کے بعد کنفرم ہو گیا تھا کہ ایڈورڈ فشر کو ہلاک تم نے ہی کیا ہے اور فارمولہ تم لے گئے ہو“..... جیڑو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ایڈورڈ فشر نے ہماری توہین کی تھی اس لئے ہمیں اسے ہلاک کرنا پڑا اور اس کی ہلاکت پر شارک نے مزاحمت کرنا چاہی تھی اس لئے اسے بھی ہلاک کرنا پڑا“..... عمران نے اس بار خشک لبجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جو کچھ ہوا وہ علیحدہ بات ہے۔ وہ فارمولہ کہاں ہے“..... جیڑو نے کہا۔

”ہمیں کسی فارمولے کا علم نہیں ہے۔ ہم تو شارک سے اس لئے ملنے گئے تھے کہ شارک کے ذریعے تم سے بات کی جائے کہ تم نے ہمیں

”عمران صاحب کہاں گئے“.....کیپشن فلکلیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو صدر نے اسے ساری بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

”اس کی کیا ضرورت تھی۔ ہونہہ۔ اب پا کیشیا سیکرٹ سروس عام سے بدمعاشوں سے بھی خوفزدہ ہونے لگ گئی ہے“.....تو نوری نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا عمران کمرے میں داخل ہوا۔

”چھپا آئے ہو فارمولہ“.....جولیا نے کہا۔

”ہاں“.....عمران نے مختصر سا جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تو نوری کہہ رہا ہے کہ اب پا کیشیا سیکرٹ سروس عام سے بدمعاشوں سے بھی خوفزدہ ہونے لگ گئی ہے“.....صدر نے کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم یہ فارمولہ مجھے دو میں دیکھوں گا کہ کون اسے مجھ سے لے سکتا ہے“.....تو نوری نے اسی طرح غصیلے لمحے میں کہا۔

”اگر تم اپنی ذمہ داری پر لینا چاہتے ہو تو میں لا دیتا ہوں لیکن یہ بات سن لو کہ اگر کوئی گڑ بڑ ہو گئی تو چیف کو جواب خود ہی دینا“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دے دوں گا جواب۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے تمام خدشات غلط ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہو گا۔ بلیک سروس اور ناسکو دلوں بھاری رقمات وصول کر چکی ہیں“.....تو نوری نے کہا۔

”بلیک سروس نے تو ہمارے ساتھ فراڈ نہیں کیا تھا لیکن اس جیڑو نے تو ہمارے ساتھ فراڈ کیا ہے۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم عین اس وقت وہاں پہنچے جب ایڈورڈ فشر فارمولہ اسٹارک کو دینے آیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جیڑو انتہائی لاچی اور کمیہ فطرت آدمی ہے۔ وہ اب بھی آسانی سے باز نہیں آئے گا“.....عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نه باز آئے گا تو مارا جائے گا اور کیا ہو گا“.....تو نوری نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچاک باہر تیز دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ دھماکے ایسے تھے جیسے کسی نے کافی تعداد میں میزائل فائر کیے ہوں۔

”اوہ۔ یہ کیا ہوا؟“.....عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھی بھی ایک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے تھے لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران قدم بڑھاتا اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹوکی طرح گھومنے لگ گیا۔ اس نے اپنے ذہن کو سنجالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن یک لخت گھری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گھری تاریکی میں جگنو چلتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ ساچکا اور پھر یہ روشنی پھیلتی چل گئی۔ جیسے ہی عمران کے ذہن میں روشنی پوری طرح پھیلی عمران کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کامنٹر کی فلم کے میں کی طرح گھوم گیا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ کے کمرے میں موجود تھا کہ باہر سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھی عمران کا ذہن کسی لٹوح کی طرح گھومنے لگ گیا تھا۔ اس نے چونک کرادھرا دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ اس کا جسم راؤز میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھی بھی راؤز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ایک آدمی عمران سے تیرے نمبر پر موجود کیپشن فلکلیل کی ناک سے ایک شیشی لگائے کھڑا تھا۔ پھر اس نے شیشی ہٹائی اور آگے نوری کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ عمران کے ساتھ والی کرسی پر صدر موجود تھا جبکہ سب سے آخر میں جولیا تھا اور عمران نے یہ دیکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا کہ اس کے سارے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

”یہ ہم کہاں ہیں؟“.....عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے سر گھما کر عمران کی طرف دیکھا۔

”تم بلیک روم میں ہوئے“.....اس آدمی نے کرخت لمحے میں جواب دیا۔ عمران نے دیکھا کہ اس آدمی کا جسم ورزشی ساتھا اور اس کے چہرے پر موجود ذخموں کے آڑھے تر چھٹے نشانات تھے اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کی ساری عمر ٹھائی بھڑائی میں گزری ہے۔ ویسے اپنے چہرے کے خدوخال اور چہرے پر چھائی ہوئی سختی سے صاف دکھائی دیتا تھا کہ یہ شخص خاصی سفاک طبیعت کا مالک ہے۔

”کیا تمہارا تعلق ناسکو سے ہے؟“.....عمران نے کہا۔

”ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میرا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں بتاتی ہوں کہ فارمولہ کہاں ہے۔ رک جاؤ۔“ جولیا نے یک غلت انتہائی خوفزدہ لبجھ میں کہا تو جیرٹونے ہاتھ اٹھا کر جارج کو روک دیا۔

”اگر تم بتا دوڑ کی اور فارمولہ میں مل گیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔“..... جیرٹونے کہا۔

”م۔ م۔ م۔ میں ضرور بتا دوں گی۔ میں نہ ہی کوڑے کھانا چاہتی ہوں اور نہ مرنا چاہتی ہوں۔ تم مجھے یہاں سے نکال کر کسی اور کمرے میں لے چلو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی۔“..... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ تمہیں میں بتانا پڑے گا اور یہ بھی سن لو کہ مجھے ڈرامہ بازی پسند نہیں ہے۔ میں تمہیں صرف ایک منٹ دے سکتا ہوں۔ بتاؤ۔“..... جیرٹونے سرد لبجھ میں کہا۔

”اچھا تو پھر سن لو کہ فارمولہ کوٹھی میں ہی ہے۔ کوٹھی کے عقبی کمرے کے نیچے تہہ خانہ ہے۔ اس تہہ خانے میں ایک خفیہ سیف میں فارمولہ کھا گیا ہے۔“..... جولیا نے کہا۔

”تہہ خانہ اور خفیہ سیف۔ اوہ اچھا۔ تہہ خانے کا تو ہمیں خیال ہی نہ آیا تھا۔ بہر حال ٹھیک ہے اب تمہارے ساتھیوں کے زندہ رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ البتہ تم اس وقت تک زندہ رہو گی جب تک فارمولہ نہیں جاتا۔“..... جیرٹونے سرد لبجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نکال لیا۔

”یہ عورت غلط کہہ رہی ہے۔ تہہ خانہ اور سیف تو البتہ وہاں موجود ہے لیکن بے شک چیک کرلو۔ وہاں فارمولہ نہیں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں درست کہہ رہی ہوں۔ یہ میرے سامنے فارمولہ لے کر تہہ خانے میں گیا تھا۔“..... جولیا نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے چینگ کرالی جائے۔ ٹھیک ہے۔“..... جیرٹونے ریو الور و واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”جارج۔ تم واپسی تک نہیں رہو گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک ان کی گرد نہیں توڑ دینا۔“..... جیرٹونے جارج سے کہا اور تیزی سے مذکور ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیرٹو کے کمرے سے جانے کے بعد جارج اسی کری پا کر بیٹھ گیا جس پر پہلے جیرٹو بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوڑا بستور موجود تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ جولیا نے صرف وقت لینے کی غرض سے یہ چکر چلا�ا ہے اور چونکہ جیرٹو اسے اور اس کے ساتھیوں کو گولی مارنے لگا تھا اس لئے اس نے معاملے کو مشکوک کر دیا تھا اور نتیجہ اس کے حق میں نکلا تھا لیکن اصل مسئلہ یہ راڑز تھا اور اب یہ جارج بھی تھا جو سامنے بیٹھا ہوا تھا۔

”مسٹر جارج۔ یہ راڑز ڈھیلنے نہیں ہو سکتے۔ میری تو پسلیاں دب کر ٹوٹنے لگی ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔“..... جارج نے درشت لبجھ میں کہا۔

”اچھا۔ پھر انہیں کھول ہی دو۔ میرا وعدہ کہ میں ایسے ہی بے حس و حرکت بیٹھا رہوں گا۔“..... عمران نے کہا۔

”اب یہ اس وقت تک نہیں کھل سکتے جب تک باس نہ چاہے۔“..... جارج نے کہا۔

”کیوں۔ کیا تمہارے ہاتھوں میں سکت نہیں کہ تم سامنے سوچ بیٹھل پر موجود بہن دبا کر انہیں کھول دو۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جارج طفریہ انداز میں پڑا۔

”یہاں ایسا کوئی بہن نہیں ہے۔ ان کا آپرینگ سسٹم ساتھ والے کمرے میں ہے اور وہاں صرف باس ہی جا سکتا ہے۔ میں نہیں جا سکتا ہے۔“..... جارج نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تو کیا جیرٹو پہلے یہاں آ کر ہمیں جکڑ گیا تھا اور اب پھر دوبارہ آیا ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”نہیں۔ یہ جکڑ تو یہیں سے جاتے ہیں لیکن کھلتے اس کمرے سے ہیں۔“..... جارج نے جواب دیا۔

دھوکہ کیوں دیا۔ پھر ایڈورڈ فشوہاں آگیا اور اس نے شارک سے کہا کہ ہمیں باہر نکالا جائے اور پھر اس نے خود ہی ہمیں باہر جانے کا حقیقت سے کہا تو ہم اس سے جھگڑ پڑے اور نتیجہ یہ کہ وہ مارا گیا۔ شارک نے ہمیں مارنا چاہا تو ہم نے اسے بھی ہلاک کر دیا۔ پھر شارک کا اندھٹ آ کر ہم سے الجھ پڑا۔ ہم نے اسے بے ہوش کر دیا۔ ہمیں تو فارمولے کا علم ہی نہیں ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”سنو۔ ایڈورڈ فشر شارک کو فارمولہ دینے گیا تھا۔ فارمولہ اس کی جیب میں تھا اور بقول تمہارے ایڈورڈ فشوہاں حقیقت ہی مارا گیا اور شارک بھی۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولہ اس کی جیب میں ہونا چاہئے تھے لیکن فارمولہ اس کی جیب سے نہیں ملا۔ اس کا مطلب ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ فارمولاتم نے حاصل کیا ہے اور سنو۔ اب بہت بتیں ہو گئی ہیں اب فارمولہ نکالو ورنہ۔..... جیرٹو نے انہیلی غصیلے لمحے میں کہا۔

”ہم شاید طویل وقت تک بے ہوش رہے ہیں۔ اتنے وقت تک کہ تم نے ہمیں ہماری کوٹھی سے یہاں شفت کرایا اور پھر ہمارے میک اپ بھی صاف کر دیئے لیکن ہمیں ہوش نہ آیا۔ اب تمہارے آدمی نے اس حالت میں ہوش دلایا ہے۔ اگر فارمولہ ہمارے پاس ہوتا تو لازماً تم اسے حاصل کر چکے ہوئے۔..... عمران نے کہا۔

”فارمولاتمہارے پاس نہیں ہے اور میرے آدمیوں نے پوری کوٹھی بھی کھنگاں ڈالی ہے۔ فارمولہ وہاں بھی نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم لوگ اس نے زندہ بھی ہو ورنہ اگر فارمولاتم سے مل جاتا تو تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جاتا۔..... جیرٹو نے جواب دیا۔

”جب تم نے تمام چینگ کر لی ہے تو پھر تم اس بات پر کیوں بصنہ ہو کہ فارمولہ ہمارے پاس ہے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ چینگ تو میں نے واقعی تفصیل سے کی ہے حتیٰ کہ ایئر پورٹ پر بھی میرا آدمی پا کیشیا کے لئے بک ہونے والے اس سامان کی چینگ کر رہا ہے جو کہ کوئی سروں سے پا کیشیا بھیجا گیا ہے اور ایئر پورٹ پر تمام افراد اور ان کے سامان کی بھی خصوصی طور پر چینگ ہو رہی ہے لیکن وہ فارمولہ ابھی تک نہیں مل سکا۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولاتمہارے پاس ہے۔..... جیرٹو نے کہا۔

”کیا تم اس قدر رطا قتو ہو کہ تمہاری مرضی سے ایئر پورٹ پر اس انداز میں چینگ ہو سکتی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”دولت سب کچھ کر سکتی ہے اور دولت کی ہمارے پاس کی نہیں ہے۔..... جیرٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر دولت خرچ کر کے فارمولہ بھی تلاش کراؤ۔..... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں بتانا ہو گا کہ فارمولہ کہاں ہے ورنہ جارج کو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ پھر وہ سے بھی بات اگلوالیتا ہے۔..... جیرٹو نے اپنے عقب میں موجود اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔

”سن جیرٹو۔ تم نے دھوکہ کیا ہے اس نے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم دس کروڑ ڈالر زہمیں واپس کر دیا پھر ہمیں اصل فارمولہ دے دو۔ تم اس فراڈ کو چھپانے کے لئے سارا ذرا مہم کر رہے ہو۔..... عمران نے کہا۔

”جارج۔..... جیرٹو نے یکخت چیختے ہوئے لمحے میں کہا۔

”لیں باس۔..... جارج نے موڈ بانہ لمحے میں کہا۔

”الماری سے کوڑا نکالو اور ان کی ساتھی عورت پر اس وقت تک کوڑے بر ساتے رہو جب تک یہ فارمولے کے بارے میں نہ بتا دیں اور اگر پھر بھی نہ بتائیں تو اس عورت کی ہلاکت کے بعد ان سب پر باری باری کوڑے بر سادہ۔..... جیرٹو نے چیختے ہوئے لمحے میں کہا۔

”لیں باس۔..... جارج نے کہا اور تیزی سے دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

”سن جیرٹو۔ اب تک تم نے بہت جماقتیں کر لی ہیں لیکن اب میری بات سن لو کہ اگر تم نے ہم میں سے کسی کو انگلی بھی لگائی تو تمہارا اور تمہاری تنظیم سب کا ایسا عبرتاںک حشر ہو گا کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔..... عمران نے یکخت غراتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”ابھی تمہارے فرشتے بھی بتائیں گے کہ فارمولہ کہاں ہے۔..... جیرٹو نے کہا۔ اس دوران جارج الماری سے کوڑا نکال کرو اپس جولیا کی طرف بڑھنے لگ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر سفا کی اور بخی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو“..... اچانک جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ خاموش بیٹھی رہو۔ میں اس کمرے سے باہر نہیں جاسکتا ہے“..... جارج نے تیز لمحے میں کہا۔

”اس الماری میں پانی کی بوتلیں موجود ہیں۔ میں نے دیکھ لی ہیں۔ ایک بوتل انھا کر مجھے دے دو پلیز“..... جولیا نے کہا تو جارج انھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں کوڑا موجود تھا۔ اس الماری کو کھول کر پہلے اس نے کوڑے کو لپیٹ کر اس کی مخصوص جگہ پر رکھا اور پھر الماری کے نچلے خانے میں موجود پانی کی بوتلیں موجود ہیں۔ اس الماری بند کر دی اور پھر وہ جولیا کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران اور اس کے ساتھ تجسس بھری نظروں سے جولیا کو دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جولیا نے پانی کی خاص مقصد کے لئے ہی طلب کیا ہوا لیکن یہ مقصد کیا ہوا سکتا تھا اس بات کی انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ جارج جولیا کی کرسی کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھلن ہٹایا اور بوتل کو جولیا کے منہ سے لگا دیا لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر ایک قدم پیچھے ہٹا تو اس کے ہاتھ میں موجود پانی کی بوتل شیز ہی ہوئی اور بوتل کا پانی جولیا کے جسم پر گر گیا۔

”یہ کیا کیا تم نے“..... جولیا نے جسم کو اس انداز میں سکیرتے ہوئے کہا جیسے اسے پانی پڑنے کی وجہ سے سردی الگ گئی ہو۔

”تم نے میری پنڈلی پر ٹھوکر لگائی تھی“..... جارج نے غصیلے لمحے میں کہا۔ البتہ اس نے بوتل سیدھی کر لی تھی۔

”وہ تو میں نے ناگ سیدھی کی تھی۔ پانی مجھے پلاو“..... جولیا نے کہا لیکن جارج نے بجائے پانی پینے کے پانی کی بوتل جولیا کے سر پر رکھ کر اسے اللادیا اور پانی بوتل سے نکل کر جولیا کے جسم پر دھار کی صورت گرنے لگا۔

”یہ تمہاری سزا ہے“..... جارج نے ہنتے ہوئے کہا اور پھر خالی بوتل ایک طرف پھینک کر وہ واپس کرسی کی طرف مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھیجن لئے تھے لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ جولیا کا جسم تیزی سے اوپر کی طرف کھلکھلا جا رہا تھا اور عمران کا چہرہ بے اختیار کھل انھا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے پانی کیوں مانگا تھا اور کیوں جارج کی پنڈلی پر ضرب لگا کر اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ پانی پڑنے سے جولیا کا لباس بھیگ گیا تھا اور اس طرح جولیا جو راڑ زمیں قدرے پھنسی ہوئی تھی لباس بھیگ جانے سے قدرتی طور پر سکون کی وجہ سے اسے اوپر کھکنے کا موقع مل گیا تھا۔ چونکہ جولیا ایکر بیٹھن بنی ہوئی تھی اس لئے اس نے عام سی پینٹ اور شرٹ پہن رکھی تھی۔ جارج چونکہ کرسی کی طرف جا رہا تھا اس لئے اس کی پشت جولیا کی طرف تھی۔ پھر جارج جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں جیسے جولیا کی طرف مڑیں وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ جولیا کا جسم کافی حد تک اوپر کو اٹھ چکا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم یہ کیا کر رہی ہو“..... جارج نے تیز لمحے میں کہا اور تیزی سے جولیا کی طرف بڑھنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ جولیا تک پہنچتا جو لیا ایک جھٹکے سے کرسی پر کھڑی ہو چکی تھی۔ جارج نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالتا کر یہاں اور نکال سکے لیکن اسی لمحے جولیا اڑتی ہوئی اس کی طرف آئی اور جارج چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا جبکہ جولیا اسے دھکیل کر تیزی سے ایک طرف جا کھڑی ہوئی تھی۔

”ویل ڈن جولیا۔ ویل ڈن“..... عمران نے بے ساختہ لمحے میں کہا۔ اسی لمحے جارج اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنجھتا جو لیا نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور اس بار جارج کے سینے پر اس نے دونوں پیر موڑ کر مارے اور قلبابازی کھا کر ایک بار پھر کھڑی ہو گئی جبکہ جارج نیچے گر کر ایک بار پھر اٹھنے لگا ہی تھا کہ جولیا کی لات گھومی اور کمرہ جارج کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونخ انھا اور پھر وہ حرم سے نیچے گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا بھلی کی سی تیزی سے گھومی اور اس نے سائیڈ پر پڑی ہوئی لوہے کی کرسی انھا کر پوری قوت سے جارج کے سر پر ماری۔ جارج کے حلق سے انتہائی کر بنا کچی ٹکنی اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

”میں تمہارے راڑ زکھوتی ہوں“..... جولیا نے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ جولیا دروازہ کھول کر باہر چلی گئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڑ زخود بخود غائب ہو گئے۔ جولیا کی کرسی کے راڑ زبھی ساتھ ہی غائب ہو گئے تھے اور عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

”اس جارج کو ختم کر دو اور آؤ۔ ہم نے اس جیڑو کو کور کرنا ہے“..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ لیکن جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اسے کچھ فاصلے پر پہلے گولی چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر جولیا کی چیخ سنائی دی تو وہ ترپ کر آگے بڑھا اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر سے گولی چلنے کی آواز اور جولیا کی چیخ سنائی دی تھی۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے آخر میں سیڑھیاں اور کوچار ہی تھیں لیکن سیڑھیوں کے ساتھ ہی ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور گولی چلنے کی آواز اور جولیا کی چیخ کی آواز ادھر سے ہی سنائی دی تھی۔ ابھی عمران تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اس دروازے سے یکخت جیرٹونکل کر عمران کی طرف مڑا۔ اس کے ہاتھ میں ریو اور موجود تھا۔ اسی لمحے عمران نے اس پر چھلانگ لگادی اور جیرٹو کے ہلق سے چیخ سی نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا۔ عمران نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ جیرٹو کے ہاتھ سے گرا ریو اور اٹھائے بھلی کی سی تیزی سے اس دروازے کی طرف مڑا جہاں سے جولیا کی چیخ سنائی دی تھی۔ اسے دراصل جیرٹو سے زیادہ جولیا کی فکر تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو وہ تیزی سے سائیڈ پر ہوا توجیرٹو ایک دھماکے سے دروازے کی سائیڈ سے ٹکرایا کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریو اور کاڑی گرد بادیا۔ گولی چلنے کے دھماکے کے ساتھ ہی جیرٹو کے ہلق سے چیخ نکلی اور وہ فرش پر ترنے لگا لیکن عمران تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے جولیا کو فرش پر ساکت پڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔ عمران نے ریو اور ایک طرف پھینکا اور جھپٹ کر اس نے جولیا کو اٹھا کر کا ندھر پر ڈالا اور پھر راہداری میں پھینک کر وہ دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ شاید اس لئے باہر نہ آئے تھے عمران نے انہیں اپنے ساتھ آنے کا نہ کہا تھا۔

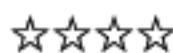
”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔“..... عمران جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ساتھیوں نے چونک کر کہا۔

”جولیا کو گولی مار دی گئی ہے۔ اس کی حالت خطرناک ہے۔ کیپشن ٹکلیل تم میری مدد کروتا کہ میں اس کے زخم سے گولی نکال دوں اور باقی ساتھی جائیں اور اس ہیڈ کوارٹر میں جو بھی نظر آئے گا اڑا دو۔ جلدی کرو۔“..... عمران جولیا کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا تو تنور اور صدر بھلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ کیپشن ٹکلیل تیزی سے الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری میں موجود پانی کی بوتلیں اٹھائیں اور واپس عمران کی طرف دوڑ پڑا جو جولیا پر جھکا ہوا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ مس جولیا کی حالت تو بے حد خراب ہے۔“..... کیپشن ٹکلیل نے جولیا کی حالت دیکھ کر انہائی تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ وہ بڑا حیم ہے۔“..... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ کیپشن ٹکلیل کی مدد سے جولیا کی ٹریننگ میں مصروف ہو گیا۔

”میں دیکھوں گا۔ شاید کسی ساتھوں لے کرے میں میڈیکل بیکس ہو۔ خالی پانی سے کام نہیں چلے گا۔“..... کیپشن ٹکلیل نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا کی حالت واقعی لمحہ بے حد خراب ہوتی جا رہی تھی۔☆



دروازہ کھلنے کی آواز کرنگ نے چونک کرساٹھا۔ دروازے سے کیلارڈ اندر داخل ہو رہا تھا۔

"آؤ کیلارڈ۔ کیا پھر کوئی خاص بات ہو گئی جو تم نے اس پراسرار انداز میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے؟"..... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا  
"لیس بس۔ میرے پاس دو خوشخبریاں ہیں"..... کیلارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو کنگ بے اختیار چونک پڑا۔

”دو خوشخبریاں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات“۔ کنگ نے کہا۔

"ایک خوشخبری تو یہ ہے"..... کیلارڈ نے جیپ میں ہاتھ ڈال کر ایک پیکٹ نکلا اور اسے گنگ کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

”یہ کیا ہے؟..... کنگ نے پیکٹ اٹھاتے ہوئے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”سی ٹاپ فارمولہ“.....کیلارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو کنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

”دوسری خوشخبری بھی ہے بس کہ ناسکوختم ہو چکی ہے۔ اب ہماری تنظیم بلیک سروس را گونا کی سب سے بڑی تنظیم ہے“۔ کیلارڈ نے کہا تو  
گنگ اس بار واقعی اس طرح اچھا جیسے کری میں اچانک لاکھوں دو لیٹنگ کا آئیکنٹر کرنٹ دوڑ نے لگ گیا ہو۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو؟..... کنگ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں بآس۔ ناسکو کا چیف جیئر ٹولہاک ہو چکا ہے۔ ناسکو کا ہیڈ کوارٹر ہموں کے خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر بتاہ ہو چکا ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور میں نے ناسکو اور جیئر ٹو کے سب سے اہم آدمی نیلسن کے ساتھ تفصیلی مذاکرات کر لئے ہیں اور نیلسن کو اس بات پر رضا مند کر لیا ہے کہ میں اسے ناسکو میں موجود اپنے آدمیوں کے ذریعے اس کا چیف بخواہوں گا جبکہ نیلسن ناسکو کے اسلیے کا تمام بڑنس بلیک سروں کو منتقل کر دے گا اور اس پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ ناسکواب عام سی بدمعاش تنظیم رہ گئی ہے۔ نیلسن اس پر خوش ہے کہ اسے ناسکو کے تمام جوئے خانے، کلب اور ہوٹل مل گئے ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ناسکو کی اہمیت اور دولت کی اصل بنیاد اسلام کی ہیں الاقوامی سپلائی تھی۔ اب یہ کام بلیک سروں کرے گی۔“..... کیلارڈ نے جواب دیا تو کنگ کے چہرے پر یک لخت انتہائی سرست کے تاثرات ابھر آئے۔

”آپ چونکہ راگوں سے باہر تھے اس لئے آپ کو علم نہ ہو سکا۔ بہر حال میں بتاتا ہوں،“..... کیلارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں واقعی ان دونوں را گونا کے معاملات سے خاصاً تعلق ہو رہا ہوں۔ بہر حال بتاؤ کیا ہوا ہے؟“..... کنگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آپ کو تو علم ہے کہ ناسکو کے ہیڈ کوارٹر میں ہمارے آدمی موجود تھے اس لئے مجھے ساتھ ساتھ اطلاعات ملتی رہی ہیں۔ میں نے پہلے آپ کو بتایا تھا کہ میں یہ فارمولہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ناسکو کے ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملتی تھی کہ جیرٹو نے پاکیشائی ایجنٹوں سے دس کروڑ ڈالرز کے عوض فارمولے کا سودا کیا ہے اور لین دین کے لئے اس نے راگونا شہر سے باہر ایک دیران زرعی فارم میں اپنے ایک خصوصی اڈے کو استعمال کیا۔ اس کی پلانگ یہ تھی کہ وہ اس اڈے میں جا کر پاکیشائی ایجنٹوں سے دس کروڑ ڈالرز کی رقم وصول کرے گا اور انہیں فارمولادے گا لیکن کچھ فاصلے پر اس کے مسلح آدمی موجود ہوں گے جو بعد میں ان پاکیشائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے ان سے فارمولہ حاصل کر لیں گے۔ اس بیان کے معلوم ہوتے ہی میں نے جوانی

پلان بنایا اور اپنے آدمیوں کو وہاں بھیجا تاکہ وہ ناسکو کے آدمیوں کو ختم کر کے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر کے ان سے فارمولہ حاصل کر لیں۔ اس طرح جیرو کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور فارمولہ ہمارے پاس پہنچ جائے گا۔ میں نے اس فارمولے کی فوری فروخت کے لئے شارک سے بھی بات کر لیں لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ جیرو نے پلان آخری لمحے میں بدل دیا تھا اور اس نے نقلی فارمولہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو دے کر ان سے رقم وصول کر لی اور پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسرا ہمارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس طرح میرا پلان ناکام ہو گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ شارک نے جیرو سے سودا کر کے اس سے فارمولہ حاصل کر لیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے شارک کے ہوٹل میں پہنچ کر شارک اور جیرو کے خاص آدمی ایڈورڈ فشر کو ہلاک کر دیا اور فارمولہ لے کر نکل گئے۔ جیرو کو بھی اس کی اطلاع مل گئی۔ اسے پاکیشیائی ایجنٹوں کے اڑے کا علم تھا۔ اس نے فوری طور پر وہاں ریڈ کیا اور ان ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے وہاں کی تلاشی لی لیکن فارمولہ نہ سکا جس پر جیرو نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہیڈ کوارٹر منگوالیا تاکہ ان سے فارمولہ کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ جب مجھے اطلاع مل تو میں سمجھ گیا کہ فارمولہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے لامحالہ اس کوٹھی میں ہی چھپایا ہوا گا۔ شاید انہیں بھی جیرو کی طرف سے خطرہ تھا۔ چنانچہ میں نے فشر کو کہا کہ وہ جا کر اس کوٹھی سے فارمولہ تلاش کرے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ فشر ایسی چیزیں تلاش کرنے میں اختیاری مہارت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس نے واقعی فارمولہ تلاش کر لیا۔ یہ فارمولہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے ایک پرانے کے پائپ کے اندر چھپایا ہوا تھا لیکن اب یہ ان کی بد قسمتی اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ فشر نے جب تلاشی کے لئے سب پائپوں کو چیک کیا تو اسے فارمولہ گیا۔ بہر حال فشر نے فارمولہ مجھے پہنچا دیا۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ ناسکو کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے۔ چونکہ ناسکو اسلیخ کا دھنہ کر تی تھی اس لئے ہیڈ کوارٹر میں اختیاری حاس اسلیخ کا ایک خاصا بڑا ذخیرہ موجود تھا اور یہ ذخیرہ پھٹ گیا جس کے نتیجے میں پورا ہیڈ کوارٹر خوفناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ وہاں سے جیرو اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی دستیاب ہو گئیں۔ لیکن ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں نہ ملیں تو میں نے اس کوٹھی کی نگرانی شروع کر دی جہاں سے فارمولہ ملا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ لوگ اگر زندہ ہیں تو لامحالہ فارمولہ اپس حاصل کرنے اس کوٹھی میں آئیں گے اور پھر واقعی وہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پر پہنچے اور میرے آدمیوں نے ان کی نگرانی کی۔ وہ واپس ایک ہسپتال میں گئے وہاں سے چینگ پر معلوم ہوا کہ ان کی ساتھی عورت اختیاری شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں لاٹی گئی ہے اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی وہاں موجود ہیں اور ابھی تک وہاں موجود ہیں لیکن انہیں اب یہ کسی صورت معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولہ ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ نیسن سے مذکورات کے بعد اور معاملات طے ہو جانے کے بعد اب میں آپ کے پاس کامل اور تفصیلی رپورٹ دینے آیا ہوں۔ اب ہم اطمینان سے اس فارمولے کو کسی بھی پر پاور کے پاس اختیاری بھاری رقم کے عوض فروخت کریں گے اور اس بارے میں کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا۔..... کیلارڈ نے کہا۔

”ویری گڈ کیلارڈ۔ تم نے واقعی حریت انگلیز کا روایا کی ہیں لیکن اگر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی بھی طرح معلوم ہو گیا کہ فارمولہ ہمارے پاس ہے تو وہ بلیک سروں کے خلاف کام شروع کر دیں گے کیوں نہ انہیں ہلاک کر دیا جائے تاکہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔..... کنگ نے کہا۔

”میں نے پہلے بھی یہ بات سوچی تھی بس۔ لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا۔..... کیلارڈ نے کہا۔

”کیوں۔ وجہ۔..... کنگ نے چونکہ کر پوچھا۔

”پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی بھی طرح یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی کہ سی ناپ فارمولہ ہمارے پاس ہے اور ہمیں بھی جلدی نہیں کیونکہ اب ناسکو کا خوف بھی ختم ہو چکا ہے اسلئے ہم اسے اطمینان اور اختیاری بھاری قیمت پر جب چاہیں فروخت کر سکتے ہیں لیکن اگر ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر ہم نے حملہ کیا اور انہیں ہلاک کرایا تو ان کی جگہ پاکیشیا سے دوسرے ایجنٹ آ جائیں گے اور پھر وہ بہر حال یہ بات معلوم کر لیں گے کہ ان کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ ہے۔ اس طرح انہیں بہر حال یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ فارمولہ ہم نے حاصل کر لیا ہے کیونکہ اس کے بغیر ان کی ہلاکت کا کوئی جواز نہیں بتتا۔ اس طرح بلیک سروں اور پاکیشیائی حکومت اور ان کے ایجنٹوں کے درمیان ایک مستقل تازعہ پیدا ہو جائے گا اس لئے میں نے ارادہ بدل دیا۔..... کیلارڈ نے کہا۔

”اوہ واقعی۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو اور اس قدر گہرائی میں سوچتے ہو۔ تھیک ہے یہ فارمولہ ابھی تم اپنے پاس رکھو اور جس طرح چاہو اس

معاملے کو ڈیل کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے اور ہاں اب اسلوچ کی ڈیلنگ کے انچارج بھی تم ہی ہو گے۔”..... کنگ نے فارمولے کا پکٹ کیلارڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”بے حد شکر یہ بآس۔ آپ ایسا کریں کہ اس سلسلے میں تمام مراکز کو تحریری اطلاع دے دیں تاکہ میں محل کر کام کر سکوں۔“ کیلارڈ نے سرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ابھی کر دیتا ہوں اور یہ تحریریں تم خود ہی پہنچا دو۔“..... کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتر کام کا رسیور اٹھایا اور اپنی پرٹل سیکرٹری کو کال کر لیا۔ اس نے پرٹل سیکرٹری کو ڈکٹیشن دے دی۔

”اے ٹائپ کر کے جلدی سے لے آؤ اور شراب بھی بھجوادو۔“..... کنگ نے کہا اور سیکرٹری سر ہلاتی ہوئی واپس چل گئی۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے شراب کی بوتل اور دو گلاس میز پر رکھ کر اور سلام کر کے واپس چلا گیا تو کیلارڈ نے بوتل کھول کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالی اور انہائی مودبانہ انداز میں اٹھ کر اس نے گلاس کنگ کے سامنے رکھ دیا۔

”تمہاری بھی فرمانبرداری اور ذہانت مجھے بے حد پسند ہے کیلارڈ۔ تم واقعی بلیک سروس کیلئے سرمایہ ہو۔“..... کنگ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ آپ کی مہربانی ہے بآس کہ آپ میرے بارے میں ایسے خیالات رکھتے ہیں۔“..... کیلارڈ نے انہائی موددانہ لبجھ میں جواب دیا اور اپنا گلاس اٹھا کر منہ سے لگالیا۔ جب انہوں نے گلاس ختم کئے تو کمرے کا دروازہ کھلا اور پرٹل سیکرٹری ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ اس نے فائل کنگ کے سامنے رکھی اور سلام کر کے واپس چل گئی۔ کنگ نے فائل کھولی اس میں کیلارڈ کے بارے میں ٹائپ شدہ آرڈر موجود تھا۔ اس نے قلم اٹھا کر دستخط کئے اور پھر فائل بند کر کے اس نے فائل کیلارڈ کی طرف بڑھا دی۔

”تو تم نے مجھے خوبخبری سنائی تھیں۔ اب یہ خوبخبری میری طرف سے۔“..... کنگ نے کہا۔

”بے حد شکر یہ بآس۔“..... کیلارڈ نے فائل لے کر اسے کھولا اور پھر مطمئن ہو کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے کنگ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ کیلارڈ کے ہاتھ میں ریو اور نظر آرہا تھا۔

”یہ۔ یہ کیا مطلب۔ کیا۔“..... کنگ نے بوکھلائے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”اس آرڈر کے بعد میں اب بلیک سروس کا چیف بن جاؤں گا اس لئے تم اب چھٹی کرو۔“..... کیلارڈ نے یک نکتہ بد لے ہوئے لبجھ میں کہا اور اس سے پہلے کہ کنگ سمجھتا کیلارڈ نے ٹریمگر دبادیا۔ دوسرے لمحے تھک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں کنگ کے سینے میں گھٹی چلی گئیں اور کنگ کے منہ سے صرف گھٹی گھٹی ہی چیخ ہی نکل سکی اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔



ہاشم کالونی کی ایک کوٹھی میں عمران تنوری کے ساتھ موجود تھا۔ جولیا بھی تک ہسپتال میں تھی البتہ اس کی حالت اب ہر لحاظ سے خطرے باہر تھی۔ عمران نے ٹاسکو کے ہیڈ کوارٹر میں جولیا کی ابتدائی بینڈنچ تو کروی تھی لیکن گولی اس قدر اندر جا چکی تھی کہ بغیر آپریشن کے اسے نکالنا جاسکتا تھا اس لئے عمران نے جولیا کوفوری طور پر ہسپتال لے جانے کا فیصلہ کر لیا تھا جبکہ اس دوران عمران کے ساتھیوں نے انتہائی تیز ترین کارروائی کرتے ہوئے ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا۔ ہیڈ کوارٹر اس انداز میں بہایا گیا تھا کہ اس کا ہر کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ جیڑو اور عمران کی طرف سے ہونے والی فائرنگ کا علم وہاں کسی کو بھی نہ ہو سکا تھا اور عمران کے ساتھیوں کی کارروائی کا علم بھی انہیں نہ ہو سکا اور وہ اپنے اپنے کمروں میں ہی ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ پھر عمران کیپن ٹکلیل کے ساتھ جولیا کو لے کر وہاں سے کار میں روانہ ہو گیا تھا اور اس نے صدر اور تنوری کو کہہ دیا تھا کہ وہ اس ہیڈ کوارٹر کو بلاست کر کے شی ہسپتال پہنچ جائیں۔ باقی کارروائی صدر اور تنوری کی تھی انہیں وہاں انتہائی حساس اسلجے کی پیٹیوں سے بھرا ہوا ایک کمرہ نظر آگیا تھا اور پھر صدر نے اس کمرے میں ریموٹ کنٹرول بم نصب کیا اور پھر وہ دونوں ہیڈ کوارٹر سے باہر آگئے اور پھر کچھ فاصلے پر جا کر انہوں نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے بم فائر کر دیا جس کے نتیجے میں پورا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر بلاست ہو گیا۔ جولیا کو جب ہسپتال پہنچایا گیا تو اس کی حالت انتہائی تشویشاً کی تھی لیکن وہاں ڈاکٹروں کی بروقت کارروائی اور آپریشن کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جولیا بچ گئی۔ صدر اور تنوری بھی ہیڈ کوارٹر بلاست کر کے وہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے صدر اور کیپن ٹکلیل کو اس کوٹھی میں وہ جگہ بتا کر بیچ دیا تھا جہاں اس نے فارمولہ چھپایا تھا تاکہ فارمولہ وہاں سے حاصل کر کے جولیا کے ٹھیک ہوتے ہیں وہ راگونا سے نکل جائیں لیکن صدر اور کیپن ٹکلیل دونوں نے جب واپس آ کر بتایا کہ فارمولہ وہاں موجود نہیں ہے تو عمران جیران رہ گیا۔ پھر وہ صدر کے ساتھ خود کوٹھی میں گیا لیکن وہاں واقعی فارمولہ موجود نہ تھا اس لئے وہ واپس ہسپتال آگئے اور پھر جب جولیا کی طرف سے انہیں اطمینان ہو گیا تو عمران نے اس کالونی میں ہی ایک کوٹھی ایک ڈبلر کے ذریعے حاصل کر لی اور اس وقت عمران، تنوری کے ساتھ وہاں کرے میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ صدر اور کیپن ٹکلیل دونوں یہ معلوم کرنے گئے ہوئے تھے کہ ان کی عدم موجودگی میں کون کوٹھی میں آیا جو فارمولہ لے گیا۔

”ای لئے میں نے کہا تھا کہ فارمولہ اپنے پاس رکھو“..... تنوری نے کہا۔

”اگر فارمولہ ہم سے برآمد ہو جاتا تو اب تک ہم سب کی لائیں بھی پرانی ہو چکی ہوتیں۔ ہم بچ بھی اس لئے گئے ہیں کہ جیڑو کو ہم سے فارمولہ نہیں مل سکتا تھا اور اسے مجبوراً ہمیں اپنے ہیڈ کوارٹر لے جانے اور پھر ہوش میں لے آنے کی کارروائی کرنا پڑی“..... عمران نے سمجھیدے لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری“..... تنوری نے عادت کے مطابق فوراً ہمی اعتراض کرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صدر اور کیپن ٹکلیل واپس آگئے تو عمران ان کے چہرے دیکھ کر چونک پڑا۔

”کیا ہوا۔ کیا کوئی کلیوں گیا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایک قربی کوٹھی کے چوکیدار سے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ فشر اپنے آدمی کے ساتھ کوٹھی میں آیا تھا اور کافی دیر تک وہ لوگ کوٹھی میں رہے اور پھر واپس چلے گئے“..... صدر نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”فشر اور اس کا ساتھی لیکن ان کا حدود دار بھی کیا ہے۔ ایک ایڈ ورڈ فشر تو جیڑو کا خاص آدمی تھا جو فارمولے کے کرشارک کے پاس گیا تھا اور مارا گیا تھا۔ کیا یہ بھی ٹاسکو کے آدمی تھے“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہاں راگونا میں ایک باقاعدہ ٹریننگ کمپنی ہے جس کا انچارچ فشر ہے۔ وہ گشیدہ افراد اور چیزوں کو تلاش کرنے کا کام کرتا ہے اور بھاری معاوضہ لیتا ہے“..... صدر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے لیکن تمہیں اس ساری تفصیل کا علم کیسے ہو گیا“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”اس چوکیدار سے۔ وہ کئی سالوں تک اس کمپنی میں کام کر چکا ہے“..... صدر نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اوہ۔ ویری گذ۔ تم نے واقعی کام کر دکھایا ہے ورنہ میں نے فارمولاجس انداز میں چھپایا تھا مجھے یقین تھا کہ اسے تلاش نہ کیا جاسکے گا لیکن فشر اور اس کے ساتھی یقیناً ان کاموں میں غیر معمولی تجربہ اور مہارت رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے اسے تلاش کر لیا ہو گا اور اگر وہ چوکیدار تمہیں نہ ملتا تو ہمیں واقعی بے حد پریشانی اٹھانا پڑتی“۔ عمران نے کہا۔

”تو انھوں نے اس فشر سے ابھی پوچھ لیتے ہیں کہ اس نے فارمولے کے دیا ہے“۔۔۔ تنویر نے کہا۔

”یہی بات میں سوچ رہا ہوں کہ فشر نے آخر کس پارٹی کے لئے کام کیا ہو گا کیونکہ ناسکو کا ہیڈ کوارٹر تو تباہ ہو چکا ہے اور بتائی سے پہلے وہ ہم سے فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اگر انہوں نے فشر کی خدمات حاصل کی ہو تو اس توہفا لامحالہ اس بارے میں ہم سے اس قدر رختی سے پوچھ گچھنا کرتے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”سوچنے کی بات چھوڑو۔ وہ فشر جب خود جواب دے گا تو پھر سوچنے میں وقت ضائع کرنے کا فائدہ“۔۔۔ تنویر نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

”ہا۔۔۔ ٹھیک ہے آؤ“۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں اب نئے میک اپ کر لینے چاہیں“۔ صدر نے کہا۔

”ماںک میک اپ کر لیتے ہیں“۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ اس میں زیادہ وقت نہ لگتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوئی میں موجود کار میں سوار چرچ روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں صدر کی حاصل کردہ روٹ کے مطابق فشر کا باقاعدہ آفس تھا۔ یہ آفس چرچ روڈ پر واقع ایک کار و باری پلازا میں تھا جس کا نام ہی بنس پلازا تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد چرچ روڈ پر پہنچ گئے اور چند لمحوں بعد انہوں نے آٹھ منزلہ بنس پلازا کے گراؤنڈ فلور پر بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ میں کارروکی اور یونچے اتر کروہ اس حصے کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک قطار کی صورت میں چھ لفٹیں نصب تھیں اور لوگ مسلسل لفٹوں پر آ جا رہے تھے۔ وہاں موجود ایک بڑے سے بورڈ پر بنس پلازا میں کمپنیوں کے بارے میں تفصیلی معلومات درج تھیں اور اس بورڈ سے انہیں معلوم ہو گیا کہ فشر کی ٹریننگ کمپنی چوتھی منزل پر تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوتھی منزل پر پہنچ چکے تھے۔ ٹریننگ کمپنی کا خاصا بڑا آفس تھا جس کے ایک کونے میں فشر کا باقاعدہ آفس تھا جس کے باہر سیکورٹی بھیوی کاؤنٹر پر پہنچ ہوئی تھی۔ وہاں ایک صوفے پر چار افراد موجود تھے۔

”لیں سر“۔۔۔ سیکرٹری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی خالصتاً کار و باری لجھ میں کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم لوگوں سے آئے ہیں اور ہم نے تمہارے میخنگ ڈائریکٹر مسٹر فشر سے ملنا ہے ایک کام کے سلسلے میں“۔ عمران نے بڑے سمجھدہ لجھ میں کہا۔

”کیا کام ہے جناب“۔۔۔ سیکرٹری نے کہا۔

”دو گشده افراد کو ٹرینس کرنا ہے“۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”اس کا علیحدہ سیکشن ہے جناب۔ آپ اس سیکشن کے منیخ سے مل لیں۔ مسٹر اینڈریو اس سیکشن کے انچارج ہیں“۔۔۔ سیکرٹری نے کار و باری لجھ میں کہا۔

”اس سے بھی مل لیں گے لیکن یہاں معاملہ ہے اس لئے پہلے فشر صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں“۔۔۔ عمران نے اسی طرح سمجھدہ لجھ میں کہا۔

”اوہ۔۔۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو کال کر لوں گی“۔ سیکرٹری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک طرف موجود صوفے پر جا کر پہنچ گیا۔ تنویر، کیپنٹن ٹکلیل اور صدر بھی اس کے ساتھ ہی پہنچ گئے۔

”آپ سمجھدہ کیوں ہو گئے ہیں عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہے“۔۔۔ صدر نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”اب کیا کروں۔ کسی طرح سکوپ تو بنے“۔۔۔ عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

”سکوپ۔ کس کا سکوپ“۔۔۔ صدر نے چوک کر حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”مجھے جیسے کنوارے کا سکوپ کیا ہو سکتا ہے۔ میں نے سنائے کہ راگونا کی خواتین بخیدگی کو پسند کرتی ہیں لیکن اس محترمہ نے باوجود بخیدگی کے سرے سے لفٹ ہی نہیں کرائی۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

”تم نے خواہ تجوہ اجازت لینے کا تکلف کیا ہے۔ کیا یہ ہمیں اندر جانے سے روک سکتی ہے؟“..... تنویر نے سخت لمحے میں کہا۔

”فرغ غیر متعلق آدمی ہے اور پھر یہ کاروباری پلازا ہے۔ یہاں معمولی ہی گڑبوٹ سے پولیس آسکتی ہے اور یہاں کی پولیس آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑ سکتی جبکہ ہم میک اپ میں ہیں۔“..... عمران نے آہستہ سے کہا۔

”عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں تنویر۔“..... صدر نے کہا تو تنویر نے اس باراں طرح سر ہلا دیا جیسے اسے بات کی سمجھا آگئی ہو۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں کال کیا تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

”وہ منٹ آپ کے پاس ہوں گے۔ پلیز۔ اس سے زیادہ وقت نہ لگائیں۔“..... سیکرٹری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاص ابرا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں جایا گیا تھا۔ کرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ بڑی سی آفس نیبل کے پیچے کری پر ایک قدرے اور چیز عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے کے خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ خاصاً ہیں اور تجربہ کار آدمی ہے۔

”میرا نام فشر ہے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔“..... اس نے اٹھ کر باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”آپ خود بتا دیں کہ وہ منٹ میں آپ ہماری کیا خدمت کر سکتے ہیں۔“..... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو فشر بے اختیار چوک پڑا۔ عمران کے ساتھی بغیر مصافحہ کئے سائیڈ کے صوف پر بیٹھ گئے تھے۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ انہوں نے اس لئے مصافحے میں وقت ضائع نہیں کیا کہ اس طرح یہ چند منٹ تو مصافحوں میں ہی پورے ہو جاتے جبکہ آپ کی سیکرٹری نے کہا ہے کہ ہمارے پاس آپ سے بات کرنے کے لئے صرف وہ منٹ ہیں۔“..... عمران نے میز کی دوسری طرف کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ اصل میں۔“..... فشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وضاحت کی ضرورت نہیں ہے ورنہ یہ چند لمحات اس وضاحت میں ہی گزر جائیں گے۔“..... عمران نے کہا تو فشر بے اختیار پڑا۔

”آپ بے فکر رہیں اور کھل کر بات کریں۔ آپ کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہو گی میں سیکرٹری کو کہہ دیتا ہوں۔“..... فشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر سیکرٹری سے بات کی اور پھر رسیور رکھ دیا۔

”اب آپ اطمینان سے بات کریں۔“..... فشر نے رسیور رکھتے ہوئے عمران سے کہا۔

”آپ نے ہائشن کالوں کی کوئی نمبر اٹھا رہ سے ایک فارمولہ حاصل کیا جو مائیکر فلم کی شکل میں تھا اور ایک ویسٹ پاپ کے اندر رکھا گیا تھا۔“..... عمران نے یہ لمحت انتہائی سمجھیدہ لمحے میں کہا تو فشر اس کی بات سن کر بے اختیار چھپل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔“..... فشر نے گڑبوٹے ہوئے لمحے میں کہا۔

”یہ بات تو تسلیم شدہ ہے کہ آپ نے ایسا کیا ہے کیونکہ آپ کو چیک کر لیا گیا تھا۔ آپ صرف یہ بتا دیں کہ آپ نے یہ فارمولہ کس کو بھجوایا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”سوری آپ جاسکتے ہیں۔ نہ میں نے ایسا کوئی کام کیا ہے اور اگر کیا بھی ہو تو ہم ایسی بات کسی کو نہیں بتا سکتے۔“..... فشر نے اس بار انتہائی سخت لمحے میں کہا۔

”مسر فشر۔ آپ نے رقم لے کر یہ کام کیا ہو گا لیکن آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ اس میں حکومتیں ملوث ہیں اس لئے آپ کو آپ کی پوری فیملی کو، آپ کے اس آفس کو، سب کو ایک لمحے میں ہلاک اور تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ فارمولہ آپ کے لئے موت ثابت ہو سکتا ہے اس لئے آپ پلیز ہوش میں رہ کر جواب دیں اور ہمیں یہ بتا دیں کہ یہ کام ٹاسکو کے لئے آپ نے کیا ہے یا کسی اور پارٹی کے لئے۔“..... عمران نے خشک لمحے میں کہا۔

”تو آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ مجھے اور میرے آفس میں۔ گواوٹ۔ ورنہ میں پولیس کو کال کروں گا۔“..... فشر نے بھی انتہائی

غصیلے لبجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ فون کی طرف بڑھایا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہم جا رہے ہیں“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ فشر کچھ سمجھتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے بڑھا اور فشر چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر سے گھستا ہوا نیچے فرش پر ایک دھماکے سے آگرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیروکھ کرائے موڑ دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا فشر ایک دھماکے سے واپس قالین پر گر گیا۔ اس کا چہرہ یکخت انہائی حد تک سخن ہو گیا اور منہ سے خرخاہٹ کی آوازیں لٹکنے لگیں۔

”بولوس کے لئے کیا تھا یہ کام۔ بولو“..... عمران نے پیروکڑ را واپس موڑتے ہوتے غرا کر کہا۔

”بب۔ بب۔ بلیک سروس۔ بلیک سروس کے لئے“..... فشر نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت واقعی انہائی خستہ ہو گئی تھی۔

”کہاں پہنچایا تھا یہ فارمولہ۔ بولو“..... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

”کک۔ کک۔ کیلارڈ کے پاس“..... فشر نے جواب دیا تو عمران نے پیروہٹایا اور فشر نے یکخت دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے گلے پر رکھے اور گردن کو مسلنا شروع کر دیا۔

”اٹھ کر بیٹھ جاؤ“..... عمران نے اسی طرح خشک لبجے میں کہا تو فشر کراہتا ہوا اٹھا اور پھر لڑکھراتے ہوئے انداز میں صوفے پر ڈھیر سا ہو گیا۔ اس نے ہاتھ ابھی تک گردن پر رکھے ہوئے تھے۔

”سنوفشر۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا اس فارمولے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم نے یہ کام صرف رقم کے لئے کیا ہے اس لئے میں نے تمہیں ہلاک نہیں کیا اور نہ میرے پیرو کے معمولی سے دباو سے تمہاری روح پرواہ کر جاتی“..... عمران نے انہائی خشک لبجے میں کہا۔

”یہ۔ یہ واقعی انہائی خوفناک عذاب تھا۔ انہائی خوفناک عذاب۔ پلیز مجھے کچھ محنت کہو۔ مجھے واقعی اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس کام میں حکومت ملوث ہے۔ میں تو اسے ایک عام سا کام سمجھا تھا“..... فشر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم کیلارڈ کو فون کرو اور اس سے معلوم کرو کہ فارمولہ اب کہاں ہے۔ کیا اس نے اپنے چیف ٹنگ کو پہنچا دیا ہے یا کیلارڈ کے پاس ہی ہے“..... عمران نے کہا۔

”ٹنگ کو کیلارڈ نے ہلاک کر دیا ہے۔ اب تو کیلارڈ خود ہی بلیک سروس کا چیف بن گیا ہے اور وہ مجھے اب کسی صورت نہ بتائے گا“..... فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا فون نمبر بتاؤ۔ میں خوب بات کرتا ہوں“..... عمران نے کہا تو فشر نے اسے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس فون پیس کے نیچے موجود بٹن پر لیس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیس کر دیا۔

”فشر کا خیال رکھنا۔ اگر یہ درمیان میں بولے تو اس کی گردن توڑ دینا“..... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

”لیں“..... ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

”فشر بول رہا ہوں“..... عمران نے فشر کی آواز اور لبجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ فشر تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے“..... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لبجے میں کہا گیا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس فارمولے کا تعلق کسی ایشیائی ملک سے ہے اور ایشیائی ملک کے ایجنس اسے تلاش کر رہے ہیں۔ مجھے اس سلسلے میں بتایا ہی نہیں گیا“..... عمران نے فشر کے لبجے اور آواز میں قدرے ناخوگوار لبجے میں کہا۔

”تم فخر ملت کر فشر۔ وہ تم تک کسی صورت بھی پہنچ نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی جائیں تو میری طرف سے اجازت ہے کہ تم بے شک انہیں بلیک سروس کا نام بتا دینا۔ میں خود ہی انہیں سنبھال لوں گا“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا اب بلیک سروں حکومتوں سے لگرانے کے بھی قابل ہو گئی ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”یہ بات نہیں ہے۔ میں نے اسے فارموں کے صرف فروخت کرنا ہے۔ ویسے تو سپر پاورز بھی اس فارموں کے خریدنے کے خواہشمند ہیں اور خاص طور پر اسرائیل تو بہت لچکی لے رہا ہے لیکن وہ لوگ اس کی انتہائی کم قیمت آفر کر رہے ہیں جبکہ بہر حال پاکیشی حکومت کے ایجنس اس فارموں کے تلاش کرتے رہیں گے۔ اس لئے اگر یہ فارمولہ پاکیشی حکومت کو ہی فروخت کر دیا جائے تو پھر سارے مسئلے ہی ختم ہو جائیں گے اور ویسے بھی وہ لوگ پہلے بھی اس فارموں کے عوض بھاری رقم دینے کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”تو کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا کہ وہ لوگ کہاں ہیں۔ تم ان سے خود رابط کرو،“..... عمران کے فشر کے لجھ میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ انہوں نے ناسکو کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ جیڑو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس مشن میں ان کی ساتھی عورت شدید زخمی ہو گئی اور وہ عورت اس وقت بھی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ میں چاہوں تو انہیں آسانی سے تلاش کر سکتا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ ان سے خود رابط کروں کیونکہ اس طرح وہ میری مرضی کی قیمت نہیں دیں گے اور مجھے ویسے بھی کوئی جلدی نہیں ہے۔ اب مقابل تنظیم ناسکو ختم ہو چکی ہے اور انہیں کسی بھی طرح یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولہ میں نے تمہارے ذریعے تلاش کر کے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے۔ ہاں اگر وہ کسی بھی طرح تم تک پہنچ جائیں اور تم انہیں میرے بارے میں بتا دو تو وہ ظاہر ہے مجھ سے رابطہ کریں گے۔ پھر میں اپنی مرضی کی قیمت ان سے آسانی سے وصول کرلوں گا۔“..... کیلارڈ نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ اوکے۔ گذبائی۔“..... عمران نے کہا اور صوفے پر خاموشی سے بیٹھے ہوئے فشر کی طرف مر گیا۔

”تم۔ تم کیا چیز ہو۔ تم نے میری آواز اور لجھ کی نقل کیے کر لی۔ وہ کیلارڈ بھی نہیں پہچان سکا۔“..... فشر نے انتہائی حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”تم اس لئے اب تک زندہ نظر آرہے ہو فشر کہ تم ہمارے نقطے سے غیر متعلق آدمی ہو۔ میں نے تمہیں آفر کی تھی کہ تم معاوضہ لے کر ہمیں بتا دو لیکن تم نے انہکار کیا جس کے نتیجے میں تمہیں عذاب بھی بھگلتا پڑا اور ہم نے بہر حال معلوم بھی کر لیا اس لئے اب سوچ سمجھ کر میری بات کا جواب دینا۔“..... عمران نے سرد لجھ میں کہا۔

”کس بات کا جواب؟“..... فشر نے چونک کر کہا۔

”اس بات کا تم ہمیں یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ فارمولہ کہاں ہے۔“..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لجھ میں کہا۔

”تم نے ابھی خود کیلارڈ سے بات کی ہے اور اس نے تمہیں بتایا ہے کہ فارمولہ اس کی تحویل میں ہے۔ پھر تم نے یہ بات کیوں کی ہے۔“..... فشر نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”اس نے فارمولہ جیب میں نہیں رکھا ہوا ہو گا اور جیسا کہ اس نے بتایا ہے کہ اس کوئی جلد بھی نہیں ہے اس لئے لامحالہ اس نے فارمولہ کی جگہ پر محفوظ کر دیا ہو گا۔ کسی بینک لا کر میں یا کسی اور جگہ اور تم اسے ٹریس کر کے مجھے بتا دو۔ ہم تمہیں اس کا باقاعدہ معاوضہ دیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”اگر تم صرف اتنا وعدہ کرو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے تو میں تمہیں یہیں بیٹھے بیٹھے حتی طور پر بتا دیتا ہوں کہ فارمولہ کہاں ہے اور میں کوئی معاوضہ بھی نہیں اول گا کیونکہ زندگی سب سے بڑا معاوضہ ہے اور مجھے احساس ہو گیا ہے کہ تم لوگ ہم سے کہیں زیادہ تیز ہو۔ ہم تمہارا مقابلہ کسی طرح بھی نہیں کر سکتے اور ویسے بھی کیلارڈ نے خود کہہ دیا ہے کہ میں تمہیں اس کے بارے میں بتا سکتا ہوں تو ایسی صورت میں مجھے اپنی زندگی بچانے کی زیادہ ضرورت ہے۔“..... فشر نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہٹ کر پیچھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

”شکریہ۔ میں کیلارڈ کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور چونکہ میں نے باقاعدہ ٹریننگ کی ایجنسی بنائی ہوئی ہے۔ میں نے اور میرے آدمیوں

نے اس سلسلے میں باقاعدہ تربیت حاصل کر رکھی ہے اس لئے ہمیں ایسی معلومات بھی ہوتی ہیں جن سے شاید عام لوگ واقف نہیں ہوتے۔ خاص طور پر انسانی نفیات کی ہم نے باقاعدہ سلسلہ کی ہوتی ہے کہ کس مزاج کا آدمی کس انداز میں چیزیں چھپاتا ہے۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تمہیں میری بات کا یقین آجائے۔ کیلارڈ سے پہلے کنگ بلیک سروں کا چیف تھا اور کنگ اس قدر اہم چیزیں چھپانے کے لئے اپنے خفیہ فلیٹ میں موجود خفیہ سیف استعمال کرتا تھا جبکہ کیلارڈ ہیڈ کوارٹر میں موجود سیف استعمال کرتا ہے اس لئے یہ فارمولہ احوالہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے خفیہ سیف میں رکھا ہوگا۔ فشر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اور ٹاسکو کے چیف جیڑو کے بارے میں تمہاری کیا ریڈنگ ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”وہ ایسی چیزیں چھپانے کے لئے خصوصی بینک لا کر استعمال کرنے کا عادی تھا،“..... فشر نے جواب دیا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے فراہم تھا میں پاس ہو گیا ہو۔

”ویری گذ فشر تم واقعی جیسکس آدمی ہوا اور مجھے خوشی ہے کہ تم میرے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوئے ورنہ مجھے بعد میں معلوم ہوتا تو مجھے ذاتی طور پر افسوس ہوتا لیکن اب تم مجھے یہ بتا دو کہ بلیک سروں کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات اور اس کے خفیہ راستوں کی تفصیل بھی بتا دو،“..... عمران نے کہا۔

”میں وہاں کبھی نہیں گیا اس لئے مجھے نہیں معلوم،“..... فشر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار نہیں پڑا۔

”تمہیں اپنی زندگی سے اچانک نفرت کیوں ہو گئی ہے؟“..... عمران نے کہا تو فشر بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں،“..... فشر نے چونک کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”مجھے بھی تمہاری طرح انسانی نفیات سے کچھ نہ کچھ واقیت حاصل ہے۔ تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے آفس میں خفیہ سیف ہے لیکن تم وہاں گئے کبھی نہیں اور دوسری بات یہ کہ میرے اندر قدرت نے ایک خاص حصہ رکھ دی ہے کہ مجھے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا حق ہے اور کیا جھوٹ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو میں نے پوچھا ہے وہ بتا دو ورنہ،“..... عمران کا لہجہ آخر میں سرد ہو گیا تھا۔

”مجھے صرف ایک بار کنگ کے پاس ہیڈ کوارٹر میں جانے کا موقع ملا تھا اور بہت تھوڑے وقت کے لئے۔ کیلارڈ مجھے لے گیا تھا۔ پہلے میں کیلارڈ کے آفس گیا تھا۔ پھر کنگ کے آفس میں اس لئے مجھے واقعی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ بلیک سروں کا ہیڈ کوارٹر جاز روڈ پر ہے۔ جاز کلب اس کا نام ہے اور نیچے تہہ خانوں میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن کنگ کا آفس ہیڈ کوارٹر سے عیحدہ ہے۔ درمیان میں دیوار ہے جسے صرف کنگ آفس کی طرف سے ہی کھولا جاسکتا ہے۔ پہلے کیلارڈ ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا لیکن اب وہ کنگ والے حصے میں بیٹھتا ہے،“..... فشر نے جواب دیا۔

”وہ بہر حال وہاں آنے جانے کے لئے عیحدہ کوئی راستہ استعمال کرتا ہوگا،“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں ہیڈ کوارٹر گیا تھا۔ میں کیلارڈ کے آفس میں پہنچا اور پھر کیلارڈ درمیانی راستے سے مجھے کنگ کے پاس لے گیا اور پھر وہاں سے واپسی بھی اسی راستے سے ہوئی،“..... فشر نے جواب دیا اور عمران نے محسوس کر لیا کہ فشر درست کہہ رہا ہے۔

”اب ہیڈ کوارٹر کا انچارج کون ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”کیلارڈ کا نمبر ٹو اینڈ ریو،“..... فشر نے جواب دیا۔

”اس کا نمبر بتاؤ،“..... عمران نے کہا اور فشر نے نمبر بتا دیا۔

”اسے فون کرو اور اس سے معلوم کرو کہ کیلارڈ کس راستے سے آتا جاتا ہے،“..... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ وہ کسی صورت بھی نہیں بتائے گا۔ وہ تو ان معاملات میں خاصا سخت آدمی ہے،“..... فشر نے جواب دیا۔

”تو پھر مجھے بتاؤ کہ جاز کلب سے اینڈر یو کے ہیڈ کوارٹر تک کون سارا سمت جاتا ہے،“..... عمران نے کہا۔

”جاز کلب کے میخ کے آفس سے راستہ جاتا ہے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے،“..... فشر نے جواب دیا۔

”میخ کون ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”اس کا نام گارٹ ہے“..... فشر نے کہا۔

”کیا جاز کلب عام کلب ہے یا“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ عام کلب ہے لیکن وہ غنڈوں اور بدمعاشوں کا گڑھ ہے اور بلیک سروس نے خاص طور پر ایسا کیا ہوا ہے کیونکہ اس طرح کوئی غلط آدمی ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ لوگ مخلوک آدمی کو بغیر پوچھنے گولی مار دیتے ہیں اور پھر اس کی لاش غائب کر دی جاتی ہے“..... فشر نے جواب دیا۔

”مخلوک سے کیا مطلب ہے تمہارا؟“..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”جاز کلب کے دو ہال ہیں۔ وہاں تک تو ہر آدمی جا سکتا ہے لیکن اس کے بعد تیرے ہال میں صرف وہ لوگ جا سکتے ہیں جن کے بارے میں گارٹ پہلے تصدیق کر لیتا ہے اور اگر کوئی زبردستی وہاں جانے کی کوشش کرے تو اسے مخلوک سمجھ لیا جاتا ہے اور تیرے ہال کے بعد راہداری میں گارٹ کا آفس ہے“..... فشر نے کہا۔

”گارٹ کوفون کر کے کہو کہ تمہارے مہمان اس سے مٹا آ رہے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”گارٹ اپنے آفس میں کسی صورت بھی کسی سے نہیں ملتا۔ وہ اگر کسی سے ملتا چاہے تو دوسرے ہال کی سائیڈ میں ایک علیحدہ حصے میں ملتا ہے“..... فشر نے جواب دیا۔

”اوکے۔ اب ہم جا رہے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ تم ہمارے جانے کے بعد کسی کوفون نہیں کرو گے“..... عمران نے کہا۔

”ظاہر ہے میں نے زندہ رہنا ہے۔ میں کیوں فون کروں گا“..... فشر نے کہا۔

”میری خواہش ہے کہ تم جیسا ذہین آدمی زندہ رہے۔ اس بات کو یاد رکھنا“..... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی اس کے ساتھی بھی دروازے کی طرف مڑ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب لفٹ کے ذریعے یونچ پہنچ کر پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب؟“..... صدر نے کہا۔

”ہم نے فارمولہ حاصل کرنا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”کیا تم پھر انہیں رقم دینے کا سوچ رہے ہو؟“..... تنویر نے انتہائی بگڑتے ہوئے لبجھ میں کہا۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اگر گانٹھ پاٹھ سے کھل سکتی ہو تو اسے دانتوں سے کھولنے کی کیا ضرورت ہے“..... عمران نے کار کا دروازے کھولتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اب ایسا نہیں ہو گا۔ سمجھئے۔“..... تنویر نے یکخت پہلے زیادہ بگڑے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ہم وہاں حملہ کر کے فارمولہ اڑا کیں؟“..... عمران نے خلک لبجھ میں کہا۔

”ہاں۔ اب ایسا ہی ہو گا۔“..... تنویر نے اسی طرح بگڑے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے فشر سے جس انداز میں پوچھ چکھ کی ہے اس سے تو یہی اندازہ ہوتا تھا کہ آپ وہ حملہ کرنا چاہتے ہیں“..... صدر نے کہا۔ وہ عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ تنویر اور کیپن ٹکلیل عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔

”ایسا میں نے حفظ ماقدم کے طور پر کیا تھا۔“..... عمران نے کار موڑ کرے باہر کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

”ہر شریف آدمی بدمعاشوں سے خوفزدہ ہوتا ہے۔ یہی تو شرافت کی نشانی ہوتی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم علیحدہ اپنی شرافت لے کر منتیں کرتے رہو۔ ہم جا کر فارمولہ آئیں گے۔“..... تنویر نے غصیلے لبجھ میں کہا۔

”مجھے تمہارے جذبات کا احساس ہے تنویر۔ تم جذباتی آدمی ہو۔ اس لئے تم اپنا ر عمل فوراً ظاہر کر دیتے ہو جبکہ صدر اور کیپن ٹکلیل کے جذبات بھی تمہاری طرح ہوں گے لیکن وہ اسے ظاہر نہیں کرتے مگر میں صرف تمہارا ساتھی ہی نہیں ہوں بلکہ تمہارا لیڈر بھی ہوں اور ہر لیڈر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی ٹیم کی حفاظت کا بھی خیال رکھے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو تمہارا خیال ہے کہ ہم ان بدمعاشوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔“..... تنویر نے اور زیادہ غصیلے لبجھ میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن جو لیکی موجودہ پوزیشن میں ایسا کرنا اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے اب مجبوری ہے۔ کیلارڈ سے بات کرنا پڑے گی۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”لیں۔ ٹرینگ ایجنسی۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مسٹر فشر سے بات کرائیں۔ میرا نام مائیکل ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکے ہیں۔ ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”رہائش گاہ کا نمبر بتا دیں۔ میری کال سے انہیں فائدہ ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔ لاڈر کا بٹن پہلے ہی پر یہ مسٹر فشر کا۔

”لیں۔“ ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن یہ بہر حال فشر کی آواز نہیں تھی۔

”میں مائیکل بول رہا ہوں۔ مسٹر فشر سے بات کرائیں۔ ان کے فائدے کی بات ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”پہلو فشر بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد فشر کی آواز سنائی دی۔

”مسٹر فشر میں کیلارڈ سے فارمولے کا سودا کرنے کے لئے اسے فون کر رہا ہوں۔ میں اسے بتاؤں گا کہ تم نے مجھے اس کا فون نمبر دیا ہے اور فارمولے کے بارے میں بتایا ہے اگر کیلارڈ تم سے تصدیق کرے تو تم اسے بتا دیا۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”لیں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی کیلارڈ کی آواز سنائی دی۔

”مسٹر کیلارڈ۔ میں پاکیشیائی ایجنسٹ علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کا فون نمبر مجھے فشر نے دیا ہے۔ ہم نے معلوم کر لیا تھا کہ ہماری رہائش گاہ سے فشر اور اس کے ساتھی نے فارمولہ کا لالا تھا۔ فشر نے بتایا ہے کہ اس نے معاوضہ لے کر فارمولہ آپ کو پہنچا دیا ہے اور اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ اب بلیک سروں کے آپ چیف بن گئے ہیں حالانکہ بلیک سروں پہلے ہی اس فارمولے کے دو کروڑ ڈالرز وصول کر چکی ہے۔ اس کے باوجود آپ نے اسے دوبارہ اڑا لیا ہے اس لئے آپ یہ فارمولہ ہمیں واپس کر دیں۔“..... عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”سوری مسٹر عمران۔ میں نے یہ فارمولہ آپ سے حاصل نہیں کیا بلکہ ہم نے اپنے انداز میں خود اسے حاصل کیا ہے۔ اس لئے اب یا آپ کو کبھی نہیں مل سکتا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیکن یہ فارمولہ بہر حال ہمیں چاہئے۔ یہ ہمارے ملک کا فارمولہ ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”پہلے اگر بات کرتے تو شاید آپ سے سودا کر لیتا لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ فارمولے کا سودا ہو چکا ہے۔“..... کیلارڈ نے جواب دیا۔

”کتنے میں سودا ہوا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”آٹھ کروڑ ڈالرز میں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کس سے۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ کو بتانے میں مجھے کوئی حرج نہیں ہے اس لئے بتا دیا ہوں کہ یہ سودا حکومت اسرائیل سے ہوا ہے۔“..... کیلارڈ نے جواب دیا۔

”ابھی ڈیلیوری تو آپ نے نہ کی ہو گی۔“..... عمران نے کہا۔

”ڈیلیوری بھی ہو جائے گی۔“..... کیلارڈ نے جواب دیا۔

”اگر ہم آپ کو اس سے زیادہ رقم دے دیں تو پھر۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اس انداز میں بات ہو سکتی ہے بولو۔ کیا دے سکتے ہو۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”سائز ہے آٹھ کروڑ ڈالرز میں۔“..... عمران نے کہا۔

”ہلاکتوں کی بات تو اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوگی۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے کہ کون کس وقت ہلاک ہو گا لیکن مسئلہ تمہارا نہیں ہے جو لیا کا ہے۔ جو لیا کی حفاظت بھی میری ذمہ داری ہے۔“..... عمران نے اس بار سجیدہ لبجھ میں کہا تو تنوری کے ساتھ ساتھ صدر اور کپٹن ٹکلیں بھی چونک پڑے۔

”کیا مطلب۔ جو لیا کی حفاظت کا کیا مطلب۔ جو لیا تو ہمارے ساتھ نہیں ہے۔“..... تنوری نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”اس لئے تو میں وہاں حملہ نہیں کر رہا۔ اگر وہ ساتھ ہوتی تو مجھے کوئی فکر نہ ہوتی کیونکہ وہ ہم سے زیادہ اپنی حفاظت کر سکتی ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر تمہارا کیا مطلب ہے۔ کھل کر بتاؤ۔“..... تنوری نے جملائے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”جیسے ہی ہم وہاں حملہ کریں گے انہیں معلوم ہو جائے گا۔ فشر نے بتایا ہے کہ کیلارڈ علیحدہ رہتا ہے اور کیلارڈ خود تاچکا ہے کہ اسے معلوم ہے کہ جو لیا ہسپتال میں موجود ہے۔ وہ فوری طور پر جو لیا کو یغماں بنالیں گے۔ پھر ہم جو لیا کی حفاظت کے لئے رقم بھی دیں گے اور جو تے بھی کھائیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے تو اس بات کا خیال تک نہ آیا تھا۔ جو لیا اس حالت میں واقعی کچھ نہیں کر سکتی ہے۔ ٹھیک ہے۔“..... تنوری نے ایسے لبجھ میں کہا جیسے اسے اب اپنے جذباتی پن پر خود غصہ آ رہا ہو۔

”عمران صاحب۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں اور ہر پہلو پر سوچتے ہیں۔ یہ پہلو تو واقعی ہمارے ذہن میں بھی نہیں تھا۔“..... صدر نے کہا۔

”ای لئے تو میں نے کہا ہے کہ میں صرف ساتھی ہی نہیں ہوں اور لیڈر بھی ہوں اور لیڈر بے چارے کے کوئی سوچنی ہی پڑتی ہیں۔“..... عمران نے کہا۔ کار اس دوران سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہائی کالونی میں داخل ہو گئے جہاں ان کی نئی رہائش گاہ تھی۔ عمران نے سٹنگ روم میں پہنچتے ہی فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لا ڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا تاکہ باقی ساتھی بھی جو اس دوران کر سیوں پر بیٹھ چکے تھے گفتگوں سکیں۔

”لیں۔ سٹنگ روم۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پیش وارڈ کے انچارج ڈاکٹر سے بات کر دیں۔“..... عمران نے کہا۔

”لیں سر۔ ہولڈ کر دیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ڈاکٹر البرٹ بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ باوقار تھا۔

”ڈاکٹر البرٹ۔ ہماری ساتھی مس مارگریٹ آپ کے وارڈ کے پیش وارڈ نمبر گیارہ میں ہے اس کی کیا پوزیشن ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ خاصی بہتر ہو چکی ہے لیکن ابھی انہیں ایک ہفتہ یہاں رہنا ہو گا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا ان سے بات ہو سکتی ہے فون پر۔“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ ہولڈ کر دیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔“..... تھوڑی دیر بعد جو لیا کی آواز سنائی دی۔

”مس مارگریٹ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے اب۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ میں ٹھیک ہوں۔ تم لوگ کہاں ہو اور کیا کر رہے ہو۔“..... جو لیا نے کہا۔

”کیا تم یہاں سے شفت ہو سکتی ہو۔ میرا مطلب ہے ڈاکٹروں کی مرضی کے بغیر۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ میں ابھی چل نہیں سکتی۔ کیوں۔ کیا بات ہے۔“..... جو لیا نے کہا۔

”کچھ نہیں۔ اس لئے پوچھ رہا تھا کہ اندازہ ہو سکے کہ تمہیں ابھی مزید کتنے دن وہاں رہنا ہو گا۔ بہر حال بے فکر ہو۔ ہم سب اور تمہاری صحت کے لئے دعا میں کر رہے ہیں۔ گذبائی۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کھدیا۔

”تو کیا آپ جو لیا کو وہاں سے شفت کرنا چاہتے ہیں۔“..... صدر نے کہا۔

”نہیں۔ میری بات سن لیں اور یہ بات آخری اور جتنی ہوگی۔ اگر آپ کی حکومت دس کروڑ ڈالرز دے تو فارمولائی مل سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ہاں یا نہ میں جواب دیں۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”پہلے جیرٹو نے دس کروڑ ڈالرز صول کر کے جعلی فارمولادیا تھا اور اب صحیح فارمولادیا ہی آپ کو دیا جائے گا۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں لیکن ہمیں مہلت چاہئے دس کروڑ ڈالرز میگوئے کے لئے“..... عمران نے کہا۔

”لکھی مہلت چاہئے“..... کیلارڈ نے کہا۔

”کم از کم چار روز“..... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ میں آپ کو زیادہ بارہ گھنٹے کا وقت دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں کیونکہ حکومت اسرائیل کو چودہ گھنٹے کا وقت دیا گیا ہے۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”لیں دین کیسے اور کہاں ہوگا؟“..... عمران نے کہا۔

”جب آپ رقم کا انتظام کر لیں گے تو آپ مجھے فون کر لیں۔ پھر میں اس بارے میں تفصیل بتا دوں گا۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”کیا اسی نمبر پر بات ہوگی؟“..... عمران نے کہا۔

”ہاں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”زندگی میں پہلی بار ہمارے ساتھ ایسا ہو رہا ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”کیا؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”یہی کہ ہمیں بدمعاشوں اور غمذدوں سے سودے بازی کرنا پڑ رہی ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ حالات ہی ایسے ہو رہے ہیں۔ بہر حال اب دس کروڑ ڈالرز کا انتظام کرنا ہوگا۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم خود کرو انتظام۔“..... تنوری نے بگڑتے ہوئے لجھ میں کہا تو عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے کیونکہ ظاہر ہے عمران فون پر دس کروڑ ڈالرز کا انتظام کرنے لگا تھا اور اس بات پر انہیں حیرت ہو رہی تھی کہ اتنی بھاری رقم کا انتظام فون پر کیسے ہو سکتا ہے۔

”ایکسٹو۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آوازنائی دی تو عمران کے ساتھی بے اختیار چھل پڑے۔

”راگونا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فارمولے کا سودا میں نے کر لیا ہے دس کروڑ ڈالرز میں۔ آپ دس کروڑ ڈالرز کا گارڈن چیک فوراً مجھے بھجوادیں یا یہاں اپنے فارن ایجنت سے کہیں کہ وہ ہمیں دس کروڑ ڈالرز کا چیک دے دے تاکہ ہم فارمولہ حاصل کر کے واپس پا کیشیا پہنچا سکیں۔“..... عمران نے تیز تیز لجھ میں بولتے ہوئے کہا۔

”تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اپنا پتہ اور فون نمبر بتاؤ۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چل گئیں۔ انہیں شاید اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ چیف بغیر کچھ پوچھنے دس کروڑ ڈالرز بھجوانے کے لئے تیار ہو گیا ہے جبکہ ان کا خیال تھا کہ عمران کو زبردست جھاڑپڑے گی۔ عمران نے جواب میں فون نمبر اور پتہ بتا دیا۔

”فارن ایجنت میگ تم سے رابطہ کرے گا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں عمران صاحب۔ یہ کوئی ڈرامہ ہے۔“..... صدر نے انتہائی حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”ابھی میگ کی کال آئے گی اور پھر دس کروڑ ڈالرز کا گارڈن چیک بھی پہنچ جائے گا۔ دیکھ لینا۔“..... عمران نے بڑے فخر یہ لجھ میں کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ چیف بغیر پوچھے تمہیں اس قدر بھاری رقم کا چیک بھجوادے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔“..... تنوری نے انتہائی حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”چیف کو میری ایمانداری پر کمل اعتماد ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں نے یہ رقم بہر حال مشن کے لئے مانگی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ یہ رقم بہر حال پاکیشیا کے قومی خزانے سے ادا کی جائے گی اور قومی خزانے میں شہریوں کا نیکس جمع ہوتا ہے تو یہ پاکیشیا کے شہریوں پر ظلم ہے۔“..... صفردر نے کہا۔

”اور تم جو فارغ رہنے کے باوجود بھاری تنخوا ہیں اور الاؤنس وصول کرتے رہتے ہو وہ کہاں سے آتے ہیں اس بارے میں کبھی سوچا ہے تم نے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ زیادتی ہے عمران صاحب۔ ہم بہر حال کام تو کرتے ہی رہتے ہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ آپ کے لیڈر ہونے کی وجہ سے ہمیں صرف آپ کے احکامات کی تغییل ہی کرنی پڑتی ہے۔“..... صفردر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نجاح اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں۔ پُرس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”میگ بول رہا ہوں پُرس۔“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا راگونا سے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں پُرس۔ میں ہمسایہ ریاست شاکس میں ہوتا ہوں۔ چیف نے آپ کا پتہ بتا دیا ہے۔ آپ بے فکر ہیں۔ میں نے چیک کا آرڈر دے دیا ہے اور زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد آپ کو گارڈن چیک مل جائے گا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔“..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”یہ رقم ہم یہاں مشینی جوئے کی مدد سے حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے بھی ہم نے ایسا کیا تھا۔ پھر کیا ضرورت تھی قومی خزانے کو نقصان پہنچانے کی۔“..... تنوری نے مگر تے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”کوئی مصلحت ہو گی تنوری۔ ورنہ یہ بات تو عمران کو بھی معلوم ہے۔“..... صفردر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ عمران صاحب نے درست فیصلہ کیا ہے۔“..... خاموش بیٹھے ہوئے کیپشن ٹکلیں نے کہا۔

”تمہارا تواب کام ہی صرف عمران کی حمایت کرنا رہ گیا ہے۔“..... تنوری نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفردر اور عمران دونوں بے اختیار پس پڑے۔

”میں حمایت نہیں کر رہا۔ میں بھی آپ کی طرح بھی بات سوچتا ہوں کہ عمران صاحب نے آخر یہ انوکھا فیصلہ کیوں کیا ہے حالانکہ اس سے قبل ناسکو کو جب دس کروڑ ڈالرز دیئے گئے تھے تو عمران صاحب نے یہ رقم یہیں را گونا سے سے ہی جمع کی تھی اور پھر جو تجزیہ میرے ذہن میں آیا ہے اس کے تحت میرے خیال میں عمران صاحب نے درست فیصلہ کیا ہے۔“..... کیپشن ٹکلیں نے انتہائی سمجھیدہ لبجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تجزیہ کیا ہے۔ ہمیں بھی بتاؤ۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ بلیک سروس ناسکو سے مختلف تنظیم ہے اس لئے آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔“..... کیپشن ٹکلیں نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اب محاورتا نہیں بلکہ حقیقتاً مجھے تمہارے ذہن سے خوف آنے لگا ہے۔ تم نے واقعی درست تجزیہ کیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن کیا تجزیہ ہے۔ ہمیں بھی تو بتا کیں۔ ہمیں تو ابھی تک سمجھنہیں آئی ان باتوں کی۔“..... صفردر نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”ناسکو خالصتاً غنڈوں اور بدمعاشوں کی تنظیم تھی جبکہ بلیک سروس اس سے مختلف تنظیم ہے۔ اس کا جال کلبوں، جوئے خانوں، ہوٹلوں جیسی کہ بُرنس اداروں تک پھیلا ہوا ہے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ میں نے پاکیشیا فون کیا تو اس فون کاں کو بلیک سروس کے آدمی نے مانیٹر کیا اور پھر وہ لوگ آسانی سے

کوئی سروس سے فارمولائے اڑے۔ مجھے یقین ہے کہ بلیک سروس کے صرف آدمی ہی ان جگہوں پر نہیں ہوں گے بلکہ میرا خیال ہے کہ ایسے جوئے خانوں اور کلبوں کی ملکیت بھی بلیک سروس کے پاس ہو گی اس لئے اگر ہم جوئے خانوں سے یہ رقم حاصل کرتے تو اتنی بھاری رقم کی اطلاع بہر حال کیلارڈ تک پہنچ جاتی اور ہو سکتا ہے کہ کیلارڈ کے ذہن میں یہ بات آجائی کہ ان کی جوئی ان کے سر پر ماری جا رہی ہے اس لئے وہ رقم حاصل کرنے کے باوجود فارمولانہ دستا اور جولیا کی وجہ سے ہم اس وقت ایسی کسی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ کوئی خطرناک اقدام کر سکیں اس لئے میں نے چیف کوفون کیا اور چیف تو خود پا کیشیا کے قومی خزانے کی اہمیت سے واقف ہے اس لئے اس نے پا کیشیا سے رقم بھجوانے کی بجائے میگ کو حکم دے کر اس کا بندوبست کیا ہے اور یہ بات بھی تمہیں بتا دوں کہ چیف نے کبھی ان معاملات پر پا کیشیا کے قومی خزانے کی رقم خرچ نہیں کی۔ اس کا طریقہ کاری یہ ہے کہ وہ ہر ملک میں موجود اپنے مختلف ایجنسیوں کی مدد سے جوئے خانوں سے بھاری رقمات حاصل کر کے وہیں پیش اکاؤنٹس میں جمع کرتا رہتا ہے اور پھر وہی رقم وہیں پا کیشیا کے مفاد کے لئے کام آتی ہے اس لئے یہ رقم بھی پا کیشیا کے قومی خزانے سے نہیں آ رہی اور بلیک سروس کو بھی بہر حال یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ ہم نے کسی جوئے خانے سے اتنی بھاری رقم حاصل نہیں کی اور اتنی جلدی اتنی بھاری رقم کا بندوبست بھی کر لیا ہے تو وہ بھی سمجھے گا کہ یہ رقم واقعی حکومت پا کیشیا نے مہیا کی ہے اس لئے وہ ہر طرح سے مطمئن ہو جائے گا۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ تم لوگ آخر اس انداز میں کیسے سوچ لیتے ہو۔ ہمارے ذہنوں میں اسکی باتیں کیوں نہیں آتیں“..... تنویر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”اس لئے کہ تمہارے ذہن بے حد گھرے ہیں اس لئے تمہاری سوچ اس قدر گہرا ای میں نہیں جا سکتی جبکہ میرا ذہن سپاٹ ہے“..... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

”کاش ہمارے ذہن بھی تمہاری طرح سپاٹ ہی ہوتے“..... تنویر نے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد کال نیل کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ چیک آیا ہوگا“..... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”آپ بنیشیں۔ میں لے آتا ہوں۔ کوئی سروس کا ہی آدمی ہوگا“..... صدر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس بیٹھ گیا جبکہ صدر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہیروںی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفاف تھا۔ اس نے لفاف عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ لے کر کھولا تو اس میں سے سادہ کاغذ کے اندر تہہ شدہ چیک موجود تھا۔ یہ گار عدّ چیک تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے بغورا سے دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر اس نے سب سے پہلے لا ڈر کا بٹن پر لیں کیا اور پھر دوسرے نمبر پر لیں کرنے کے شروع کر دیئے۔

”لیں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی کیلارڈ کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ پا کیشیائی ایجنسٹ“..... عمران نے کہا۔

”اوہ رقم۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہے“..... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

”چیک ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور ہم فارمولائیں اور چیک تمہیں دینے کے لئے تیار ہیں“..... عمران نے سمجھا لجھے میں کہا۔

”اوہ۔ اتنی جلدی“..... کیلارڈ نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”حکومتوں کے لئے یہ رقم اتنی اہمیت نہیں رکھتی مسٹر کیلارڈ“۔

عمران نے جواب دیا۔

”اوہ ہا۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھا تھا کہ آپ یہ رقم یہاں سے جمع کریں گے۔ پہلے بھی آپ نے جیٹو کو دس کروڑ ڈالرز یہاں کے جوئے خانوں سے اکٹھا کر کے ہی دیئے تھے“..... کیلارڈ نے جواب دیا۔

”آپ کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آپ کو تقریم چاہئے تھی کہیں بھی اکٹھی کی جائے“..... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے

مکرا کر کہا۔

”ہاں۔ اس حد تک تو آپ کی بات درست ہے مسٹر پنس۔ لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ آپ ہماری رقم ہی ہمیں دے کر فارمولے جائیں۔“..... کیلارڈ نے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھنا نہیں آپ کی بات“..... عمران نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا حالانکہ وہ کیا سارے ساتھی اس کی بات کا مطلب اب سمجھ گئے تھے۔

”مسٹر علی عمران۔ آپ نے پہلے جن جوئے خانوں سے رقم اکٹھی کی تھی ان کا تعلق جیرٹو سے تھا اس لئے ہم خاموش رہے۔ لیکن اب ایک تو یہ کہنا سکو ختم ہو چکی ہے اور اسے بلیک سروس میں مدغم کر دیا گیا ہے اس لئے اب وہ تمام جوئے خانے جو ناسکو کی ملکیت تھے وہ اب بلیک سروس کی ملکیت بن چکے ہیں اور دوسری بات یہ کہ راگونا میں ناسکو کے تحت صرف چند جوئے خانے تھے جبکہ جوئے خانوں کی زیادہ تعداد بلیک سروس کی ملکیت ہے اس لئے میں نے خصوصی طور پر تمام جوئے خانوں کو ہدایات دے دی تھیں۔ بہر حال آپ نے اچھا کیا کہ حکومت پاکیشی سے رقم منگوای۔ اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔“..... کیلارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اب لمب دین کہاں اور کیسے ہو گا کیونکہ ہم جلد از جلد فارمولے سمیت واپس جانا چاہتے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ جائز روڑ پر موجود جاز کلب پہنچ جائیں۔ وہاں کاؤنٹر پر آپ نے پاکیشیا کا کوڈ بولنا ہے تو آپ کو کلب کے مینجر گارٹ تک پہنچا دیا جائے گا۔ آپ چیک گارٹ کو دے کر واپس اپنی رہائش گاہ پہنچ جائیں۔“..... فارمولہ آپ کو وہاں پہنچا دیا جائے گا۔“..... دوسری طرف سے کیلارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سوری مسٹر کیلارڈ۔ سو دا ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ سے لوکی بیانیا پر ہو گا۔ پہلے بھی جیرٹو نے دھوکہ کیا تھا اور دوسری بات یہ کہ ہم اس فارمولے کو پہلے چیک کریں گے پھر چیک دیں گے۔“..... عمران نے خلک لجھے میں کہا۔

”کیسے چیک کریں گے۔“..... کیلارڈ نے چونک کر پوچھا۔

”ہمارے پاس خصوصی پرو جیکٹ موجود ہے۔ ہم اسے ساتھ لے جائیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ کو فارمولہ وہیں گارٹ سے ہیں جائے گا۔“..... کیلارڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم پہنچ رہے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوکے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”اصلح ساتھ لے جانا ہے۔“..... عمران نے رسیور رکھ کر کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیوں۔ کیا کوئی گز بڑھے۔“..... صدر نے چونک کر پوچھا۔

”حفظ ماقدم کے طور پر کہہ رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کیلارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ وہ اس وقت بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر کے اس آفس میں موجود تھا جس میں پہلے کنگ بیٹھا کرتا تھا۔

”لیں“.....کیلارڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

”اینڈریولائن پر ہے باس“.....دوسرا طرف سے مودبنا آواز سنائی دی۔

”کراوبات“.....کیلارڈ نے کہا۔

”ہیلو چیف۔ میں اینڈریو بول رہا ہوں“.....چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”اینڈریو تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشی ایجنٹوں کی ساتھی عورت زخمی حالت میں ہسپتال میں موجود ہے“.....کیلارڈ نے کہا۔

”لیں چیف“.....دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ابھی ان کے سربراہ علی عمران کی کال آئی تھی۔ انہوں نے دس کروڑ ڈالرز کا چیک حکومت پاکیشی سے منگوالیا ہے اور وہ اب چیک دے کر فارمولہ حاصل کرنے جاز کلب پہنچ رہے ہیں“.....کیلارڈ نے کہا۔

”لیں چیف“.....دوسرا طرف سے قدرے حیرت بھرے لبھ میں کہا گیا۔

”میری خواہش تھی کہ میں یہ فارمولہ اسرائیلی ایجنٹوں کو فروخت کروں۔ وہ پانچ کروڑ ڈالرز دینے پر تیار ہو گئے تھے لیکن پاکیشی ایجنٹوں نے چونکہ دس کروڑ ڈالرز کی آفر کر دی اس لئے میں نے فارمولہ انہیں دینے کی حامی بھر لی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اسرائیلی ایجنٹوں والی رقم بھی انہی سے حاصل کروں اور جس طرح آسانی سے حکومت پاکیشیانے چیک بھجوایا ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ فارمولہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس لئے وہ مزید پانچ کروڑ ڈالرز بھی ادا کر دے گی اس لئے میں نے سوچا تھا کہ دس کروڑ ڈالرز کا چیک ان سے وصول کر کے انہیں واپس اپنی رہائش گاہ پر بھجوادوں گا اور پھر ان سے مزید مطالبہ کیا جائے گا لیکن وہ لوگ چیک اس وقت دینا چاہتے ہیں جب فارمولہ انہیں مل جائے اس لئے انہیں فارمولہ جاز کلب میں دینا پڑے گا“.....کیلارڈ نے کہا۔

”تو آپ کیا چاہتے ہیں چیف۔ میں اب بھی آپ کی بات نہیں سمجھ سکا“.....اینڈریو نے کہا۔

”میں چاہوں تو انہیں جاز کلب میں ہلاک کر کر چیک بھی لے لوں اور فارمولہ بھی نہ دوں اور یہ کام تم جانتے ہو کہ انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے لیکن اس طرح حکومت پاکیشی سے ہمارا مسلسل نکراو شروع ہو جائے گا جو میں نہیں چاہتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی ساتھی عورت کو ہسپتال سے اغوا کر کر ہیڈ کوارٹر منگوالوں۔ پھر ہم انہیں کہیں گے کہ وہ اگر اپنی ساتھی کو زندہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پانچ کروڑ ڈالرز اور ادا کردیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایسا کریں گے اس طرح ہم مزید پانچ کروڑ ڈالرز بھی ان سے حاصل کر لیں گے“.....کیلارڈ نے جواب دیا۔

”اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو پھر چیف“.....اینڈریو نے کہا۔

”تو پھر ان کی ساتھی عورت کو ہلاک کر دیا جائے گا اور کیا ہو گا اور پھر ہم ان کے کسی اور ساتھی کو اغوا کر لیں گے اور رقم بڑھادیں گے“.....کیلارڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے چیف۔ آپ نے واقعی بہترین تجویز سوچی ہے لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ہمارے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کارروائی شروع کر دیں۔ بہر حال وہ تربیت یافتہ ایجنت ہیں“.....اینڈریو نے کہا۔

”میرے ذہن میں یہ بات موجود ہے لیکن انسانی نفیسیات کے مطابق وہ لوگ فارمولہ بیہاں سے لے جا کر فوری طور پر پاکیشی حکومت کو بھجو دیں گے تاکہ وہ جلد از جلد محفوظ ہو سکے اور اس بار چونکہ ان کی ڈیل بلیک سروس سے ہوئی ہے اس لئے انہیں فکر ہو گی کہ کوریئر سروس سے فارمولہ واپس

حاصل کیا جاسکتا ہے کیونکہ پہلے بھی ہم نے دو کروڑ ڈالر لے کر انہیں اصل فارمولہ دیا تھا اور اب بہر حال ناسکو بھی مقابلے پر نہیں ہے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے اور ہمارے آدمی ان کی نگرانی کریں گے۔ جب فارمولہ پاکیشیا پہنچ جائے گا تب ہم ہسپتال سے ان کی ساتھی عورت کو اخواز کر لیں گے۔ پھر جب وہ ہم سے رابطہ کریں گے تو ہم انہیں کہیں گے کہ وہ اگر مزید پہنچ کروڑ ڈالر دیں تو ان کی ساتھی عورت کو ان کے حوالے کیا جاسکتا ہے۔ ”کیلاڑنے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ انہیں یہ معلوم نہ ہونے پائے کہ اس عورت کو بلیک سروس نے اخواز کیا ہے۔ پھر وہ ہم سے رابطہ کیے کریں گے۔“ اینڈریو نے کہا۔

”عورت کے غائب ہونے پر۔ ظاہر ہے وہ اسے تلاش کرنے کی کوشش کریں گے لیکن وہ انہیں نہ مل سکے گی تو لامحالہ وہ فشر سے رابطہ کریں گے اور فشر کو میں کہہ دوں گا کہ وہ انہیں بتا دے کہ وہ عورت ہماری تحویل میں ہے۔ اس طرح انہیں مجبوراً ہم سے رابطہ کرنا ہوگا۔“ کیلاڑنے کہا۔

”لیکن چیف۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر پر ہی حملہ کر دیں۔“ اینڈریو نے کہا۔

”وہ تمہاری طرح احمد نہیں ہیں۔ انہیں معلوم ہو گا کہ عورت ہماری تحویل میں ہے اور حملے کی وجہ سے ہم اسے ہلاک کر سکتے ہیں تو وہ کیسے حملہ کریں گے۔ انہیں لامحالہ سودے بازی کرنا ہو گی اور دوسری بات یہ کہ اگر انہوں نے حملہ کیا تو ہم ان سب کو ہلاک کر دیں گے۔ چونکہ فارمولہ بھی پاکیشیا پہنچ چکا ہوا اس لئے حکومت بھی سمجھے گی کہ انہیں فارمولے کے لئے نہیں بلکہ کسی اور مقصد کے لئے ہلاک کیا گیا ہے اس طرح مسئلہ دونوں طرف سے ہمارے حق میں ہی جائے گا۔“ کیلاڑنے کہا۔

”اوہ چیف۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ آپ ہی اس قدر گہرائی میں سوچ سکتے ہیں۔“ اینڈریو نے کہا۔

”اب سنو۔ میں گارٹ کو کہہ دیتا ہوں کہ جب یہ لوگ فارمولے کے واپس چلے جائیں تو ان کی رہائش گاہ کی نگرانی کی جائے۔ ان کا فون شیپ کیا جائے اور جب انہیں فارمولہ پاکیشیا پہنچ جانے کی اطلاع مل جائے تو اس وقت وہ تمہیں اطلاع دے۔ تم کنگ جوزف کے ذریعے اس عورت کو ہسپتال سے اخواز کر کر ہیڈ کوارٹر پہنچا دینا۔ کسی اور پواسٹ پر نہیں ورنہ وہاں سے وہاں سے آسانی سے نکال لے جائیں گے۔“ کیلاڑنے کہا۔

”لیں چیف۔“ اینڈریو نے کہا۔

”اور دوسری بات یہ کہ جب وہ عورت ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے تو تم نے ہیڈ کوارٹر کو اس وقت تک ریڈی الرٹ رکھنا ہے جب تک سودے بازی مکمل نہ ہو جائے۔“ کیلاڑنے کہا۔

”لیں چیف۔ ایسے ہی ہو گا۔“ اینڈریو نے کہا تو کیلاڑنے رسیور رکھ دیا۔ پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے اپنی پرنسیپل سیکرٹری کو گارٹ سے رابطہ کرنے کے لئے کہاتا کہ وہ گارٹ کو بھی تفصیلی ہدایات دے سکے۔



”اس بار جس انداز میں عمران نے کیس مکمل کیا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔“ صدر نے کہا۔

”ہا۔ اس بارہم نے صرف سودے بازی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا اور یہ ہمارے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ پاکیشیا سکرٹ سروس جس کی شہرت پوری دنیا میں ہے بدمعاشوں اور غنڈوں سے لڑنے کی بجائے انہیں رقومات دے کر ان سے مال وصول کرتی پھر رہی ہے۔“ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب عمران سمیت جاز کلب جا کر گارٹ سے ملے تھے اور پھر گارٹ نے ان سے چیک لے کر فارمولہ انہیں دے دیا تھا۔ عمران نے وہیں گارٹ کے آفس میں یہی فارمولے کو چیک کیا۔ فارمولہ درست تھا اس لئے عمران مطمئن ہو گیا۔ اس کے بعد وہ اطمینان سے وہاں سے واپس آگئے۔ عمران انہیں رہائش گاہ کے گیٹ پر چھوڑ کر خود چلا گیا تھا کیونکہ وہ اب اس فارمولے کو فوری طور پر پاکیشیا بھجوانا چاہتا تھا۔ گو صدر نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کہیں پھر کوئی سروس سے فارمولہ حاصل نہ کر لیا جائے لیکن عمران نے انہیں اطمینان دلایا تھا کہ اب ایسا نہیں ہو گا اور اب وہ سب عمران کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو صدر انھوں کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھانک کھولا تو عمران کا ر اندر لے آیا اور پھر کار پورچ میں روک کر وہ نیچے اترتا تو صدر بھی پھانک بند کر کے واپس آگیا اور پھر وہ دونوں ہی سنگ روم میں پہنچ گئے جہاں کیپشن ٹکلیل اور تنویر موجود تھے۔

”عمران صاحب۔ ہم باقی کر رہے تھے کہ اس بار پاکیشیا سکرٹ سروس مشن مکمل کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔“ صدر نے کہا تو کری پر بیٹھا ہوا عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”ناکام رہی ہے۔ وہ کیسے۔ فارمولے کا حصول ہمارا مشن تھا اور فارمولہ پاکیشیا پہنچ جائے گا۔ پھر کسی ناکامی“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہمارا مطلب ہے کہ جس انداز میں سودے بازی کر کے یہ فارمولہ حاصل کیا گیا ہے یہ ناکامی ہے۔“ صدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہا۔ اس بار واقعی کام کرنے کا انداز بدل گیا ہے لیکن مسئلہ یہ تھا کہ فارمولہ اگر غائب کر دیا جاتا یا کسی دوسرے ملک کو فروخت کر دیا جاتا تو ہمارے لئے انتہائی شدید مشکلات پیدا ہو جاتیں۔ مثلاً ایکریمیا، اسرائیل، ساؤن یا کسی بھی دوسرے ملک میں یہ فارمولہ اگر پہنچ جاتا تو ظاہر ہے ہمیں اسے حاصل کرنے کے لئے وہاں جانا پڑتا اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم نے یہ فارمولہ واپس حاصل کر لیا ہے اور ہماری کوئی رقم بھی خرچ نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ ایک بدمعاش تنظیم بھی ختم ہو گئی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہا۔ واقعی ایسے حالات میں تو یہ کارروائی درست ہے۔“ صدر نے کہا اور اس بار تنویر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

”عمران صاحب۔ جولیا کے بارے میں تو معلوم کر لیں کہ اب اس کا کیا حال ہے۔“..... کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”میں اس وقت ہپتال میں ملاقات کر کے آ رہوں۔ اسی لئے تو مجھے دیر ہوئی ہے۔ وہاب ٹھیک ہو چکی ہے اور کل جب پاکیشیا سے ہمیں اطلاع مل جائے گی کہ فارمولہ بحفاظت وہاں پہنچ گیا ہے تو ہم یہاں سے واپس پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر اب سوائے اس کے اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ آرام کیا جائے۔“..... صدر نے کہا۔

”ہا۔ ظاہر ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب انھوں کھڑے ہوئے۔ پھر دوسرے روز ناشتے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی سنگ روم میں بیٹھے واپسی کا پروگرام بنارہے تھے کہ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے آخر میں اس نے لاڈر کا بٹی بھی پر لیں کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھایا گیا۔

”رانا ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں“.....عمران کے کہا۔

”لیں باس“.....دوسری طرف سے جوزف کا لجھ مودبانہ ہو گیا تھا۔

”پیکٹ وصول ہو گیا جس کے بارے میں تمہیں میں نے فون کر کے بتایا تھا“.....عمران نے کہا۔

”لیں باس۔ دو گھنٹے پہلے پہنچا ہے اور میں نے آپ کی ہدایت کے مطابق اسے سرسلطان تک پہنچا دیا ہے“.....جوزف نے مودبانہ لجھ میں کہا۔

”اوے“.....عمران نے اطمینان بھرے لجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کا دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے ٹو سیکر ٹری خارجہ“.....رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ دربار سلطان آباد ہے یا نہیں“.....عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آباد ہوئے چار گھنٹے ہو چکے ہیں عمران صاحب“.....دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لجھ میں کہا گیا۔

”اوہ اچھا۔ پھر بات کرا دوتا کہ میں سلطان کو صح سویرے دربار آباد کر لینے پر مبارکباد دے سکوں“.....عمران نے کہا۔

”صح سویرے۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ دو پھر تو ہو چکی ہے“.....دوسری طرف سے حیرت بھرے لجھ میں کہا گیا۔

”میں جہاں سے بول رہا ہوں وہاں تو بھی ناشتے کا وقت بھی نہیں ہوا۔ بہر حال بات کراوے“.....عمران نے کہا۔

”تو آپ کسی دوسرے ملک سے بول رہے ہیں۔ ٹھیک ہے میں کرتا ہوں بات“.....پی اے نے سنجیدہ لجھ میں کہا۔ ظاہر ہے دوسرے ملک کی بات سامنے آتے ہی وہ معاملات کی سنجیدگی کو سمجھ گیا تھا۔

”سلطان بول رہا ہوں“.....چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”دربار سلطان میں بر اجمان ہونے کے بعد سلطان بولنا نہیں کرتے بلکہ حکم جاری کیا کرتے ہیں“.....عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرسلطان بے اختیار نہیں پڑے۔

”میں نے انتہائی اہم میٹنگ ائینڈ کرنی ہے اور میں اٹھنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آگئی اسلئے جو کہنا ہے جلدی کہہ دو“.....سرسلطان نے کہا۔

”جوزف نے آپ تک پیکٹ پہنچا دیا ہے“.....عمران نے کہا۔

”ہاں اور میں نے تمہاری ہدایت کے مطابق اسے سرداور کوفری بھجوادیا تھا“.....سرسلطان نے جواب دیا۔

”اوے۔ بس یہی پوچھنا تھا۔ شکریہ“.....عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”داور بول ہوں“.....چند لمحوں بعد سرداور کی آواز سنائی دی۔

”حیرت ہے کہ سائنس اب اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ بغیر سر کے بھی لوگ بولنے پر قادر ہو گئے ہیں۔ پہلے سرسلطان کی فون کیا تو وہ بھی بغیر سر کے بول رہے تھے اور اب آپ بھی بغیر سر کے بول رہے ہیں“.....عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تم عمران۔ ہماری مجبوری ہے کہ ہم بغیر سر کے بولیں کیونکہ سر میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کچھ تو تم نے اپنے سر میں اکٹھا کر لیا ہے۔ اب خالی سر کیا بولیں“.....دوسری طرف سے سرداور نے کہا تو عمران نے ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار نہیں پڑا۔

”حیرت ہے۔ آپ کے پاس دوسرا ہی۔ تب بھی آپ کو گلہ ہے۔ بہر حال سرسلطان نے آپ کو پیکٹ بھیجا تھا۔ کیا آپ نے اسے چک کر لیا ہے“.....عمران نے کہا۔

”ہاں۔ وہ سی ناپ فارمولہ ہے اور درست ہے۔ میں نے اسے متعلقہ لیبارٹی بھجوادیا ہے“.....سرداور نے جواب دیا۔

”اوکے۔ فی الحال چونکہ میرے پاس طویل کال کی رقم نہیں ہے اس لئے خدا حافظ۔ باقی باتیں وہیں پا کیشیا پہنچ کر ہوں گی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گھرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

”اب بار واقعی اسی ناپ فارمولے نے بہت خراب کیا ہے ہمیں۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اسے واپس حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ اب واپسی کا پروگرام ہنا کیسیں۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک ٹریول ایجنٹ سے بات کی تو اسے بتایا گیا کہ انہیں لٹکن جانے کے لئے دو گھنٹے بعد فلاٹ مل سکتی ہے تو عمران نے اسے پانچ نکشوں کی بنگ کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”چلواب اٹھ کر تیاری کرو۔ ہم راستے سے جولیا کو ساتھ لے لیں گے۔“..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار کوئی سے نکلے اور اس ہسپتال کی طرف بڑھ گئے جہاں جولیا موجود تھی۔

”اس کا را اور کوئی کا کیا کریں گے۔“..... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔

”ایسیر پورٹ سے فون کر کے ایجنٹ کو اطلاع دے دیں گے۔ وہ ایسیر پورٹ سے خود ہی کار منگوا لیں گے۔“..... عمران نے کہا اور صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ہسپتال پہنچ گئی۔

”آؤ جولیا کو پورے پر ڈوکوں کے ساتھ لے آئیں۔“..... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

”آپ نے شاید تنوری کی وجہ سے لفظ پر ڈوکوں کے ساتھ اسے لبھے میں کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اسی مسکرا کر کہا۔

”اب بینڈ باجوں کا رواج نہیں رہا۔ اب تو پورا آر کسٹر اجایا جاتا ہے اور اس کام میں تنوری ماہر ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ کیا بکواس ہے۔ میرا کیا تعلق آر کسٹر اجایا جانے سے۔“..... تنوری نے گھٹتے ہوئے لبھے میں کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ وارڈ کے انچارچ ڈاکٹر کے آفس تک پہنچ گئے جس وارڈ میں جولیا موجود تھی۔

”لیں سر۔“..... انچارچ ڈاکٹر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر چونکر کہا۔

”ہماری ساتھی خاتون یہاں داخل ہیں۔ پیش رومن نمبر گیا رہ میں۔ اب وہ ٹھیک ہو چکی ہے۔ میں رات کو یہاں آیا تھا اور ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر شاگر سے میری بات ہو گئی تھی اور انہوں نے انہیں ہسپتال سے لے جانے کی اجازت دے دی تھی۔ ہم انہیں لینے آئے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن وہ توضیح سات بجے جا چکی ہیں۔“..... ڈاکٹر نے ایک فال کھول کر دیکھتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی اس طرح اچھل پڑے جیسے ان کے پیروں کے نیچے بم پھٹ پڑے ہوں۔

”جا چکی ہیں۔ کیا مطلب۔ کہیں آپ کسی اور خاتون کی بات تو نہیں کر رہے۔“..... عمران نے جیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”نہیں۔ مس مار گریٹ کی ہی بات ہو رہی ہے۔ یہ دیکھیں کارڈ۔ رات کی ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر شاگر نے انہیں فارغ کرنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ صبح ان کے لواحقین آئے اور انہیں ساتھ لے لے گئے۔ یہ دیکھیں کارڈ پر ان کے دستخط موجود ہیں اور ساتھ ہی مریضہ کے بھی۔“..... ڈاکٹر نے کارڈ اٹھا کر ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے کارڈ لے کر دیکھا۔ اس پر جولیا کے مخصوص دستخط واقعی موجود تھے جبکہ اسے لے جانے والوں کے نام رابرٹ اور جانس درج تھے۔

”کیا وہ اپنی مرضی سے گئی ہیں یا انہیں زبردستی لے جایا گیا ہے۔“..... عمران نے ہوش چباتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ اپنی مرضی سے مریض نہیں جاتے تو کیا انہیں اغوا کر کے لے جایا جاتا ہے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کارڈ پر مریضہ کے دستخط موجود ہیں۔ اسکے لواحقین کے دستخط ہیں۔ پھر آپ نے یہ بات کیوں کی ہے۔“..... ڈاکٹر نے قدرے ناخشکوار لبھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ وارڈ بوابے کو بلا کیں۔ وہ ہماری ساتھی خاتون تھی۔ اسکے یہاں کوئی لواحقین موجود نہیں ہیں اس لئے اسے اغوا کیا گیا ہے۔“..... عمران

نے سرد لبجے میں کہا تو ڈاکٹر کے چہرے پر یکخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے اٹر کام کا رسیور انٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پر میں کر دیئے۔

”وارڈ انچارج رابنسن کو میرے آفس بھجوادیں۔ ابھی اور اسی وقت“..... ڈاکٹر نے سخت لبجے میں کہا اور اسکے ساتھ ہی اسے رسیور رکھ دیا۔

”یہ کیسے ممکن ہے جناب۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ یہاں سے کسی کو کیسے انغو اکر کے لے جایا جاسکتا ہے؟“..... ڈاکٹر نے رسیور رکھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ایسا ہوا ہے۔“..... عمران نے حتی لبجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”لیں ڈاکٹر“..... نوجوان نے اندر داخل ہو کر موڈ بانہ لبجے میں کہا۔

”پیش رومنبر گیارہ کی مریضہ تمہارے سامنے گئی ہے۔“ ڈاکٹر نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں سر“..... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا وہ اپنی مرضی سے گئی ہے یا اسے انغو اکر کے لے جایا گیا ہے؟..... ڈاکٹر نے سخت لبجے میں کہا۔

”انغو۔ اونہ نہیں جناب۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے لواحقین کے ساتھ گئی ہے۔“..... نوجوان رابنسن نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن انغو کے لفظ پر اس کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے اس سے عمران سمجھ گیا کہ جولیا کے انغو میں یہ نوجوان بھی شامل ہے۔

”اوے ڈاکٹر۔ ہم خود معلوم کر لیں گے۔ شکریہ“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اسکے ساتھ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے آفس سے باہر آگئے۔ ان کے پیچھے رابنسن بھی باہر آ گیا۔

”مسٹر رابنسن۔ کیا آپ کسی اکیلے کمرے میں ہمیں کچھ وقت دے سکتے ہیں؟“..... عمران نے جیب سے ایک بڑا سانوٹ نکال کر رابنسن کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

”کس سلسلے میں جناب.....“ رابنسن نے چونک کر پوچھا۔ البتہ اس نے نوٹ تیزی سے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا۔

”مریضہ اور اس کے لواحقین کے بارے میں چند باتیں پوچھنی ہیں۔ صرف چند باتیں“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آئیں۔“..... رابنسن نے کہا اور ایک راہداری کی طرف مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ ان سب کے چہرے سترے تھے کیونکہ یہ بات تو بہر حال طے تھی کہ جولیا کو انغو کیا گیا۔ لیکن یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آسکی تھی کہ ایسا کس نے اور کیوں کیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد رابنسن انہیں ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا۔

”جو لوگ مریضہ کو لے گئے ہیں وہ تمہارے کب سے واقف ہیں؟“..... عمران نے کہا تو رابنسن بے اختیار چونک پڑا۔

”وا۔ واقف۔ کیا۔ کیا مطلب؟“..... رابنسن نے گڑ بڑائے ہوئے لبجے میں کہا لیکن دوسرا لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو رابنسن کنٹی پر ضرب کھا کر چختا ہوا چھل کر نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر پیور رکھ کر اسے موڑ دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا رابنسن ایک جھٹکے سے نیچے گرا۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے منٹ ہوتا چلا گیا اور منہ سے خراہٹ کی سی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے پیر کو تھوڑا اسے واپس موڑا۔

”بولو۔ کون لوگ تھے وہ اور کس طرح لے گئے ہیں مریضہ کو۔ بولو ورنہ؟“..... عمران نے غراتے ہوئے لبجے میں کہا۔

”وہ۔ وہ کنگ جوزف کے آدمی تھے۔ کنگ کلب کے کنگ جوزف کے؟“..... رابنسن کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلنے لگے جیسے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولنے پر مجبور ہو۔

”کس طرح لے گئے وہ مریضہ کو؟“..... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے لبجے میں کہا۔

”وہ۔ وہ اسے بے ہوش کر کے پیش دے سے لے گئے ہیں“..... رابنسن نے جواب دیا۔

”تم نے کتنی رقم لی تھی ان کی مدد کرنے میں“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ۔ وہ ہزار ڈالرز“..... رابنسن نے جواب دیا۔

”کہاں ہے یہ کنگ کلب“..... عمران نے پوچھا۔

”گیم روڈ پر۔ گیم روڈ پر“..... رابنسن نے جواب دیا تو عمران نے پیر کو جھٹکے سے آگے کی طرف موڑا تو رابنسن کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

”آؤ“..... عمران نے پیرہشا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”یہ کنگ جوزف کون ہو سکتا ہے اور کیوں اس نے ایسا کیا ہے“..... صدر نے باہر نکلتے ہی حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”پیسے کا لائچ۔ اسے شاید کسی طرح معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم فارمولے کے عوض بھاری رقومات دے رہے ہیں تو اس نے یہ گیم کھیلی ہو گی کہ اب جولیا کی رہائی کے لئے بھی ہم اسے پیسے دیں گے“..... عمران نے سرد لبجھ میں کہا۔

”اب نتیجہ دیکھ لیا سودا بازی کا۔ اور کرو دے بازی“..... تنوری نے انتہائی بگڑے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”جس کے لئے سودے بازی کی گئی ہے وہ چیز پا کیشیا پہنچ چکی ہے اس لئے اب سودے بازی کی گنجائش ختم ہو چکی ہے“..... عمران نے سرد لبجھ میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کارہ پتال سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ گیم روڈ پر پہنچ گئے جہاں جلد ہی انہوں نے کنگ کلب تلاش کر لیا۔ یہ چھوٹی سی عمارت تھی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

”مجھے بات کرنے دینا اس کنگ کے ساتھ“..... تنوری نے کہا۔

”خاموش رہو۔ مجھے معلوم ہے کہ ہم نے کیا کرتا ہے“..... عمران نے غراتے ہوئے لبجھ میں کہا تو تنوری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کلب میں آنے والے انتہائی تھرڈ کلاس غندے نے نظر آرہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہال میں داخل ہوئے تو ہال مشیات کے غلیظ اور انتہائی بدبو دار دھوئیں اور سستی شراب کی تیز اور مکروہ بوسے بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچے تین غندے نما نوجوان سروس دینے میں مصروف تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”کنگ جوزف سے کہو کہ لوٹن سے رالف آیا ہے“..... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر غراتے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”کون ہے رالف“..... ایک غندے نے چونک کر حیرت بھرے لبجھ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم نہیں جانتے رالف کو۔ پھر تمہارا زندہ رہنا فضول ہے“..... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور ترڑڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کاؤنٹر کے پیچے کھڑا ہوا وہ غندہ چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل اپنے عقب میں موجود ریک سے نکلا کر نیچے گر گیا۔ ہال میں موجود شور یکنہت ہٹم سا گیا۔

”بولو۔ تم میں سے کون نہیں جانتا رالف کو۔ لوٹن کے رالف کو۔ بولو تاکہ میں اس کی علمی کی سزا دے سکوں“..... عمران نے یکنہت چیختہ ہوئے لبجھ میں کہا۔

”کون ہو۔ کون ہو تم“..... اچانک ایک بھی شیم غندے نے تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

”تو تم نہیں جانتے“..... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے لبجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر ترڑڑاہٹ کی تیز آوازیں گوئیں اور وہ آدمی بھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

”اور بولو۔ کون نہیں جانتا رالف کو۔ بولو“..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا صدر، تنوری اور کیپٹن ٹکلیں تینوں کے ہاتھوں میں موجود مشین پٹلڑ نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور ہال انسانی چینوں سے گونج اٹھا۔ ان تینوں نے ہال کے مختلف کونوں میں موجود مسلح افراد

پر فارکھوں دیا تھا جو تیزی سے اپنے کاندھوں سے مشین گشیں اتار رہے تھے۔

”بھاگ جاؤ یہاں سے ورنہ“..... عمران نے یک لفحت پچھتے ہوئے کہا تو ہال میں یک لفحت بھگلڈڑی مجھ گئی۔

”اب تم بتاؤ کہاں ہے کنگ جوزف“..... عمران نے کاڈنٹر پر موجود نوں نوجوانوں سے مقاطب ہو کر کہا جن کا رنگ فارکنگ کے خوف سے پیلا پڑ چکا تھا۔

”وہ وہ آفس میں ہے۔ بب۔ باس۔ ادھر راہداری کے آخر میں دفتر ہے“..... ان میں سے ایک نے کہا تو عمران نے فارکھوں دیا اور وہ دنوں نوجوان بھی پچھتے ہوئے اچھل کر کاڈنٹر کے ساتھ ہی ذہیر ہو گئے۔

”تم یہیں رکو۔ میں اس کنگ جوزف سے بات کروں۔ تنویر تم میرے ساتھ آؤ گے“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں راہداری جاتی ہوئی نظر آرہی تھی۔

”اس قدر فارکنگ کی آواز میں تو اس تک پہنچ گئی ہوں گی“..... تنویر نے عمران کے پیچھے تیزی سے آتے ہوئے کہا۔

”ایسے لوگ ساؤنڈ پروف آفس بناتے ہیں تاکہ بڑے لوگ سمجھے جائیں“..... عمران نے کہا اور پھر وہ راہداری میں داخل ہو گئے تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ دروازہ بند تھا اور دروازے کی ساخت بتارہی تھی کہ کمرہ واقعی ساؤنڈ پروف ہے۔ دیوار پر کنگ جوزف کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ عمران نے لات سے دروازے کو دھکیلا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔

”کون ہے“..... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سائیڈ دیوار پر لگی ہوئی جالی سے سنائی دی۔

”پولیس کمشنر رابرٹ“..... عمران نے انتہائی تحکماں لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ اچھا آ جاؤ“..... اندر سے گڑ بڑائی ہوئی سی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ میکائی انداز میں کھلتا چلا گیا اور عمران، تنویر سمیت اندر داخل ہو گیا۔ ایک بڑی سی آفس نیبل کے پیچھے ایک گوریلانا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

”گک۔ گک۔ کون ہو تم۔ کیا مطلب“..... اس نے عمران اور تنویر کو دیکھ کر تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”دروازہ بند کر دو“..... عمران نے مڑے بغیر تنویر سے کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسل سے تڑاہٹ کی آوازیں نکلیں اور کنگ جوزف نے یک لفحت پچھتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کو جھٹکنا شروع کر دیا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے دراز کی طرف بڑھ رہا تھا جس پر عمران نے فارکھوں دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ کنگ جوزف سنجھتا عمران نے ایک بار پھر ریگرد بادیا اور اس بار کنگ جوزف کاندھے پر گولیاں کھا کر قص کے سے انداز میں گھوما اور پھر پہلے وہ کری پر گرا اور پھر کری سمیت الٹ کر نیچے جا گرا۔ عمران نے ایک ہاتھ سے بھاری آفس نیبل کو جھٹکے سے ہٹایا اور آگے بڑھا ہی تھا کہ کنگ جوزف نے یک لفحت اڑیل بھینیے کی طرح اٹھ کر عمران کے پیٹ میں پوری قوت سے سرمارنے کی کوشش کی لیکن عمران کا ہاتھ گھوما اور کنگ جوزف ایک بار چینتا ہوا سائیڈ کے بل نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کے ہاتھ اور کاندھے سے خون مسلسل نکل رہا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور گھینٹا ہوا سائیڈ پر کھلی جگہ لے آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسل کا دستہ اس کے سر پر مار دیا۔ پہلی ضرب ہی اس قدر زور دار تھی کہ کنگ جوزف کا جسم جھٹکا کھا کر سمنٹنے لگا۔ وہ ہوش میں آچکا تھا۔ عمران نے تیزی سے پیر اس کی گردان پر رکھ کر اسے موڑ دیا اور لا شوری طور پر اٹھنے کے لئے اس کا سمنٹا ہوا جسم ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

”تم نے سُٹی ہپتال سے اپنے دو آدمیوں کے ذریعے جس مریضہ کو انہوں کرا یا تھا سے کہا پہنچایا گیا ہے بولو“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”اینڈریو۔ اینڈریو کے پاس۔ اینڈریو کے پاس“..... کنگ جوزف کے منہ سے اٹک اٹک کر الفاظ نکلنے لگے۔

”کون اینڈریو۔ تفصیل بتاؤ“..... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سر و ہو گیا تھا۔

”بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج۔ اس نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں سڑی ہسپتال کی مریضہ کو انداز کے اس تک پہنچاؤں“۔ کنگ جوزف نے کہا تو عمران نے بے اختیار پیرو کو ایک جھلکے سے مزید آگے کی طرف موڑ دیا اور کنگ جوزف کے جسم نے ایک جھلکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بنے نور ہوتی چلی گئیں۔

”آڈ تنوری“..... عمران نے پیرو ہشا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ہاں میں پہنچ گئے۔ وہاں سوائے لاشون کے کوئی آدمی نہ تھا البتہ کیپشن ٹکلیل اور صدر میں گیٹ کے قریب موجود تھے۔

”باہر کی کیا پوزیشن ہے۔ پولیس تو نہیں آئی“..... عمران کے ان کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ کوئی بھی نہیں ہے۔ سب بھاگ گئے ہیں۔ پولیس یہاں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتی“..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ یہ کلب بلیک سروس کی ملکیت ہے“..... عمران نے کہا اور میں گیٹ سے باہر آگیا۔

”اوہ۔ تو کیا جو لیا کو بلیک سروس نے انداز میں انداز میں سر ہلا دیے

”ہاں۔ یہ لوگ لائق میں انداز ہے ہو چکے ہیں“..... عمران نے انتہائی سرد لبجھ میں کہا اور اس کے ساتھیوں نے اس انداز میں سر ہلا دیے جیسے وہ عمران کی بات سے پوری طرح متفق ہو گئے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”اب آپ جاز کلب جا رہے ہیں“..... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔ تنوری اور کیپشن ٹکلیل عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

”نہیں۔ پہلے ہم اسلحہ خریدیں گے“..... عمران نے سرد لبجھ میں جواب دیا اور صدر خاموش ہو گیا۔ وہ عمران کے موڑ کو پہچانتا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اس وقت کیسے موڑ میں ہے۔

”عمران صاحب۔ ہمارے حملہ کرتے ہی وہ جو لیا کو ہلاک بھی کر سکتے ہیں“..... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”نہیں۔ اچانک حملے سے ایسا نہیں ہو گا۔ ہاں اگر ہم انہیں فون کر کے آگاہ کر دیں اور پھر حملہ کریں تو شاید ایسا ہو جائے۔ ابھی تک تو انہوں نے بھی سمجھا ہو گا کہ ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ جو لیا کو کس نے انداز کیا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”اگر یہ بات ہے عمران صاحب تو پھر انہوں نے کیوں انداز کیا ہے۔ ظاہر ہے جب تک ہمیں معلوم نہیں ہو گا ہم تاوان کیسے ادا کریں گے“..... صدر نے حیرت بھرے لبجھ میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ وہ اس انتظار میں ہوں گے کہ ہم جو لیا کو ٹریں کرنے کے لئے فرش کی خدمات حاصل کریں اور پھر فرش ہم سے بھاری رقم وصول کر کے ہمیں بتائے کہ جو لیا کہاں موجود ہے اور پھر ہم ان سے خود رابطہ کریں تاکہ تاوان کی رقم بڑھائی جاسکے۔ مجھے یقین ہے کہ فرش کا تعلق بھی بلیک سروس سے ہی ہے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں میک اپ تبدیل کرنے ہوں گے کیونکہ ہم اس میک اپ میں ہیں جس میک اپ میں ہم نے پہلے جاز کلب جا کر فارمولہ حاصل کیا تھا“..... کیپشن ٹکلیل نے کہا۔

”ہاں۔ اسلحہ مار کیٹ سے ماںک میک اپ باس مل جائے گا اور فی الحال وہی چلے گا“..... عمران نے کہا اور ساتھ بیٹھے ہوئے صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ اس پورے ہیڈ کوارٹر کو ہموں سے اڑا دیا جائے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جو لیا وہاں موجود ہے“..... خاموش بیٹھے ہوئے تنوری نے کہا۔

”ایسا بھی ہو جائے گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنوری کا چہرے یکخت کھل اٹھا۔ ظاہر ہے عمران کے اس جواب سے ہی وہ عمران کی آنکھہ کا روائی کو سمجھ گیا تھا اور یہ کا روائی اس کی مرضی کے عین مطابق تھی۔



جو لیا کی آنکھیں کھلیں تو وہ کافی دیر تک لاشور کی کیفیت میں رہی۔ پھر اچا کم اس کے ذہن میں وہ منظر گوم گیا جب صحیح ناشتے کے بعد نہیں نے اس کا اپنا بیان لادیا اور اس نے سائیڈ روم میں جا کر ہسپتال کا بیان اتنا کرنا پہنچا کیونکہ اسے رات کوئی بتا دیا گیا تھا کہ اسے صحیح ہسپتال سے فارغ کر دیا جائے گا اور عمران رات کو اسے بتا گیا تھا کہ فارمولہ پا کیشیا بھجوادیا گیا ہے اور صحیح اس کے پہنچنے کی تصدیق کرنے کے بعد وہ یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ جو لیا نے تواتر کوہی اس کے ساتھ رہائش گاہ پر جانے کو کہا تھا لیکن عمران نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ فارمولہ کے سلسلے میں کوئی گڑ بڑ ہو جائے اور ابھی وہ پوری طرح فٹ نہیں ہوئی اس لئے ابھی وہ ہسپتال میں رہے گی اور پھر جو لیا کو یاد تھا کہ وہ بیان تبدیل کر کے جیسے ہی بڑے کمرے میں پہنچنے تھی ایک ڈاکٹر آیا اور اس نے اسے ایک ضروری نجاشن لگایا اور نجاشن لگتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندر ہر اس اچھا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور ایک جھٹکے سے جاگ اٹھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کو حیرت بھرا جھٹکا گا کہ وہ ایک کمری پر ریبووں سے بندھی ہوئی پیشی تھی۔ اس نے گردن گھما کر اور ادھر دیکھا لیکن وہ یہاں اکٹھا تھی۔ یہ ایک خاص ابڑا کمرہ تھا لیکن وہاں چند کریبوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

”یہ میں کہاں ہوں اور کون لے آیا ہے مجھے یہاں“..... جو لیا نے حیرت بھرے لبھ میں بڑا تھے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریبووں کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے یہ دیکھ کر بے اختیار اس کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکل گیا تھا کہ رسیاں بڑے انداز میں باندھی گئی تھیں اور وہ انہیں آسانی سے کھول سکتی تھی۔ اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو حرکت دینا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد اس کی انگلیاں اس گانٹھ تک پہنچ گئیں جسے کھولنے سے پوری رہی آسانی سے کھل سکتی تھی لیکن اس سے پہلے کہ جو لیا گانٹھ کھولنے کی کوشش کرتی اس ہال نما کمرے کا دروازہ کھلا اور جو لیا نے ہاتھ کو ذرا سا گانٹھ سے دور کر لیا۔ کمرے میں ایک نوجوان داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سفا کی کے تاثرات جیسے ثابت سے ہوتے نظر آ رہے تھے۔  
”تمہیں ہوش آگیا مس مار گریث“..... آنے والے نے بڑے سپاٹ سے لبھ میں کہا اور ایک طرف پڑی ہوئی کری اٹھا کر اس نے جو لیا کی کمری کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔

”تم میرا نام بھی جانتے ہو۔ کون ہوتا“..... جو لیا نے حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”میرا نام اینڈریو ہے اور میں بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر کا انصارج ہوں اور تم اس وقت بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ہو“..... نوجوان نے اسی طرح سپاٹ لبھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ مگر کیوں۔ بلیک سروس سے تو معابدہ ہو گیا تھا اور فارمولہ بھی لے لیا گیا تھا۔ پھر“..... جو لیا نے حیرت بھرے لبھ میں کہا۔

”پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہارا ان پا کیشیاں ایجنٹوں سے کیا تعلق ہے۔ تم سوئیں زیاد ہو جکہ یہ لوگ پا کیشیاں ہیں“..... اینڈریو نے کہا۔

”تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے“..... جو لیا نے کہا۔

”بہت فرق پڑتا ہے۔ یہ لوگ حکومت کے ایجنت ہیں اور کوئی حکومت کسی غیر ملکی کو اپنا ایجنت نہیں بناتی۔ ہاں اگر تم سوئزر لینڈ میں موجود ہوئی تو پھر ایسا ہو سکتا تھا لیکن تم تو ان کے ساتھ ساتھ کام کر رہی ہو“..... اینڈریو نے کہا۔

”یہ حکومتوں کے اپنے معاملے ہوتے ہیں۔ تمہیں یہ باتیں سمجھنے ہیں آسکتیں۔ تم اپنی بات کرو کہ تم نے مجھے کیوں ہسپتال سے اغو کرایا ہے اور یہاں اس انداز میں کیوں باندھ رکھا ہے۔ کیا چاہتے ہو تم“..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اسرائیل ہمیں اس سی ناپ فارمولے کے پانچ کروڑ ڈالرز دے رہا تھا لیکن تم لوگوں نے ہمیں دس کروڑ ڈالرز کی آفر کر دی اس لئے باس نے فارمولہ تمہیں دے دیا اور باس یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ حکومت سے نکلائے اس لئے وہ اس وقت تک خاموش رہا جب تک اس بات کی تصدیق نہ کر لے کہ فارمولہ پا کیشیا حکومت تک پہنچ چکا ہے۔ تمہارے لیڈر علی عمران جب فون پر تصدیق کر لی تو ہم نے کارروائی شروع کر دی اور اس کے نتیجے میں تم یہاں موجود ہو۔“ اینڈریو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیوں۔ وجہ“..... جو لیا نے کہا۔

”وجہ صاف ظاہر ہے۔ ہم تمہارے بد لے میں پانچ کروڑ ارب مزید حاصل کرنا چاہتے ہیں“..... اینڈریو نے کہا۔  
”لیکن یہ تو معاملے کی خلاف ورزی ہے“..... جولیا نے کہا۔

”ہماری فیلڈ میں معاملوں کی اہمیت نہیں ہوتی۔ اصل اہمیت دولت کی ہوتی ہے لیکن اب ایک مسئلہ ہمارے سامنے ہے اور وہ یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ تم بھی پاکیشیاً ہو اور تم میک اپ میں ہو لیکن یہاں ہیڈ کوارٹر میں جب تمہارا میک اپ چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ تم میک اپ میں نہیں ہو بلکہ واقعی سوکس نڑا دھوا اور یہ بات تو بہر حال حقیقی طور پر طے شدہ ہے کہ کسی غیر ملکی کو سرکاری ایجنسٹ نہیں بنایا جاسکتا اس لئے کیا حکومت پاکیشیا تمہاری رہائی کے عوض ہمیں پانچ کروڑ ارب دے گی بھی سمجھی یا نہیں“۔ اینڈریو نے کہا۔  
”اگر نہ دے گی تب تم کیا کرو گے“..... جولیا نے کہا۔

”کرنا کیا ہے۔ تمہیں گولی مار دی جائے گی اور تمہاری جگہ ان کے کسی اور ساختی کو انغو اکر لیا جائے گا“..... اینڈریو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا میرے ساتھیوں کو میری یہاں موجودگی کا علم ہو چکا ہے“..... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی تو وہ تمہیں حلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ خود معلوم کر کے ہم سے رابطہ کریں تاکہ ہماری مرضی کی رقم وصول کی جاسکے“..... اینڈریو نے کہا۔

”تم نے باس کی بات کی ہے۔ کون ہے تمہارا باس“..... جولیا نے کہا۔

”کیلارڈ۔ جو بلیک سروس کا اب چیف ہے“..... اینڈریو نے جواب دیا۔

”کیا وہ یہاں نہیں آ سکتا تاکہ میں اسے وہ کچھ بتا سکوں جو تم پوچھنا چاہتے ہو“..... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ اس کا آفس علیحدہ ہے اور اس کا راستہ وہ خود کھول سکتا ہے اپنی مرضی سے اور یہ کام میرے ذمے ہے کہ میں تم سے بات کر کے اسے اطلاع دوں“..... اینڈریو نے کہا۔

”تم اسے بتا دو کہ میں واقعی پاکیشیا حکومت کی ایجنسٹ ہوں اور تم پانچ کروڑ ارب کہہ رہے ہو میرے تاوان میں، تمہیں تو نہیں لیکن پاکیشیا حکومت کو میری اہمیت کا علم ہے“..... جولیا نے کہا تو اینڈریو اٹھ کر ہوا۔

”تم نے جس اعتقاد سے باتیں کی ہیں اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم واقعی ایجنسٹ ہو۔ عام عورتیں اس ماحول میں اس قسم کا رد عمل ظاہر نہیں کیا کرتیں اور یقیناً تمہاری کوئی ایسی اہمیت ہو گی کہ پاکیشیا حکومت کو تمہیں ایجنسٹ بنانا پڑا۔ اب میں مطمئن ہوں۔ میں باس کو اطلاع دیتا ہوں“..... اینڈریو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

”مجھے تو کھول دو۔ مجھے ان رسیبوں سے تکلیف ہو رہی ہے“..... جولیا نے کہا۔

”سوری۔ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا“..... اینڈریو نے مڑ کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی جیسے ہی دروازہ بند ہوا جولیا نے ہاتھ کو دوبارہ گانٹھ کی طرف کیا اور اس کی انگلیاں گانٹھ کھولنے میں مصروف ہو گئیں۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گی اور پھر باقی رسیاں کھولنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ رہا۔ چند لمحوں بعد جولیا انھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔

”اب میں تمہیں اپنی اہمیت بتاؤں گی۔ احمدتو“..... جولیا نے بڑے بڑے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے پاس اسلحہ نہ تھا اور سب سے پہلے وہ اسلحہ حاصل کرنا چاہتی تھی۔ دروازہ تھوڑا سا کھول کر اس نے باہر جھانکا تو یہ ایک طویل راہداری تھی جس کا اختتام ایک اور دروازے پر ہوا تھا۔ اس راہداری میں بہت سے دروازے تھے۔ راہداری چونکہ خالی تھی اس لئے جولیا آگے بڑھی اور پھر ایک دروازے کے سامنے وہ ٹھٹھک کر رک گئی کیونکہ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ اس کمرے میں انہائی خاص نوعیت کا اسلحہ موجود ہے۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے دھکیلا تو کھلتا چلا گیا۔ جولیا نے اندر جھانکا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ یہ واقعی خاصا کشادہ کمرہ تھا جس میں حساس اور قیمتی اسلحے کی پیٹیاں موجود تھیں۔ ایک طرف ایک ریک تھا جس میں بم وغیرہ کی چھوٹی پیٹیاں موجود تھیں۔ جولیا نے ان چھوٹی پیٹیوں کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر اس نے اس میں سے ایک انہائی طاقتور دروازے لیس چارنگ بم اٹھایا۔ اس کا مخصوص پیکٹ کھول دیا۔ پیکٹ میں اس کا مخصوص ڈی چار جز بھی موجود تھا۔ اس

نے ذی چار جو کو جیب میں ڈالا اور یم کو باقاعدہ چارج کر کے اس نے خاص اسلحے کی پیشیوں کے پیچھے رخنے میں اس انداز میں رکھ دیا کہ جب تک پیشیاں ہٹائیں وہ سامنے آہی نہ سکتا تھا۔ پھر وہ مڑی اور ریک کے نچلے خانے میں موجود مشین گنوں میں سے اس نے ایک مشین گن انٹھائی۔ اس میں میگزین فٹ کیا اور پھر مشین گن ہاتھوں میں انٹھائے وہ اس کمرے میں باہر آگئی۔ تھوڑی درجہ دوڑے اس دروازے تک پہنچ چکی تھی جو راہداری کے اختتام پر تھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف سے اینڈر یو کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ شاید کسی سے فون پر بتائیں کر رہا تھا۔

”لیں بآس۔ میرا اپنا خیال یہی ہے کہ وہ صرف موت سے بچنے کے لئے ایسی باتیں کر رہی ہے ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی غیر ملکی سرکاری ایجنت ہو؟“..... اینڈر یونے کہا۔

”آپ یہاں آجائیں بآس“..... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اینڈر یونے کہا۔

”ٹھیک ہے بآس۔ آپ راستہ کھولوں دیں۔ میں اسے بے ہوش کر کے لے آتا ہوں آپ کے پاس“..... اینڈر یونے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔

”آپ بے فکر ہیں بآس۔ میرا تو وہ چڑیا جیسی لڑکی دیے بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتی البتہ آپ کے حکم پر میں اسے بے ہوش کر کے انھالاؤں گا“..... اینڈر یونے کہا۔

”اوکے بآس“..... اینڈر یونے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے انھالاؤں سے سائیڈ میں ہو گئی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور اینڈر یونے تیزی سے راہداری میں آیا، ہی تھا کہ جولیا نے اپنا ایک پیرا چانک آگے کر دیا اور اینڈر یونے جس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں راہداری میں کوئی ہو سکتا ہے اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ انھتا جولیا کے بازو حرکت میں آئے اور انھتے ہی اینڈر یونے کے سر پر مشین گن کا دستہ پوری قوت سے پڑا اور انھنے کی کوشش کرتا ہوا اینڈر یونے جنحے مار کر ایک بار پھر دھماکے سے نیچے گرا۔ جولیا نے بازاوٹھا کر دوسری ضرب لگائی تو اینڈر یونکا جسم ڈھیلا پڑا چلا گیا۔ جولیا نے اسے پلتا اور پھر اس کی بے ہوشی کی تصدیق کر کے اس نے اسے بازو سے پکڑا اور تیزی سے راہداری میں گھسیتی ہوئی اسے کمرے میں لے گئی جہاں پہلے اسے باندھا گیا تھا۔ پھر اس نے مشین گن ایک طرف رکھی اور دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا تاکہ کوئی گھیٹ کر اس نے اسے کری پر بٹھا دیا۔ پھر ری کی مدد سے اس نے اسے اچھی طرح باندھا اور مڑ کر اس نے دروازے کو اندر سے بند کر دیا تاکہ کوئی مداخلت نہ کرے پھر وہ سائیڈ دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کیونکہ الماری میں ایک خاردار کوڑے کے ساتھ ساتھ تیز دھار خبر جو اور ثار چنگ کے اور بہت سے آلات موجود تھے۔ جولیا سمجھ گئی کہ یہ کرہ ہیڈ کوارٹر کا تار چنگ روم ہے۔ اس نے ایک خبر اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ واپس اس کمری تک پہنچی جس پر اینڈر یونے بے ہوشی کے عالم میں بندھا ہوا موجود تھا۔ جولیا نے خبر نیچے فرش پر رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اینڈر یونکا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اینڈر یونے کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ انھا لئے اور جھک کر خبر اٹھایا اور پھر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

”تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم نے رسیاں کھول لیں“..... اینڈر یونے ہوش میں آتے ہی انھیں جرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تاکہ تمہیں یقین دلایا جاسکے کہ میں واقعی پاکیشیاں ایجنت ہوں“..... جولیا نے جواب دیا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ بندھا ہوا آدمی تو رسیاں کھول ہی نہیں سکتا۔ تم نے کیسے کھول لی ہیں“..... اینڈر یونکو اب یقین نہ آ رہا تھا اس لئے وہ بڑھانے کے سے انداز میں بولا تھا۔

”تم بتاؤ اینڈر یونے کے راستے کی تفصیل کیا ہے؟“..... جولیا نے کہا۔

”راستہ کون سا راستہ؟“..... اینڈر یونے چونک کر پوچھا۔

”میں نے تمہاری فون پر گفتگوں میں ہے۔ تمہارے بآس نے حکم دیا ہے کہ تم مجھے بے ہوش کر کے اسکے پاس لے جاؤ اور وہ راستہ کھول رہا ہے اور تم نے پہلے خود بتایا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے عیحدہ رہتا ہے اور درمیانی راستہ بھی وہ خود ہی کھولتا ہے اور اس نے جس طرح تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم مجھے

وہاں لے جاؤ۔ اس سے اس بات کا بھی مجھے علم ہو چکا ہے کہ یہاں ہیڈ کوارٹر میں تم اکیلے رہتے ہو۔ جو لیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔  
”تم کیا چاہتی ہو؟“..... اینڈریو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”میں تمہارے باس سے ملنا چاہتی ہوں اور اسے سمجھانا چاہتی ہوں کہ وہ لاٹج نہ کرے ورنہ یہ لاٹج اسے مہنگا پڑے گا۔“..... جو لیا نے کہا۔  
”تم مجھے آزاد کر دو۔ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں گا۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں بے ہوش نہیں کروں گا۔“..... اینڈریو نے کہا۔

”پہلے تم راستے کی تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ یہاں سے کیلارڈ تک پہنچتے ہوئے کتنے افراد راستے میں موجود ہوں گے۔“..... جو لیا نے کہا۔  
”نہیں۔ تمہیں تفصیل نہیں بتائی جاسکتی البتہ تمہیں ساتھ لے جایا جا سکتا ہے۔“..... اینڈریو نے پاٹ لبھ میں کہا لیکن دوسرے لمحے جو لیا کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ اینڈریو کے حلق سے نکلنے والی بھیاں کی چیخ سے گونج اٹھا۔ جو لیا نے ایک لمحے میں اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا خنجر کی نوک سے کاٹ دیا تھا۔ اینڈریو بے اختیار دامیں باسیں سرمانتے لگا تھا اور ساتھ ساتھ چیخ بھی رہا تھا۔

”اب دوسرا آنکھ کی باری ہے اور تم جانتے ہو کہ انہیں کوئی ہیڈ کوارٹر کا انچارج نہیں پہنچتا۔“..... جو لیا نے انتہائی سرد لبھے میں کہا۔

”مت انہا کرو مجھے۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں باس کے حکم پر مجبور تھا ورنہ میں تو خود تمہارے اغوا کے خلاف تھا،“..... اینڈریو نے کراہتے ہوئے کہا۔

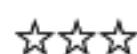
”ٹھیک ہے۔ اگر تم سب کچھ درست بتا دو گے تو نہ صرف تم زندہ رہو گے بلکہ انہیں بھی نہ کئے جاؤ گے ورنہ راستہ تو میں خود بھی تلاش کر سکتی ہوں۔“..... جو لیا نے سرد لبھ میں کہا تو اینڈریو نے اس طرح تفصیل بتانی شروع کر دی جیسے شیپ ریکارڈ آن ہوتا ہے۔ جو لیا اس سے سوالات کرتی رہی اور جب جو لیا نے سمجھ لیا کہ اب مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی تو اس کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے خنجر اینڈریو کی شہرگ میں دستے تک اترتا چلا گیا۔ اینڈریو کے منہ سے خرخاہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ جو لیا تیزی سے مڑی اور اس نے دروازے کے قریب دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی مشین گن انٹھائی اور پھر دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آگئی۔ اس نے مڑ کر اینڈریو کی طرف دیکھا بھی نہ تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اینڈریو کی ہلاکت یقینی ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس دروازے تک پہنچ گئی جس پر سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دوسرا طرف راہداری تھی۔ جو لیا آگے بڑھتی چلی گئی۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا تھا جو بند تھا اور اس کے اوپر بھی سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ جو لیا چونکہ پہلے ہی تمام تفصیل معلوم کر چکی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس دروازے کی دوسری طرف راہداری ہے جس کے اختتام پر کیلارڈ کا آفس ہے۔ وہ دروازہ کھول کر راہداری میں داخل ہوئی اور پھر بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔

”لیں کم ان“..... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جو لیا نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گئی۔

”تم۔ تم۔ یہ کیا مطلب۔ تم۔ تم۔“..... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیر عمر آدمی نے یکنہت بوكھانے ہوئے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا۔

”تم لاٹھی اور وعدہ خلاف آدمی ہواں لئے تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ تمہارا اینڈریو بھی ہلاک ہو چکا ہے اور اب تم بھی۔“..... جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبادیا اور حیرت سے بت بنا کھڑا کیلاڈ گولیوں کی باڑ کھا کر اچھل کری پر گرا اور پھر کری سمیت سائیڈ پر جا گرا۔ جو لیا تیزی سے میز کی سائیڈ میں گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کیلارڈ پر ایک بار پھر فائر کھول دیا۔

”یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟“..... اچانک سائیڈ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے تیزی سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو جو لیا بھلی کی سی تیزی سے گھوٹی اور دوسرے لمحے اس کی مشین گن کی نال نے گولیاں اگلانا شروع کر دیں اور وہ نوجوان چینتا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے ترپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ جو لیا چونکہ اینڈریو سے سب کچھ معلوم کر چکی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہ نوجوان کیلارڈ کا پرستیل سیکرٹری تھا اور یہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی اس آفس کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس اڈے کے روڑ پر کھلنے والے خفیہ راستے کے بارے میں پہلے ہی اینڈریو سے معلومات حاصل کر چکی تھی اس لئے اس نے کیلارڈ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس راستے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔



کارتیزی سے جاز کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی کار میں موجود تھے اور وہ سب میک اپ کر کچے تھے اور مارکیٹ سے انہوں نے اپنے مطلب کا اسلو بھی خرید لیا تھا اور اب وہ بلیک سروس کے ہیڈ کوارٹر پر یہ کر کے جولیا کو وہاں سے چھڑوانے کے لئے جاز کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ جولیا نجانے کس پوزیشن میں ہو؟..... سائیڈ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔

”یہ فکر تو یہ کوہونی چاہئے تھے۔ تمہیں تو یہ بات صالح کے لئے کرنی چاہئے۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا جولیا ہماری ساتھی نہیں ہے؟..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میری ساتھی ہے۔ تمہاری اور تنوری کی تودہ ڈپٹی چیف ہے۔“..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہاری بھی خوش فہمیاں تمہارے ساتھ قبرتک جائیں گی۔“

”ہاں۔“..... تنوری نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا تو صدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں کیلارڈ سے فون پر بات کر لینی چاہئے تھی۔“..... اچانک عقب میں بیٹھے ہوئے کیپشن ٹکلیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیوں؟“..... عمران نے بھی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”مس جولیا سوئیں زیاد ہے۔ انہوں نے لازماً سے یہ سمجھ کر انوکرا کرایا ہے کہ وہ ہماری ساتھی ہو گی اور وہاں ہیڈ کوارٹر میں انہوں نے مس جولیا کامیک اپ صاف کرنے کی کوشش کی ہو گئی لیکن ظاہر ہے مس جولیا پا کیشیا کی تو نہیں ہے اور یہ بات ان جیسے عام غنڈوں کی سمجھ میں کسی صورت نہیں آسکتی کہ حکومت کسی غیر ملکی کو اپنی ایجنت مقرر کر سکتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ یہی سمجھیں کہ حکومت پا کیشیا اس کے عوض بھاری رقم نہیں دے گی اور وہ اسے نقصان پہنچا دے۔“..... کیپشن ٹکلیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ بالکل ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ ایسا وہ کر سکتے ہیں۔“..... تنوری نے بے چین لمحے میں کہا۔

”تمہاری بات واقعی درست ہے۔ میرے ذہن میں یہ اینگل ہی نہیں آیا تھا۔ واقعی مجھے اب بات کرنا ہو گی اور کیلارڈ کو یقین دلانا ہو گا کہ جولیا کے عوض اسے منہ مالگی دولت مل سکتی ہے۔“..... عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور صدر کے چہرے پر بھی انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے تھے کیونکہ کیپشن ٹکلیل کی بات درست تھی۔ جولیا کو اس انداز میں نقصان پہنچ سکتا تھا۔

”یہیں قریب سے فون کرو۔ اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔“..... تنوری نے بے چین سے لمحے میں کہا۔

”اب ہم جاز روڈ پر پہنچ چکے ہیں۔ کلب کے قریب ہی کر لیں گے۔“..... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے جاز کلب کو مارک گر لیا۔ یہ دمنزلہ عمارت تھی۔ عمران نے کار آگے بڑھائی اور پھر کچھ فاصلے پر موجود ریسٹوران کے سامنے ایک پلیک فون بوتوہ کے قریب اس نے کار روک دی اور پھر نیچے اتر کر وہ فون بوتوہ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکخت تیز گڑگڑا ہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ایسا خوفناک اور دل دہلو دینے والا زور دار دھماکہ ہوا کہ عمران بے اختیار اچھل کر فون بوتوہ سے ٹکرا گیا۔ پھر تو جیسے دھماکوں کا ایک خوفناک سلسلہ شروع ہو گیا۔ عمران بھلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چل گئیں۔

”عمران صاحب۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ تو جاز کلب تباہ ہو رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔“..... صدر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ سب کار سے باہر آگئے تھے۔

”اوہ میرے خدا۔ یہ کیا ہو گیا؟“..... عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے چہرے پر کرب کی لکیریں سی پھیلتی چلی گئیں۔ اسکے ساتھیوں کے چہرے بھی دھواں دھواں ہو گئے تھے۔ ظاہر ہے اتنے بات تدوہ بھی سمجھتے تھے کہ بلیک سروس کا ہیڈ کوارٹر جاز کلب کے نیچے ہے اور جاز کلب

جس انداز میں تباہ ہو رہا تھا اس سے ہیڈ کوارٹر کیسے نج سکتا تھا اور جولیا اس ہیڈ کوارٹر میں تھی۔

”یا اللہ حم کر“..... عمران کے منہ سے بے اختیار لکلا۔

”یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ مم۔ میں“..... تنویر کے منہ سے رک کر الفاظ لکلے لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا۔ اس کا چہرہ کرب کی شدت سے بگڑا گیا تھا۔ وہما کے انہی جاری تھے اور ہر طرف افراتفری سی پھیل گئی تھی۔ سڑک پر ٹریفک جام ہو گئی تھی۔ وہاں موجود لوگ دہشت زدہ انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔ وہاں سے کچھ فاصلے پر جہاں پہلے جاز کلب تھا اب وہاں سوائے آگ کے پھاڑ جیسے شعلوں اور دھوئیں کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر پولیس کی گاڑیوں کے سائزنوں سے اردو گرد کا علاقہ گونج اٹھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی اس طرح بت بنے ساکت و جامد کھڑے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسموں میں سرے سے جان ہی نہ رہی ہو۔ ان کے ذہنوں میں بھی انک خلا سا پیدا ہو گیا تھا۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے دل شدت غم سے پھٹ جائیں گے۔

”اے تم لوگ یہاں موجود ہو“..... اچانک انہیں عقب سے جولیا کی آواز سنائی دی تو وہ سب اس طرح اچھل پڑے کہ جیسے ان کے جسموں سے یکخت الیکٹریک کرنٹ دوڑ گیا ہو اور پھر ساتھ ہی موجود ریسٹوران کے برآمدے سے انہیں جولیا اتر کر اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ وہ اپنی اصل شکل میں تھی۔

”تم زندہ ہو“..... عمران سمیت سب کے منہ سے بیک وقت لکلا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”تو تم کیا سمجھے تھے۔ ویسے میں شاید تمہیں نہ پچان سکتی لیکن چونکہ تم اکٹھے تھے اس لئے پچانے گئے“..... جولیا نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ خدا یا تیر لا کھلا کھشکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے“..... عمران نے بے اختیار ہو کر کہا اور ایسے ہی الفاظ باقی ساتھیوں کے منہ سے بھی لکلے۔

”ارے ارے۔ تو کیا تم یہی سمجھ رہے تھے کہ میں بھی ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ختم ہو گئی ہوں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ البتہ یہ ہیڈ کوارٹر میں نے ہی تباہ کیا ہے۔ ان لا پچی اور وعدہ خلاف لوگوں کو سزا دینے کے لئے“..... جولیا نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے“..... عمران نے کہا۔

”یہاں سے چلو۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی“..... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہادیئے۔ ویسے بھی اب وہاں پولیس کی گاڑیاں پہنچنا شروع ہو گئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں سوار واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے جبکہ جولیا مزے لے لے کر ہیڈ کوارٹر میں ہوش میں آنے سے لے کر ہیڈ کوارٹر سے کیلارڈ کے آفس اور پھر وہاں سے باہر آنے کے بارے میں تفصیلات بتا رہی تھی۔

”اور پھر میں نے ریسٹوران کے اندر ایک پرائیویٹ روم میں بیٹھ کر ڈی چارجر کی مدد سے وہ بم فائر کر دیا جس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ان کا انجام یہی ہونا چاہئے تھے“..... تنویر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ جولیا جو وہاں پہنچ چکی تھی“..... عمران نے آہستہ سے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور جولیا غصے سے آنکھیں نکلتی رہ گئی۔☆

## ختم شد